سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2019

سوموار،14۔جنوری2019

(یوم الاثنین،7۔جمادی الاوّل1440ھ)

سترہویں اسمبلی: چھٹا اجلاس

جلد 6 : شمارہ 6

401

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 14۔ جنوری 2019

تلاوت قرآن پاک وترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

توجہ دلاؤ نوٹس

سرکاری کارروائی

مسودات قانون پر غوروخوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 29 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 30 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

402

3۔ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 (مسودہ قانون نمبر 28 بابت 2018)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018، جیسا کہ خصوصی کمیٹی نمبر 1 نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فوری طور پر زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون امتناع تصادم مفاد پنجاب 2018 منظور کیا جائے۔

قاعدہ 244۔اے کے تحت تحاریک

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کرنے کی غرض سے، ان قواعد کے قاعدہ 234 کے تحت قاعدہ 244۔اے کے ذیلی قاعدہ (1) اور ذیلی قاعدہ (3) مقتضیات کو معطل کیا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم پیش کرنے کی اجازت دی جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم فوری طور پر زیر غور لائی جائیں۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ قواعد انضباط کار، صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں مجوزہ ترامیم منظور کی جائیں۔

نوٹ: مجوزہ ترامیم ضمیمہ پر دی گئی ہیں۔

403

صوبائی اسمبلی پنجاب

سترہویں اسمبلی کا چھٹا اجلاس

سوموار، 14۔ جنوری 2019

(یوم الاثنین، 7۔ جمادی الاوّل 1440ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز لاہور میں شام 4 بج کر 10 منٹ پر زیر صدارت جناب سپیکر جناب پرویز الٰہی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری سید صداقت علی نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیمO

بِسْمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحْمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تُقَدِّمُوا۟ بَيْنَ يَدَىِ ٱللَّهِ وَرَسُولِهِۦ ۖ وَٱتَّقُوا۟
ٱللَّهَ ۚ إِنَّ ٱللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ ﴿١﴾ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ لَا تَرْفَعُوٓا۟
أَصْوَٰتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ ٱلنَّبِىِّ وَلَا تَجْهَرُوا۟ لَهُۥ بِٱلْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ
لِبَعْضٍ أَن تَحْبَطَ أَعْمَٰلُكُمْ وَأَنتُمْ لَا تَشْعُرُونَ ﴿٢﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ
يَغُضُّونَ أَصْوَٰتَهُمْ عِندَ رَسُولِ ٱللَّهِ أُو۟لَٰٓئِكَ ٱلَّذِينَ ٱمْتَحَنَ
ٱللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَىٰ ۚ لَهُم مَّغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ ﴿٣﴾ إِنَّ ٱلَّذِينَ
يُنَادُونَكَ مِن وَرَآءِ ٱلْحُجُرَٰتِ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ ﴿٤﴾
وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا۟ حَتَّىٰ تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ۚ وَٱللَّهُ غَفُورٌ
رَّحِيمٌ ﴿٥﴾

سورۃ الحُجرَات آیات 1 تا 5

مومنو! (کسی بات کے جواب میں) اللہ اور اُس کے رسُول سے پہلے نہ بول اُٹھا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو۔ بے شک اللہ سُنتا جانتا ہے (1) اے اہلِ ایمان! اپنی آوازیں پیغمبر کی آواز سے اُونچی نہ کرو اور جس طرح آپس میں ایک دوسرے سے زور سے بولتے ہو (اس طرح) اُن کے روبرو زور سے نہ بولا کرو (ایسا نہ ہو) کہ تمہارے اعمال ضائع ہو جائیں اور تم کو خبر بھی نہ ہو (2) جو لوگ اللہ کے پیغمبر کے سامنے دبی آواز سے بولتے ہیں اللہ نے اُن کے دل تقوے کے لئے آزما لئے ہیں۔ اُن کے لئے بخشش اور اجرِ عظیم ہے (3) جو لوگ آپ کو حُجروں کے باہر سے آواز دیتے ہیں اُن میں اکثر بے عقل ہیں (4) اور اگر وہ صبر کئے رہتے یہاں تک کہ آپ خود نکل کر اُن کے پاس آتے تو یہ ان کے لئے بہتر تھا اور اللہ تو بخشنے والا مہربان ہے (5) **وما علینا الا البلاغ**O

نعت رسول مقبول ﷺ جناب محمد افضل نوشاہی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

اپنے دامانِ شفاعت میں چھُپائے رکھنا
میرے سرکارؐ میری بات بنائے رکھنا
میں نے مانا کہ نکما ہوں مگر آپؐ کا ہوں
اس نکمے کو بھی سرکارؐ نبھائے رکھنا
آپؐ یاد آئے تو پھر یاد نہ آئے کوئی
غیر کی یاد میرے دل سے بھلائے رکھنا
جب سوا نیزے پہ خورشیدِ قیامت آئے
اپنی زُلفوں کے گنہگار پہ سائے رکھنا

سوالات

(محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال)

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

جناب سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات مواصلات وتعمیرات اور سماجی بہبود و بیت المال سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔پہلا سوال نمبر133 محترمہ کنول پرویز چودھری کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر254 محترمہ سعدیہ سہیل رانا کا ہے، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! سوال نمبر254 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ننکانہ صاحب: سید والا اوکاڑہ روڈ کی خستہ حالی سے متعلقہ تفصیلات

***254: محترمہ سعدیہ سہیل رانا:** کیا وزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سید والا ضلع ننکانہ کے مقام پر حال ہی میں دریا راوی پر پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سید والا سے بچیکی اور سید والا سے جڑانوالہ روڈ مکمل ہے جبکہ سید والا سے اوکاڑہ تک روڈ نامکمل ہے خاص کر ایک کلومیٹر بالکل کچا اور ریتلا ہے جس سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل پر غیر قانونی ٹال ٹیکس بھی وصول کیا جارہا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ روڈ بنانے اور غیر قانونی ٹال ٹیکس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے۔ سید والا ضلع ننکانہ میں دریائے راوی کے مقام پر پل محکمہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی زیر نگرانی تعمیر ہوا۔

(ب) درست ہے۔ سید والا بجانب اوکاڑہ 0.70 کلو میٹر پختہ سڑک تعمیر نہ ہوئی ہے جبکہ بقیہ سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔

(ج) پل مذکورہ پر تاحال کوئی ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا جارہا۔

(د) سید والا کے ساتھ ملحقہ کچی سڑک کی تعمیر کے لئے محکمہ ہائی وے کو کوئی فنڈز موصول ہوئے ہیں اور نہ ہی کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔ مزید برآں سید والا پل پر کوئی ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا جارہا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ بھی درست ہے کہ سید والا سے بچیکی اور سید والا سے جڑانوالہ روڈ مکمل ہے جبکہ سید والا سے اوکاڑہ تک روڈ نامکمل ہے خاص کر ایک کلو میٹر بالکل کچا اور ریتلا ہے جس سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟ تو اس کے جواب میں محکمے نے تسلیم کیا ہے کہ جو میں نے issue raise کیا ہے وہ درست ہے اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ باقی سڑک خستہ حالی کا شکار ہے تو میرا اس پر ضمنی سوال یہ ہے کیونکہ اس سڑک کا تھوڑا سا حصہ باقی ہے جبکہ باقی تمام سڑک مکمل ہے تو اس باقی سڑک کو کب تک مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ پُل NHA نے بنایا تھا پُل کے دائیں اور بائیں ایک کلو میٹر کی سڑک بنائی تھی اور 0.70 کلو میٹر سڑک تعمیر نہ ہو سکی تو انشاءاللہ اس new financial year میں اس کو مکمل کر دیں گے۔

جناب سپیکر: محترمہ! منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ اس financial year میں اسے مکمل کر دیں گے۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں نے اپنے سوال کے جز(ج) میں پوچھا تھا کہ کیا پُل پر غیر قانونی ٹال ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟ تو اس کے جواب میں کہا گیا ہے کہ وہاں پر کوئی ایسا ٹال ٹیکس نہیں ہے لیکن میرے ذرائع کے مطابق وہاں پر غیر قانونی ٹال ٹیکس موجود ہے اور وہ بعض گاڑیوں سے ٹال ٹیکس وصول بھی کرتے ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ اس کو چیک کروایا ہے وہاں پر کوئی ٹال ٹیکس نہیں لیا جارہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا وہاں پر ٹال ٹیکس نہیں لیا جاتا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، وہاں پر کوئی ٹال ٹیکس نہیں لیا جارہا۔

جناب سپیکر: اگلا سوال محترمہ عائشہ اقبال کا ہے۔ جی، محترمہ! سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 194 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

لاہور: بیگرز ہومز میں بھکاریوں کو نہ رکھنے کی وجوہات و دیگر تفصیلات

*194: **محترمہ عائشہ اقبال:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام رائیونڈ دربار دولہ مولا لاہور کے قریب 7½ کنال پر محیط بیگرز ہومز واقع ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان بیگرز ہومز میں آج تک کوئی بھکاری نہیں رکھا گیا اگر ایسا ہے تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(ج) اگر جز ہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان بیگرز ہومز میں بھکاریوں کو رکھنے اور محکمہ سوشل ویلفیئر کے ذمہ داران کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے جن کی غفلت کے سبب بیگرز ہومز خالی پڑے ہیں تو کب تک، نہیں تو وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کے زیر انتظام رائیونڈ روڈ پر Welfare Home for Beggars لاہور میں قائم ہے۔

(ب) یہ بات درست نہ ہے۔ 2015 سے اب تک 5732 بھکاریوں کو مفت رہائش، کھانا، مذہبی تعلیم دی گئی ہے۔

(ج) Vagrancy Ordinance 1958 کے تحت بھکاریوں کو پکڑنا اور ان کو کورٹ میں پیش کرنا محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے۔ کورٹ کی طرف سے بھیجے ہوئے بھکاریوں کو محکمہ سوشل ویلفیئر کا قائم کردہ Welfare Home for Beggars, Lahore میں رکھا جاتا ہے اور ان کی فلاح و بہبود کے لئے مذہبی تعلیم اور دیگر سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! میں نے تین ضمنی سوال کرنے ہیں۔ پہلا میرا سوال تھا کہ 17۔ جنوری 2017 سے لے کر ستمبر 2018 تک کتنے فقیروں کو بیگرز ہومز میں رکھا گیا ہے اور انہوں نے جواب میں 2015 سے آگے explanation دی ہے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جو سوال پوچھا گیا تھا اس کے مطابق ہم نے جواب دے دیا ہے کہ Vagrancy Ordinance 1958 کے مطابق بھکاریوں کو پکڑنا پولیس کا کام ہے۔ 17۔ جنوری 2017 سے آج تک کسی بھکاری کو پکڑا گیا ہے اور نہ ہی ہمارے ادارے تک کسی بھکاری کو پہنچایا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! کیا کوئی بھی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، کوئی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ نے یہی تو سوال پوچھا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں اس کی تفصیل بیان کرنا چاہتا تھا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! محترمہ کا یہی سوال ہے کہ آج تک کوئی بھی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے تو آپ بھی یہی کہہ رہے ہیں کہ کوئی بھکاری نہیں پکڑا گیا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، ہاں! ایسا ہی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کے سوال کا کوئی جواب تو دیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں یہی تو اصل میں وضاحت کرنا چاہتا ہوں کہ Vagrancy Ordinance 1958 کے مطابق پولیس نے ان بھکاریوں کو پکڑنا ہے اور عدالت میں پیش کرنا ہے اور عدالت نے پولیس کے ذریعے ہمارے ادارے کو دینا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ جو آپ کا محکمہ ہے انہوں نے بھکاریوں کی نشاندہی کر کے پکڑوانا ہوتا ہے۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، ہم نے reminder بھیجا ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کا محکمہ نشاندہی کرتا ہے اور پھر پولیس ان بھکاریوں کو پکڑتی ہے کیونکہ پولیس ایسے ہی نہیں پکڑنا شروع کر دیتی۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ اس بارے میں لکھ کر بھیج دیا ہے۔ ہم آپ کو اس کی کاپی بھی دکھا سکتے ہیں لیکن یہ پولیس کا کام ہے اور ہم انشاءاللہ کوشش کر رہے ہیں کہ آئندہ اس لاء کو اسمبلی میں پیش کریں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! ویسے محکمہ آپ کا ہے اس لئے آپ کے لئے ضروری ہے کہ آپ اپنے محکمے کو الرٹ کریں کیونکہ اس حوالے سے کارروائی آپ کا محکمہ کرتا ہے اور اس کے بعد پولیس آتی ہے تو یہ محکمے کی کارکردگی کا سوال ہے لہٰذا آپ اس کو serious لیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! کیا اب ٹھیک ہے؟

محترمہ عائشہ اقبال: جناب سپیکر! اشاروں پر بھکاری ہمارے لئے بہت شرمندگی کا باعث ہیں کہ ہم ان کے لئے کچھ کر نہیں پا رہے تو آپ اس پر کوئی کمیٹی بنائیں یا اس مسئلے کو حل کرنے کے لئے کوئی آرڈر فرمائیں۔ مہربانی

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد منیب سلطان چیمہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 328 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سرگودھا: بھاگٹانوالہ تا مٹھہ لک سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

***328: جناب محمد منیب سلطان چیمہ:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سرگودھا میں بھاگٹانوالہ مٹھہ لک میں سڑک تعمیر کی گئی؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کا تین کلو میٹر کا حصہ تعمیر نہیں کیا گیا بلکہ جو سڑک تعمیر کی گئی اس میں بھی ٹھیکیدار اور محکمے کے عملے کی ملی بھگت سے ناقص مٹیریل استعمال کیا گیا؟

(ج) اس سڑک کی تعمیر کا تخمینہ کیا ہے، کون سے ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیا گیا اور کیا اس ٹھیکیدار کو مکمل ادائیگی کر دی گئی ہے؟

(د) کیا حکومت اس تین کلو میٹر سڑک کی تعمیر کا کام مکمل کرنے اور ناقص مٹیریل استعمال کرنے پر ٹھیکیدار اور عملے کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک از بھاگٹانوالہ تا مٹھہ لک لمبائی 13.00 کلو میٹر تعمیر کی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ سڑک کی لمبائی بھاگٹانوالہ سے لے کر مٹھہ لک تک 15.40 کلومیٹر تھی لیکن فنڈز کم ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ نے صرف 13.00 کلومیٹر سڑک کی بحالی کے لئے منظوری دی جبکہ بقایا 2.40 کلومیٹر سڑک نہ بن سکی۔

مزید بر آں اس سڑک کی تعمیر ہائی وے کی Specification اور TS Estimate کے مطابق زیر نگرانی کنسلٹنٹ ACE کی گئی اور ٹھیکیدار کی تمام ادائیگی کنسلٹنٹ کی تصدیق / سرٹیفکیشن کے بعد کی گئی۔

(ج) اس سڑک کا تخمینہ لاگت 105.223 ملین روپے تھا اور اس کا ٹھیکہ میسرز خان برادرز کو دیا گیا اور صرف 13.00 کلومیٹر کام کی ادائیگی کی گئی۔

(د) مزید بر آں سڑک کی بقایا لمبائی 2.40 کلومیٹر کا سپیشل مرمت کا تخمینہ مبلغ 23.660 ملین ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے R&M سرگودھا نے مورخہ 07.02.2018 کو بسلسلہ اسمبلی سوال نمبر 8582 جناب چیف انجینئر R&M کو برائے منظوری بھیج چکے ہیں۔ بہر حال سڑک کی تعمیر ہائی وے کی تصریحات کے مطابق کی گئی اور سڑک اب بھی ٹھیک پڑی ہے لہٰذا ٹھیکیدار اور محکمہ کے عملہ کے خلاف کارروائی کی ضرورت نہ ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا منسٹر صاحب سے یہ سوال ہے کہ سرگودھا میں ایک سڑک بھاگٹانوالہ مٹھہ لک جو کہ 15.40 کلومیٹر طویل ہے لیکن اس سڑک کے لئے 13 کلومیٹر کا فنڈ جاری ہوا اور اس پر کام مکمل ہو گیا باقی جو 2.4 کلومیٹر سڑک باقی رہ گئی ہے جس کی مرمت کا تخمینہ مبلغ 23.660 ملین M&R سرگودھا نے مورخہ 07.02.2018 کو منظوری دے دی ہے تو یہ کام کب تک شروع ہو کر مکمل ہو جائے گا اس کا جواب چاہئے؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کے لئے اتنا ہی فنڈ تھا اس لئے یہ سڑک 2.40 کلومیٹر باقی رہ گئی ہے فی الحال اس سڑک کے لئے کوئی فنڈز مختص ہیں اور نہ ہی اس کی کوئی منظوری ہوئی ہے۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! آپ نے جواب میں لکھا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! ہم نے یہ کہا ہے کہ وہ فنڈز منظوری کے لئے بھجوائے ہیں اور یہ نہیں کہا گیا کہ فنڈز مل گئے ہیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! تو کب تک یہ سڑک مکمل ہو جائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تو فنڈز ملنے پر ہی depend کرتا ہے جونہی فنڈز ملیں گے اس پر کام مکمل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کہہ دیں کہ آئندہ بجٹ میں ہو جائے گا۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس بجٹ میں تو کچھ ہے ہی نہیں سابقا حکومت نے کچھ چھوڑا ہی نہیں بجٹ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ ان کی تسلی تو کروائیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پھر وہ کہیں گے کہ کام مکمل کیوں نہیں ہوا۔ ہم جھوٹا لارا نہیں لگانا چاہتے کیونکہ صحیح بات کرنی چاہیئے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! اس سڑک کو مکمل تو ہونا چاہیے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب فنڈز ملیں گے تو انشاءاللہ کام مکمل کر دیں گے اور ناقص مٹیریل کے حوالے سے کمیٹی بنادی گئی ہے جب اس کی انکوائری مکمل ہو گی تو پتا چل جائے گا کہ اس سڑک میں مٹیریل ناقص استعمال ہوا ہے یا نہیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! اس کو گیارہ ماہ ہو گئے ہیں۔ پچھلے ADP میں کوئی فنڈز رکھے گئے تھے اور نہ ہی اس ADP میں رکھے گئے ہیں۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! گیارہ ماہ پہلے تو یہ گورنمنٹ بنی ہی نہیں تھی۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! پچھلی گورنمنٹ کے چھ ماہ اور موجودہ گورنمنٹ کو بھی تقریباً چھ ماہ ہو گئے ہیں لیکن سابقہ حکومت نے اس کے لئے بجٹ میں کوئی فنڈز رکھے ہیں اور نہ ہی موجودہ گورنمنٹ نے اس کے لئے کوئی فنڈز رکھے ہیں یعنی یہ سڑک کبھی بنے گی ہی نہیں اور مزید دو سال گزر جائیں گے۔

جناب سپیکر: چیمہ صاحب! ابھی تو بجٹ آنا ہے۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ جس ایم پی اے صاحبان کے فتین تھے ان سے پوچھیں کہ انہوں نے اس سڑک کے لئے پورا فنڈ کیوں نہیں دیا یہ تو پچھلی گورنمنٹ کا کام ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! یہ سڑک کتنے کلومیٹر طویل ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ تقریباً پندرہ کلومیٹر طویل سڑک ہے اس میں سے 13 کلومیٹر سڑک تعمیر ہو چکی ہے اور تقریباً اڑھائی کلومیٹر باقی رہ گئی ہے۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب صرف دو کلومیٹر سڑک تعمیر کرنے کے لئے اتنے فنڈز تو repairs and maintenance کی مد میں محکمے کے پاس ہوتے ہی ہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پچھلی حکومت نے ایک روپے فنڈ نہیں چھوڑا۔ ابھی محکمے نے ongoing scheme کے 68۔ارب روپے باقی دینے ہیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! دو کلومیٹر سڑک تو ویسے ہی بنوا دیتے ہیں یہ تو کوئی کام نہیں ہے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس پر کچھ comments دے دوں؟

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال!

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! اس بات پر منسٹر صاحب کو داد دینی چاہئے کہ انہوں نے بالکل سچ بولا ہے۔ یہ پی ٹی آئی حکومت کے پہلے منسٹر صاحب ہیں جنہوں نے بالکل صاف گوئی سے کہا ہے کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے اور ہمارے پاس فنڈز ہیں ہی نہیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے تو کہہ دیا ہے کہ پچھلی گورنمنٹ نے فنڈز چھوڑے ہی نہیں تو ہم کہاں سے پیسے لگائیں۔

جناب سپیکر: آپ منسٹر صاحب کو زیادہ نہ کہیں ورنہ وہ خود اپنی جیب سے ہی سڑک بنوا دیں گے۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! میں ایک مشہور شعر آپ کی نذر کرتا ہوں۔

نہ تھی ہماری قسمت کہ وصال یار ہوتا
اگر اور جیتے رہتے، تو یہی انتظار ہوتا
تیرے وعدے پر جیئے ہم، تو یہ جان جھوٹ جانا
خوشی سے مر نہ جاتے، اگر اعتبار ہوتا

جناب سپیکر: یہ شعر سے نہیں بلکہ پیسوں سے بنی ہے لہٰذا آپ بنا دیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! معزز ممبر جناب محمد منیب سلطان چیمہ نے جو سوال کیا ہے اُس پر میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب سپیکر: ایک منٹ۔ ابھی جناب محمد منیب سطان چیمہ کی بات ختم نہیں ہوئی۔ جی، جناب محمد منیب سلطان چیمہ!

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! میرا اس پر یہی سوال ہے کہ ہمیں ٹائم بتا دیں کہ ہم کتنا اور انتظار کریں کیونکہ صرف 2.4 کلو میٹر مین روڈ ہے اور دائیں بائیں اطراف لوگوں کے مکانات بھی ہیں۔ وہاں روزانہ کوئی نہ کوئی خراب ٹرک کھڑا ہوتا ہے۔

جناب سپیکر: کیا دو کلو میٹر کا روڈ ہے؟

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! صرف دو کلو میٹر کا روڈ ہے۔ یہ روڈ پچھلی حکومت میں بنا ہے اور نہ اس حکومت نے بنانا ہے تو پھر کس نے بنانا ہے؟ ہمیں بتا دیا جائے کہ وہ روڈ کب تک بنا دیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! (ن) لیگ کی گورنمنٹ تو کوئی نہیں آنی لیکن ہم انشاء اللہ یہ روڈ بنا دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آپ ذرا جلدی بنا دیں۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! یہ کوئی ٹائم بتا دیں۔ کیا اسی سال میں بنا دیں گے ؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! پیسے آئیں گے تو انشاء اللہ سڑک بن جائے گی۔

جناب محمد منیب سلطان چیمہ: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ٹائم بتا دیں تاکہ ہم بھی لوگوں کو بتانے کے لئے جائیں۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! انہوں نے اپنے حلقے میں جا کر بتانا ہے اس لئے آپ بتا دیں۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اگلے بجٹ میں جون کے بعد انشاءاللہ بنوا دیں گے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! یہاں معزز منسٹر صاحب بیٹھے ہوئے ہیں۔ یہ kindly بتائیں کہ جس سرگودھا سڑک کی بات معزز ممبر جناب محمد منیب سلطان چیمہ نے کی ہے اُس میں تین بڑے چوک آتے ہیں، کیا یہ اُس پر cat eyes لگانے کا ارادہ رکھتے ہیں اور اگر ارادہ رکھتے ہیں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب سڑک شروع ہوتی ہے تب یہ منصوبہ رکھا جاتا ہے لہٰذا ایسا کوئی منصوبہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، اگلا سوال چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔

MS AZMA ZAHID BOKHARI: On his behalf.

جناب سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! سوال نمبر 745 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

صوبہ میں گداگروں کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

***745: چودھری افتخار حسین چھچھر:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ کے بڑے بڑے شہروں کے چوک اور ٹریفک سگنلز پر پیشہ ور گداگروں کی بھرمار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان گداگروں میں عورتیں، بچے، بوڑھے اور مخنث (خواجہ سراء) بھی شامل ہیں؟

(ج) جنوری 2017 سے یکم نومبر 2018 تک صوبہ کے پیشہ ور گداگروں کے خلاف کیا کارروائی کی گئی نیز لاہور شہر میں کتنے پیشہ ور گداگروں کے خلاف کارروائی کی گئی؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت گداگروں کے خلاف مؤثر کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) درست ہے۔

(ب) درست ہے۔

(ج) صوبہ پنجاب میں انسداد گداگروں کے لئے Punjab Vagrancy Ordinance 1958 نافذ العمل ہے۔ جس کے سیکشن (7) کے تحت محکمہ پولیس کی ذمہ داری ہے کہ وہ گداگروں کو پکڑے اور اُن کو عدالتوں میں پیش کرے۔ محکمہ سماجی بہبود کا کام ایسے تمام گداگر جن کو عدالتوں کی طرف سزا سنائی جاتی ہے ان کی بحالی کے لئے کام کرنا ہے۔ محکمہ نے گداگروں کی بحالی کے لئے لاہور میں ویلفیئر ہوم بھی قائم کیا ہوا ہے۔ گداگروں کے خلاف کارروائی سے متعلق رپورٹ محکمہ پولیس سے لی جاسکتی ہے۔

(د) چونکہ کارروائی کا اختیار محکمہ پولیس کے پاس ہے لہٰذا اس سلسلے کا جواب پولیس سے طلب کیا جائے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جز(الف)اور(ب) کے اندر جو سوالات پوچھے گئے تھے اُن کے جوابات میں وزیر صاحب نے فرمایا ہے کہ یہ درست ہیں، اگر یہ درست ہیں تو پھر محکمہ کی پالیسی کیا ہے اس حوالے سے مجھے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں اپنے معزز ممبر کو بتانا چاہتا ہوں کہ ہم نے بتایا ہے کہ 1958 کے آرڈیننس کے سیکشن 7 کے تحت گداگروں کو پکڑنا پولیس کا کام ہے اور اُن کو پکڑ کر ہمیں دینا بھی پولیس کا فرض ہے۔ پہلے وہ عدالت میں لے کر جاتے ہیں لیکن یہ bailable offence ہے اس لئے اُن کو عدالت سے بھی release کر دیا جاتا ہے۔ گداگر پکڑے جاتے ہیں لیکن وہاں سے release کر دیا جاتا ہے۔ جب وہ پکڑ کر ہمیں دیتے ہیں تب ہم نے اُن کی دیکھ بھال کرنی ہے کہ یہ ایسا کیوں کرتے ہیں؟ ہم اُن کے لئے نوکری، رہائش اور باقی معاملات دیکھتے ہیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد منیب سلطان چیمہ! اصل میں سوال کا مقصد یہ ہے کہ گداگروں کو پکڑنا صرف مقصد نہیں ہوتا بلکہ اُن کی rehabilitation ہونی چاہئے۔ اگر آپ پکڑ کر لے جاتے ہیں اور رہائش نہ دیں تو کیا کریں گے؟ آخر وہ بھیک ایسے تو نہیں مانگتے۔ محکمہ کی پالیسی یہ ہونی چاہئے یا ہوگی کہ اُن کو پکڑنے کے بعد کیا کرنا ہے اور گداگروں کو پکڑنے کے بعد ایسا کیا نظام ہے؟

میں آپ کو بتاتا ہوں کہ جیسے ہم نے چائلڈ پروٹیکشن بیورو بنایا تھا تب جو بچے بھیک مانگتے تھے اُن کو ہم مزاروں اور سڑکوں سے اٹھا کر قانون کے تحت بیورو میں لاتے تھے۔ وہ سیشن جج کی custody میں ہوتے تھے، وہ ہمیں اُن بچوں کو deliver کرتے تھے اور پھر اُن کو Psychiatrists دیکھتے تھے کہ کس عمر کا بچہ کس کلاس میں جائے گا؟ وہاں اُن کے لئے سکول، کھانا اور رہائش کا مکمل بندوبست تھا۔ آپ کے محکمہ میں گداگروں کے لئے اس طرح کا کوئی نظام ضرور ہوگا۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! ہمارے پاس لاہور میں ایک ویلفیئر ہوم موجود ہے۔ جب تک وہ گداگر ہمیں نہیں دیں گے ہم اُس کی کیا ویلفیئر کریں گے کیونکہ اس قانون کے سیکشن 7 کے تحت ہم اُن کو پکڑ نہیں سکتے لہٰذا ان گداگروں کو پولیس نے پکڑنا ہے۔

جناب سپیکر: آپ سمجھ لیں کہ آپ کی ڈیوٹی اُن کو پکڑنا نہیں بلکہ پولیس کی ہے۔ دیکھیں، آپ کا ایک محکمہ سوشل ویلفیئر ہے جس کا کوئی مقصد ہے۔اس میں لازمی کوئی نہ کوئی چیز ہو گی کہ اِن کو ہم نے کیسے rehabilitate کرنا ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر!میری بات کو سمجھ نہیں رہے۔

جناب سپیکر: جی، سب سمجھ رہے ہیں۔

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر!میں بتا رہا ہوں کہ ویلفیئر ہوم لاہور میں موجود ہے وہاں پر ہمیں جب یہ گداگر ملیں گے اُس کے بعد وہاں پر اُن کے لئے رہائش کا اہتمام ہے، مذہبی تعلیم دی جاتی ہے اور کھانا بھی دیا جاتا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!میں گزارش کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!آپ بات کریں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!میں دوبارہ کوشش کرتی ہوں کہ بڑی آسان سی اُردو میں ایک سوال پوچھ سکوں۔ آسان سی اُردو میں میرا سوال یہ ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر کا انسداد گداگری کے حوالے سے کام کیا ہے اور اس بارے میں ان کے محکمہ کی جو پالیسی ہے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر!میں اِن کو یاد کروانا چاہتی ہوں کہ ان کے پاس سوشل ویلفیئر کا محکمہ ہے، سوشل ویلفیئر بہت بڑا محکمہ ہے اور انسداد گداگری کا مطلب یہ ہے کہ آپ نے لوگوں کو گداگری سے روکنا ہے۔ اب یہ بتا دیں کہ ان کے محکمہ کا کام کیا ہے اور بھائی صاحب محکمہ کے اندر کیا کام کرنے جاتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر!میری بہن نے جو کہا ہے اُس پر میں ان کو جواب دیتا ہوں کہ پہلے تو یہ بتائیں کہ پچھلے دس سال میں انہوں نے کیا کیا ہے؟ انہوں نے جو کرنا تھا اُسی پر ہم نے کچھ کرنا تھا۔ انہوں نے کچھ نہیں کیا لیکن یہ چیک کر لیں کہ ہم نے باقاعدہ ٹی وی پر slides چلوائی ہیں، بینرز لگوائے ہیں اور پورے پنجاب میں آگہی مہم بھی چلائی ہے۔

جناب سپیکر!ہمارے پاس ریکارڈ موجود ہے کہ ہم نے آگہی مہم چلائی ہے کہ ان لوگوں کو پکڑیں، ان کی نشاندہی کریں اور ان کو پیسے نہ دیں کیونکہ بھکاری ویسے ہی سرمایہ دار ہیں۔ ہم انشاء اللہ ان کی بحالی کے لئے مزید کام کریں گے۔ جیسے چائلڈ پروٹیکشن بیورو کا ادارہ ہے اسی طرح ہم بھی چاہ رہے ہیں کہ ہمارے ادارے کا یہ فرض ہو کہ ان کو پکڑیں اور اُن کو لے کر بھی آئیں۔ ہم انشاء اللہ بہت جلد اسمبلی میں یہ بل لے کر آرہے ہیں اور ہم باقاعدہ اس کی ذمہ داری لیں گے۔ پولیس ذمہ داری نہیں لیتی لیکن ہم ذمہ داری لیں گے کیونکہ دو ادارے بالکل مختلف ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، چیمہ صاحب!ٹھیک ہے آپ کا جواب آگیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!میں صرف یہ گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ ان کو کب یقین آئے گا کہ یہ حکومت میں آگئے ہیں؟ ہر وقت ساس بہو کی طعنہ بازی کے بعد ایک ہی بات کرتے ہیں۔ یہ براہِ مہربانی ہمارے غم سے نکل آئیں اور یقین کرلیں کہ آپ کو حکومت میں بٹھا دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!میں نے سوال یہ پوچھا تھا کہ اگر وزیر صاحب اپنے محکمہ کی پالیسی مجھے نہیں بتا سکتے اور اگر وزیر صاحب پھر پولیس کے سیکشن 7 کی طرف چلے جاتے ہیں تو پھر میں پوچھوں گی کہ اس آرڈیننس کے اندر آپ کے محکمہ کی کیا ذمہ داری ہے؟ اس 1958 کے آرڈیننس کے تحت محکمہ سوشل ویلفیئر کے ذمہ کیا کام لگایا گیا ہے وہ بتا دیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر!میں نے تو پہلے وضاحت کی ہے کہ اگر دس پندرہ سال میں یہ کچھ نہیں کرسکے تو ہم انشاء اللہ بہت جلد اس پر کام کریں گے۔ ہم قانون یہ لے کر آرہے ہیں کہ اب ان گداگروں کو ہمارا سوشل ویلفیئر ادارہ خود پکڑے گا اور اُن کو بحال کرے گا۔ جو طریق کار یہ چھوڑ گئے تھے وہ گداگروں کے ذریعے کام کروا رہے ہیں لیکن ہم انشاء اللہ بہت جلد ان کو پکڑ کر باقاعدہ بحالی کا کام کریں گے۔ یہ ہمارا ساتھ دیں تو ہم قانون لے کر آئیں گے اور اس پر انشاء اللہ ہم عمل بھی کریں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم نے دس سال کچھ کیا یا نہیں کیا لیکن کم از کم اس ہاؤس کے اندر سوشل ویلفیئر والے اپنے محکمہ کا جواب ضرور دیتے تھے اور اُن کو اپنے محکمے کی پالیسی ضرور پتا ہوتی تھی۔

جناب سپیکر! اب میں نے سادہ سوال پوچھا تھا اور دوبارہ وہی سوال پوچھوں گی۔۔۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے۔ اب جواب آ گیا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! ایسے نہ کریں۔ آپ bail out نہ کریں۔

جناب سپیکر: جی، میں نہیں کر رہا۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! وزیر صاحب admit کر لیں کہ اُن کو اپنے محکمے کی پالیسی کا ہی نہیں پتا۔

جناب سپیکر: محترمہ! میری بات سنیں۔ میں آپ کی ہی بات کرنے لگا ہوں۔ چیمہ صاحب! میرے خیال میں آپ اس طرح کریں کہ مہربانی کر کے آپ پورا ایک دن بیٹھ کر اپنے محکمہ سے بریفنگ لیں جس میں یہ ساری چیزیں دیکھیں۔ آپ یہ بھی بریفنگ لیں کہ ان کے دَور میں کیا کیا کام ہوئے، کیا ہونے چاہئیں تھے اور اب آپ کیا کرنے جا رہے ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل): جناب سپیکر! میں یہ باور کرانا چاہتا ہوں کہ ہم نے ان کا آڈٹ بھی شروع کیا ہے اور باقاعدہ دس سال کی پالیسی لے لی ہے اُس کا آڈٹ چل رہا ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! آپ نے جو ہدایت دی ہے تو اس پر عمل ہو جائے اور میں اس میں add کرنا چاہتی ہوں کہ جب منسٹر صاحب بریفنگ لیں تو کم از کم یہ پتا کر لیں کہ آپ کا محکمہ کس چیز کے لئے بنایا گیا ہے کیونکہ گاڑی اور جھنڈے کے علاوہ بھی اس محکمہ کے اندر اور بہت سارے کام کرنے کے لئے ہوتے ہیں۔ منسٹر صاحب جو کام کرنے کے لئے آئے ہیں وہ کام کر لیں

اگلی دفعہ اس ایوان میں محکمہ کی پالیسی بتائیں کہ ان کے محکمہ سوشل ویلفیئر کی پالیسی کیا ہے اور انسداد گداگری میں 1958 کے آرڈیننس کو پڑھ کر آئیں کہ اس محکمہ کی ذمہ داری کیا لگائی گئی ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال جناب محمد معاویہ کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال کا نمبر 373 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

جھنگ: حلقہ پی پی۔126 دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی خستہ حال روڈ سے متعلقہ تفصیلات

***373: جناب محمد معاویہ**: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ حلقہ پی پی۔126 میں شہر سے ملحقہ دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی روڈ تعمیر کے کچھ عرصہ بعد ہی خستہ حال ہو گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ روڈ کو کب تک درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ متعلقہ سڑک دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی لیکن اسے تعمیر ہوئے تقریباً چھ سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران سال 2014 کے ہائی فلڈ کی وجہ سے سڑک کو نقصان پہنچا اس لئے یہ سڑک قابل مرمت ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر جواب دیا گیا ہے کہ سڑک قابل مرمت ہے، اس کی مکمل طور پر مرمت کا تخمینہ لاگت 85.598 ملین روپے ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کی مرمت کا کام مرحلہ وار کیا جائے گا جو فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! میں نے سوال میں پوچھا تھا کہ حلقہ پی پی۔126 میں دریائے چناب کے قریب بند پر جو سڑک تعمیر کی گئی تھی وہ کچھ دن بعد ہی خستہ حال ہو گئی جس کے جواب میں بتایا گیا ہے کہ سیلاب زدہ علاقہ ہے اور 2014 کے سیلاب کی وجہ سے وہ سڑک خراب ہو گئی۔ اس سے پہلے کچھ سوالوں کے جوابات میں، میں سن ہی چکا ہوں کہ فنڈز کی دستیابی نہیں ہے اور یہاں پر بھی یہی لکھا ہوا ہے لیکن یہ اس لحاظ سے زیادہ اہمیت کی حامل ہے کہ یہ سڑک اونچائی پر ہے چونکہ یہ بند پر ہے۔ کچھ عرصہ پہلے ٹرک خراب ہو کر یہاں آبادی کی طرف گر گیا تھا جس کے نتیجے میں دس بچے اس ٹرک کے نیچے آکر جاں بحق ہو گئے تھے۔

جناب سپیکر! یہ بہت خطرناک نوعیت کی صورتحال ہے اس لئے میں چاہوں گا کہ اس پر ٹائم ضرور دے دیا جائے کیونکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے پاس بھی روڈز وغیرہ کو مرمت کرنے کے لئے کچھ نہ کچھ فنڈز ہوتے ہیں۔ یہ خطرناک نوعیت کی سڑک ہے اور حادثے کی وجہ سے بچے بھی جاں بحق ہو چکے ہیں اس لئے میں چاہوں گا کہ اس پر کوئی نہ کوئی ٹائم ضرور دیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس سڑک کا patch work تو شروع کرا دیا گیا ہے لیکن main maintenance کا کام اگلے مالی سال میں ہو سکے گا اور اس سے پہلے ممکن نہیں ہے۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! کچھ عرصہ پہلے میں وہاں سے گزرا تھا تو اگر اس سڑک کے دس حصے کئے جائیں تو بمشکل ایک حصے میں اس سڑک کی مرمت ہوئی ہے جو کہ انتہائی ناقص ہے اور باقی کہیں پر کوئی مشینری نظر نہیں آرہی جس سے اندازہ ہو کہ کام جاری ہے لہٰذا اس سڑک کو دوبارہ دیکھنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! اس کو دوبارہ چیک کر لیتے ہیں لیکن اس کا patch work تو تھوڑا سا ہی بہتر کرے گا باقی rehabilitation کے بعد ہی سڑک تو ٹھیک ہو گی۔

جناب محمد معاویہ: جناب سپیکر! چونکہ یہ سڑک انتہائی خطرناک نوعیت کی ہے اس لئے کسی بھی درجے میں کوئی ٹائم مل جائے تو بہتر ہو گا کیونکہ میں عرض کر چکا ہوں کہ حادثہ کے بعد اموات ہو چکی ہیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے عرض کیا ناں کہ اگلے مالی سال میں یہ ہو سکے گی۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب ابو حفص محمد غیاث الدین کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 449 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

نارووال چک امرو تا ڈیلہرہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

449*: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک امرو تا ڈیلہرہ براستہ ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں مومن سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے حادثات میں کئی قیمتی جانوں کا نقصان ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار اپنی اجناس فیکٹری تک نہیں پہنچا سکتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے اس علاقے کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں؟

(ہ) اگر جز ہائے بالا درست ہیں تو مفاد عامہ کی خاطر حکومت اس سڑک کو جلد از جلد پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ موضع چک امرو تا ڈیلہرہ براستہ ہرڑ خورد اور ہرڑ کلاں مومن سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیونکہ اس سڑک کی کل لمبائی 9.00 کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک عرصہ تقریباً 22 سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ اس سڑک کی چوڑائی 10 فٹ ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس سڑک پر مرمت کا کام عرصہ تقریباً 18 سال سے نہ ہو سکا ہے۔ جونہی مذکورہ سڑک کے لئے مرمت کا فنڈ مہیا ہو گا مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) حادثات میں قیمتی جانوں کے نقصان کے بارے میں معلوم نہ ہے۔

(ج) درست ہے کہ کاشتکاروں کو اجناس منڈی تک پہنچانے میں دشواری کا سامنا ہے۔

(د) درست ہے کہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ہ) سڑک کا تخمینہ 18.530 ملین روپے بنا دیا گیا ہے اس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد سڑک کی پختہ تعمیر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں نے وزیر موصوف سے جز (ج) اور (د) میں پوچھا تھا کہ کیا اس سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے زمینداروں کو منڈی میں زرعی اجناس لانے میں دشواری پیش آتی ہے اور اس سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے طلباء و طالبات کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے تو انہوں نے تسلیم کیا کہ واقعی موجودہ سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے طلباء کو بھی مشکلات کا سامنا ہے اور زمینداروں کو بھی جبکہ جز (ہ) میں انہوں نے یہ تسلیم کیا ہے کہ فنڈ مہیا ہونے کے بعد سڑک کی تعمیر شروع کر دی جائے گی یا کام شروع کر دیا جائے گا۔

جناب سپیکر! میں ضمنی سوال میں وزیر موصوف سے یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جب آپ نے یہ تسلیم کیا ہے کہ بچوں کو بھی اس سڑک کے نہ ہونے کی وجہ سے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں

دشواری ہے اور زمینداروں کو بھی پریشانی ہے تو کیا بچوں کی اور زمینداروں کی اس تکلیف کا احساس کرتے ہوئے یہ امید رکھتے ہیں کہ موجودہ سیشن یا موجودہ بجٹ میں فنڈز دستیاب ہو جائیں گے یا نہیں، اگر دستیاب ہو جائیں گے تو کب تک، انہوں نے کہا کہ فنڈز مہیا ہونے پر کام شروع کر دیا جائے گا۔ کیا یہ مستقبل کو حال میں تبدیل کرنے کی سکت رکھتے ہیں؟

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ سڑک بائیس سال پہلے بنی تھی اور اس کے بعد اس سڑک کی کوئی مرمت وغیرہ نہیں ہوئی جبکہ دس سال اس سڑک کو کسی نے نہیں پوچھا۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبران حزب اختلاف کی طرف سے قہقہے)

جناب سپیکر! دس سال میں تو یہ سڑک مرمت نہیں ہوئی اور اس وقت بھی تو بچے اسی سڑک سے گزر رہے تھے اور زمینداروں کی زرعی اجناس بھی لائی جا رہی تھیں۔ اب انشاء اللہ ٹائم آئے گا آپ بے فکر رہیں جلد اس ملک کے حالات اچھے ہوں گے۔ جو آپ نے خرابیاں پیدا کی ہیں وہ جلد ٹھیک کریں گے اور انشاء اللہ اگلے مالی سال میں پوری کوشش کریں گے کہ یہ سڑک بن جائے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! جب سے موجودہ حکومت آئی ہے تو ہم جو بھی سوال کرتے ہیں یہ پھر ماضی کا ہی رونا روتے ہیں، پیچھے کیا کیا، پیچھے کیا کیا تو میں ان سے یہی عرض کروں گا کہ:

عرش لازم ہے کہ تو اب جان استقبال بن
تجھ کو زیبا عظمت رفتہ کا یہ ماتم نہیں

(نعرہ ہائے تحسین)

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں نے اپنے فاضل دوست سے یہی عرض کیا ہے کہ بائیس سال پہلے سڑک بنی تھی اور اس کے بعد دس سال ان کا دور رہا ہے۔ اگر اتنی ضرورت تھی تو یہ اسے اس وقت ٹھیک کروا لیتے۔

جناب سپیکر: چلیں، ابھی اس حکومت کو چار ماہ ہی ہوئے ہیں تو کوئی بات نہیں اور صبر کر لیں۔ اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میرا ایک سوال رہ گیا ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، ایک ہی تو سوال آپ کا تھا۔

جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: جناب سپیکر! میں یہ بات کرنا چاہتا ہوں کہ اگر یہ اسی طرح سے کہتے رہے تو کیا آئندہ پانچ سال پہلے کچھ نہیں ہوا، پہلے کچھ اسی سہارے پر جیتے رہیں گے یا زندگی تعمیرات میں بھی لگائیں گے اور پاکستان کے عوام کی خدمت بھی کریں گے یا کہ جتنے ملازم ہیں ان کو ہٹا ہٹا کر پریشان کریں گے کیونکہ تمام لوگ پریشان ہیں کہ کیا بن رہا ہے اور ہمیں یہی کہا جا رہا ہے کہ پیچھے کیا کیا، پیچھے کیا کیا تو اب آپ آگے کی سوچئے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال جناب محمد الیاس کا ہے۔ جی، سوال نمبر بولیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! سوال نمبر 470 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

(معزز ممبر نے جناب محمد الیاس کی ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

چنیوٹ سرگودھا روڈ اور پل چناب نگر کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*470: **جناب محمد الیاس:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب پُل کے آگے سڑک کا حصہ کاٹ کر وہاں گر اسی پلاٹ بنا دیئے گئے اور اس سے آگے بھی کئی میلوں تک سرکاری اور قبرستان کی زمین پر قبضہ کر لیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چناب نگر سے مختلف دیہاتوں کو جانے کے لئے شارع عام بنائی گئی ہیں مگر ان روڈز پر مختلف جگہوں پر سیمنٹ کے بلاک رکھ کر راستوں میں رکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں اور وہاں سے گزرنے والوں سے پوچھا جاتا ہے تم کون ہو اور کدھر جا رہے ہو، غیر قانونی طور پر زمینوں پر قبضہ کرنے اور بلاوجہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے والے کون

افراد ہیں، حکومت ان سے سرکاری زمین واگزار کرانے اور چناب نگر کی روڈز سے رکاوٹیں ہٹانے کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست نہ ہے۔ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب پل کے آگے محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کا ROW 110' ہے اس کے اندر کوئی تجاوزات تعمیر ہیں اور نہ ہی کوئی گراسی پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ہائی وے کی حدود بالکل کلیئر ہے۔

(ب) درست نہ ہے۔ محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کے کسی بھی روڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جیسا بیان کیا گیا ہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! جز (الف) میں جواب ہے کہ درست نہ ہے کہ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب سے پل کے آگے محکمہ مواصلات و تعمیرات ضلع چنیوٹ کا ROW 110 ہے جس کے اندر کوئی تجاوزات نہ ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ضمنی سوال کر لیں کیونکہ وہ تو تحریری طور پر موجود ہے۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ دیئے گئے جواب کے بارے میں کوئی ان کے پاس رپورٹ ہے اور اگر ہے تو وہ اس ہاؤس میں kindly share کر لیں۔

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میرے پاس مکمل رپورٹ ہے جسے وہ دیکھ سکتے ہیں اور پوری سڑک کے photographs بھی ہیں۔110 feet right of way has been completed جہاں پر کوئی تجاوزات ہے اور نہ ہی کوئی ایسی چیز ہے کیونکہ میرے پاس پورے photographs ہیں جو کہ آ کر دیکھ سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ ان سے share کر لیں۔

جناب صہیب احمد ملک: جناب سپیکر! منسٹر صاحب کے پاس جو photographs ہیں تو kindly یہ بتائیں کہ کیا یہ منگوائی گئی ہیں یا انہوں نے خود visit کر کے بنوائی ہیں کیونکہ موقع پر اس کی

مناسبت کے مطابق توThere is another situation Kindly request to the Chair کہ انہیں کہا جائے کہ یہ visit کریں and whatever the report is kindly یہاں اسمبلی میں جمع کروادیں۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں جو بات کر رہا ہوں وہ authenticated بات کر رہا ہوں اور باقاعدہ اس کی authentication کے لئے photographs لے کر آیا ہوں تاکہ ہمارے فاضل دوست کو پتا چل جائے کہ زبانی جواب نہیں دے رہا۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! آپ نے سڑک کو دیکھا ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! میں صحیح بات کر رہا ہوں کہ میں نے جا کر دیکھا ہے کہ وہاں پر کوئی تجاوزات نہیں ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ یہ رپورٹ اور photographs اسمبلی سیکرٹریٹ میں جمع کروا دیں۔

MR SOHAIB AHMAD MALIK. Mr Speaker! If he can visit, I will be very grateful.

جناب سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

جناب سپیکر: اگلا سوال نمبر 523 جناب محمد طاہر پرویز کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 553 چودھری افتخار حسین چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال چودھری اشرف علی کا ہے۔ جی، چودھری اشرف علی! سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! شکریہ۔ سوال نمبر 627 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ:جی ٹی روڈبائی پاس تابائی پاس سروس روڈز
کی تعمیر وبحالی کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*627:**چودھری اشرف علی:** کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ جی ٹی روڈبائی پاس تابائی پاس سروس روڈز کی تعمیر وبحالی کا منصوبہ منظور ہو چکاہے۔اس منصوبہ پر کام کا آغاز کب سے کیا جارہاہے؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کے تخمینہ لاگت وتکمیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ منصوبہ کی تعمیر وبحالی کے کام کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کن شرائط پر دیا گیاہے؟

وزیر مواصلات وتعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست نہ ہے۔گوجرانوالہ جی ٹی روڈبائی پاس تابائی پاس سروس روڈ کی تعمیر وبحالی کا کوئی منصوبہ منظور نہ ہواہے۔ایسے کسی منصوبہ پر کام کا آغاز نہیں کیا جارہا۔

(ب) چونکہ ایسا کوئی منصوبہ منظور ہی نہیں ہوا جس کی لاگت وتکمیل بتائی جائے۔

(ج) مذکورہ بالا منصوبہ نہ ہی منظور ہواہے اور نہ ہی کسی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیاہے۔

جناب سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر!جز(الف) میں پوچھا گیا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ گوجرانوالہ جی ٹی روڈبائی پاس تابائی پاس سروس روڈ کی تعمیر وبحالی کا منصوبہ منظور ہو چکاہے جس کے جواب میں کہا گیاہے کہ یہ درست نہ ہے یعنی کہ ایسا کوئی منصوبہ منظور نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر!میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ بہت سے لوگوں کی تعمیرات تھیں اُن کو گرادیا گیا فیکٹریاں کارخانے گرین بیلٹس سب اُکھاڑ دیئے گئے اور میڈیا میں بھی یہ خبریں دے دی گئیں کہ یہ منصوبہ approved ہو چکاہے اور بہت جلد اس کی تعمیر شروع ہو جائے گی۔اب یہاں پر ارشاد فرمایا گیا کہ کوئی ایسا منصوبہ منظور نہ ہواہے توکیاہاؤس یہ سمجھے اس پر یوٹرن لے لیا گیاہے؟

جناب سپیکر: جی،منسٹر صاحب!

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! جب منصوبہ ہے ہی نہیں تھا تو اس لئے گورنمنٹ کی طرف سے کوئی اعلان ہوا ہے اور نہ ہی کوئی ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہوا ہے تو اپنی خام خیالی میں انہوں نے منصوبہ بنالیا ہوگا ہمارے پاس تو کوئی ایسا منصوبہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: خام خیالی پر تو رولر بھی نہیں پھر سکتا۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! یہ میں نے نہیں بنایا یہ محکمہ نے بنانا تھا جس طرح منسٹر صاحب بار بار فرما رہے ہیں کہ۔۔۔

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! یہ منصوبہ زیر غور بھی نہیں ہے۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے منسٹر صاحب بار بار فرماتے ہیں کہ پچھلے دس سال میں کچھ نہیں ہوا تو میں یہاں پر نشاندہی کرنا چاہتا ہوں کہ اندرون شہر گوجرانوالہ میں flyover تا flyover آدھے شہر میں سروس روڈ بن چکے ہیں اور آدھے شہر میں نہیں ہیں تو پچھلی حکومت نے تو آدھے شہر میں flyover تا flyover سروس روڈ بنا دیئے ہیں۔ کیا موجودہ گورنمنٹ جو باقی ماندہ حصہ ہے وہاں پر مستقبل قریب میں منسٹر صاحب کوئی ایسا منصوبہ تعمیر کرنا چاہتے ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی): جناب سپیکر! معزز ممبر مطمئن رہیں انہیں انشاءاللہ اچھا رزلٹ دیں گے فکر نہ کریں۔ ابھی معاملہ زیر غور نہیں ہے ابھی ہمیں آئے کتنے دن ہوئے ہیں ابھی منصوبہ اگلے سال دیکھیں گے اُس سے اگلے سال ابھی پانچ سال پڑے ہیں تھوڑا سا انتظار کر لیں۔

چودھری اشرف علی: جناب سپیکر! تھوڑی سی وضاحت کر دوں۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں، ٹھیک ہے۔ اب وقفہ سوالات ختم ہوا اور سوالات بھی ختم ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

پنجاب حکومت کا ضلعی سطح پر وومن پروٹیکشن کمیٹیاں بنانے سے متعلقہ تفصیلات

*133: **محترمہ کنول پرویز چودھری:** کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا حکومت نے بذریعہ نوٹیفکیشن ہر ضلع میں وومن پروٹیکشن کمیٹیاں تشکیل دی ہیں۔

(i) اگر دی گئی ہیں تو کتنے اضلاع میں کام کر رہی ہیں؟

(ii) کیا ضلعی کمیٹیوں کی کوئی سالانہ پراگریس رپورٹ محکمہ کے پاس موجود ہے؟

(ب) ملتان کے علاوہ دوسرے اضلاع میں وومن پروٹیکشن سنٹرز کے قیام کا کوئی منصوبہ تیار کیا گیا ہے تو تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر نے The Punjab Protection of Women Against Violence Act, 2016 کی شق نمبر 11 کے تحت بذریعہ نوٹیفکیشن فی الحال ضلع ملتان میں وومن پروٹیکشن کمیٹی تشکیل دی ہے جو کہ فعال ہے۔

(الف۔I) وومن پروٹیکشن کمیٹی صرف ضلع ملتان میں کام کر رہی ہے۔

(الف۔II) وومن کمیٹی ملتان اب تک آٹھ میٹنگز کر چکی ہے جس کے تحت ادارے کی بہتری کے لئے آگاہی مہم کیبل، ٹی وی وغیرہ پر چلائی جا رہی ہے تاکہ ظلم کا شکار خواتین کو زیادہ سے زیادہ فائدہ پہنچایا جا سکے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر آئندہ سالوں میں مزید اضلاع میں وومن پروٹیکشن سنٹرز قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

لاہور: وحدت کالونی لاہور کے رقبہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*523: **جناب محمد طاہر پرویز:** کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) وحدت کالونی لاہور اور پونچھ ہاؤس چوبرجی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب) کتنے رقبہ پر سرکاری رہائش گاہیں کس کس کیٹیگری کی ہیں اور کتنے رقبہ پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج) ناجائز قابضین کے پاس ان رہائشی کالونیوں کا کتنا رقبہ ہے اور وہ کب سے ناجائز قابض ہیں، کس کس ناجائز قابضین کو مالکانہ حقوق مل چکے ہیں؟

(د) کیا جو لوگ ان سرکاری کالونیوں کے رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں حکومت کب تک ان سے سرکاری رقبہ واگزار کروائے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) گورنمنٹ کالونیز محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی ملکیت ہیں تاہم وحدت کالونی لاہور جس کا رقبہ 254ایکڑ، پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی کا رقبہ 16ایکڑ اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ کالونی کا رقبہ 47.5ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب)

(i) گورنمنٹ وحدت کالونی میں 74ایکڑ اراضی پر سرکاری رہائش گاہیں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
503	تین تا چار روم پر مشتمل	سکیل15 تا17
520	دو روم سینئر پر مشتمل	سکیل11 تا14
805	ایک روم، دو روم جونیئر پر مشتمل	سکیل01 تا10
1828 مکمل تعداد وحدت کالونی		

(ii) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں 10.75ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ان کی کیٹیگری درج ذیل ہیں:

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
93	دو روم سینئر پر مشتمل	سکیل15 تا17
156	دو روم سینئر پر مشتمل	سکیل11 تا14
05	(سٹاف کوارٹر) ایک روم، دو روم (جونیئر) پر مشتمل	سکیل01 تا10
254 مکمل تعداد		

(iii) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں22ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ان کی کیٹیگری درج ذیل ہیں:

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
20	بنگلہ	سکیل18تا19
100	دوروم سینئر پر مشتمل	سکیل11تا14
288	(سٹاف کوارٹر)ایک روم،دوروم(جونیئر)پر مشتمل	سکیل01تا10
408مکمل تعداد		

(iv) وحدت کالونی لاہور میں ناجائز طور پر کچی آبادی تعمیر کی گئی ہے جو کہ تقریباً32 کنال اراضی پر محیط ہے ان میں اتفاق کالونی نمبر1،2اور ایس بلاک کرسچئن کالونی شامل ہیں۔کچی آبادی کے متعلق تفصیلات ایل ڈی اے کے پاس ہے۔

(ج) وحدت کالونی لاہور میں تقریباً32کنال رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں جو کہ کچی آبادی پر مشتمل ہے اور تقریباً40سے45سال سے آباد ہے جن میں سے زیادہ تر کے پاس مالکانہ حقوق ہیں جبکہ پونچھ ہاؤس اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے فرائض میں گورنمنٹ کالونیوں کی رہائش گاہوں کی سالانہ مرمت، خصوصی مرمت اور تزئین وآرائش کا کام شامل ہے۔تجاوزات کے خاتمہ کے لئے چیف سیکرٹری پنجاب کی مقررہ کردہ انفورسمنٹ ٹیم اور محکمہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ کے تحت کیا جاتا ہے۔آئندہ بھی ناجائز قابضین سے گورنمنٹ کالونیوں کا رقبہ واگزار کرانے کے لئے محکمہ سروس اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ انفورسمنٹ سیل کارروائی کرے گا۔

اوکاڑہ:راجووال تاہیڈ گلشیر لنک روڈ کی تعمیرومرمت سے متعلقہ تفصیلات

553*:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجووال تاہیڈ گلشیر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے مذکورہ سڑک کے دونوں کناروں میں بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت 18-2017 میں کی گئی تھی اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت آئی تھی اس سڑک کی لمبائی اور تعمیر و مرمت کرنے والی کمپنی کی تفصیلات بتائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ راجووال تا ہیڈ گُلشیر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک کے دونوں کناروں پر بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں۔ چونکہ سڑک مذکورہ بی ایس لنک کینال کے ساتھ سطح زمین سے تقریباً 10 فٹ کی اونچائی پر واقع ہے لہٰذا حالیہ بارشوں کے باعث پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے سڑک کے کناروں پر یہ گڑھے بنے ہیں۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی مرمت 18۔2017 میں کی گئی تھی لیکن یہ کام ہائی ویز (R&M) ڈویژن، ساہیوال نے نہ کیا ہے بلکہ یہ کام محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اوکاڑہ کی جانب سے کیا گیا ہے جس کا ریکارڈ ان کے پاس ہے اور ہائی ویز (R&M) ڈویژن ساہیوال یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں کہ اس پر کتنی لاگت آئی اور کس کمپنی / ٹھیکیدار نے یہ کام سر انجام دیا ہے۔ تاہم سڑک کی کل لمبائی 23.50 کلومیٹر ہے۔

(د) جی ہاں! فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کی ترقی کے لئے محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کی طرف سے اٹھائے گئے اقدامات و دیگر تفصیلات

38: چودھری اشرف علی: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر کنٹرول خواتین کے کتنے ادارے کام کر رہے ہیں۔ یہ ادارے خواتین کی ترقی کے لئے کیا فرائض سرانجام دے رہے ہیں نیز نام اور مقام کی تفصیل سے بھی آگاہ فرمائیں؟

(ب) حکومت نے گزشتہ تین سالوں 17-2016 اور 2018 کے دوران ضلع گوجرانوالہ میں خواتین کی ترقی کے لئے جو اقدامات اٹھائے ہیں، ان کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ اداروں کو گزشتہ دو برس 18-2017 کے دوران کس کس مد میں کتنے فنڈز فراہم کئے گئے؟

(د) مذکورہ اداروں میں فرائض سرانجام دینے والے سٹاف کی تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) ضلع گوجرانوالہ میں سماجی بہبود کے زیر کنٹرول خواتین کے چار ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ (نزد جناح روڈ انڈرپاس، شریف پورہ، گوجرانوالہ)

یہ ادارہ خواتین کو مختلف ٹریڈ میں ٹریننگ دے رہا ہے جن میں دستکاری، بیوٹیشن، ڈرائیونگ، کوکنگ، پینٹنگ، ڈریس ڈیزائننگ شامل ہیں۔

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان)، نرسری چوک، سیٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ

یہ ادارہ تشدد کا شکار خواتین کو پناہ فراہم کرتا ہے۔ مزید برآں اس ادارے میں آنے والی خواتین کو میڈیکل، psychological اور قانونی امداد فراہم کی جاتی ہے اور یہاں انہیں ووکیشنل اور مذہبی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین)(نزد جناح روڈ انڈر پاس، شریف پورہ، گوجرانوالہ)
یہ ادارہ غریب، یتیم /بے سہارا اور لاوارث بچیوں کے لئے پناہ گاہ ہے جن بچیوں کی عمر 6سال سے 16 سال تک ہیں۔ یہاں آنے والی بچیوں کو مذہبی اور ووکیشنل تعلیم دی جاتی ہے۔ مزید برآں ان کی مرضی کے مطابق سکول میں بھی داخلہ کروایا جاتا ہے تاکہ وہ اپنے پاؤں پر کھڑی ہو سکیں۔

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر سنٹرل جیل پراجیکٹ) سیالکوٹ روڈ، گوجرانوالہ
یہ ادارہ قیدی خواتین کو مفت میڈیکل اور قانونی معاونت فراہم کرتا ہے اور ان کی رہائی کے لئے مناسب اقدامات کرتا ہے۔ ان کو جیل میں دستکاری ہنر بھی سکھایا جاتا ہے۔

(ب) 1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ
بے سہارا اور یتیم طالبات کے لئے فری کورسز، پروڈکشن سنٹر، ورکرز کے لئے فری مشینیں، عورتوں کے لئے گھر میں روزگار کے مواقع، دستکاری ہنر سکھانا، یوتھ فیسٹیول (ڈسٹرکٹ اینڈ ڈویژنل لیول)، آرٹ اینڈ کرافٹ مقابلہ، سکیچنگ، بیوٹیشن مقابلہ، تقاریر مقابلہ، عورتوں کے حقوق سے متعلق آگاہی سیمینارز کا انعقاد، خواتین کی ذہنی نشوونما، ورکشاپ، کمپیوٹر ورکشاپ)، نیوٹیک کورسز، ٹیوٹا کورسز۔

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان) گوجرانوالہ

i) بیوٹی پارلر کلاس کا اجراء،
ii) کمپیوٹر کلاس کا اجراء
iii) لائبریری کا آغاز
iv) رہائشی خواتین کے بچوں کے لئے مونٹوسری کا دارالامان میں آغاز کیا گیا۔
v) خواتین کی ہیلتھ و فٹنس کے لئے جم کا آغاز کیا گیا۔

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین) گوجرانوالہ
معلوماتی سیشن کا انعقاد، ادارے میں رہائش پذیر بچیوں کے لئے بنیادی ضرورتوں کی فراہمی، ووکیشنل ٹریننگ، غیر نصابی سرگرمیاں بچیوں کی فیملی سے ملاقات اور بچوں کی بہتری کے حوالے سے بات چیت، کنسلٹنگ سیشن، تعلیمی لیکچرز، سٹاف کی تربیت، بچیوں کو تفریح کے مواقع فراہم کرنا۔

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر (سنٹرل جیل پراجیکٹ) گوجرانوالہ

قیدی خواتین کی نفسیاتی مشاورت کے لئے آگاہی پروگرام کا انعقاد کیا اس کے لئے اچھی شہرت کے سائیکالوجسٹ کی خدمات حاصل کی گئی ہیں۔ان خواتین کو مفت قانونی مشاورت اور امداد کی فراہمی کی گئی اور خواتین کو وکیل کی خدمات فراہم کی گئیں اور ان کی جلدی رہائی کے لئے انتظامات بھی کئے جاتے ہیں۔جیل میں قید خواتین کو مفت میڈیکل امداد اور لیڈی ڈاکٹر کی خدمات فراہم کی جاتی ہے۔وہ قیدی خواتین جن کے ساتھ چھ سال سے کم عمر کے بچے ہوتے ہیں ان کے لئے سکول کی تعلیم کا جیل میں بندوبست کیا گیا ہے۔قیدی خواتین کو دینی تعلیم بھی دی جاتی ہے۔ٹیوٹا کے تعاون سے قیدی خواتین کو دستکاری ہنر بھی سکھائے جاتے ہیں جن میں سلائی، کڑھائی وغیرہ شامل ہیں۔

(ج) 1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ

سال 17-2016 میں کل بجٹ 7416000 روپے صرف۔

(تنخواہ:1746651 الاؤنسز 991200 ۔ ٹیلیفون 15210۔گیس 38890۔ بجلی 89103۔کاسٹ فار ادر سٹور 7488 ادرز 18951 ایل پی آر 166688)۔

سال 18-2017 میں کل بجٹ 2918000 روپے صرف۔

(تنخواہ 3948780 الاؤنسز۔1687919۔ٹیلیفون 20134 گیس 33310۔ بجلی 206562۔ٹریولنگ الاؤنس 13120۔سٹیشنری 44282۔کاسٹ فار ادر سٹور 39482۔ادرز 80357۔مشینری 21060۔فرنیچر 21000۔

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان)، گوجرانوالہ

سال 17-2016 میں کل بجٹ:-/ 3250000 روپے

(تنخواہیں آفیسر:1332000، ریگولر الاؤنسز 1143000: ،ادرز الاؤنسز 30000:، کمیونیکیشن:31500، یوٹیلٹیز 165000: ٹی اے 15000:، سٹیشنری 10000:، پرنٹنگ 000 5، نیوز پیپر 2500:، نیشنل ڈیز 7500: کاسٹ آف ادر سٹور 6000:، ادرز 487500: مرمت 15000:)

سال18-2017میں کل بجٹ:-/ 1975250روپے

(تنخواہیں آفیسر : 769600،ریگولر الاؤنسز126500 : ،اودرز الاؤنسز43500:،

کمیونیکیشن:3000،یوٹیلیٹیز140250: ٹی اے900:،سٹیشنری2500:،

پرنٹنگ 000 2،ایڈورٹائزمنٹ1000 : ،کاسٹ آف ادر سٹور2000: ،

ادرز884000)

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم(برائے خواتین) گوجرانوالہ

سال17-2016میں کل بجٹ-/ 6598253روپے

(تنخواہیں: 1528120،الاؤنسز: 99952،ٹیلیفون چارجز:-/ 141936،

ٹوٹل یوٹیلٹیز: -/770682

پٹرول چارجز:-/313855،جنرل: 2006388،ٹرانسپورٹ: 297000/-،

مشینری:-/ 167300،فرنیچر اینڈ فکسچر:-/ 173450)

سال18-2017میں کل بجٹ-/ 7606856روپے

(تنخواہیں:-/1767160،الاؤنسز:-/ 99952،ٹیلیفون چارجز:-/ 69120،

ٹوٹل یوٹیلٹیز:-/ 498017

پٹرول چارجز:-/ 322350،جنرل-/: 3129587،ٹرانسپورٹ:-/ 225100،

مشینری: -/226000-،فرنیچر اینڈ فکسچر:-/ 80000)

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر(سنٹرل جیل پراجیکٹ) گوجرانوالہ

سال17-2016میں کل بجٹ-/ 549600روپے

(تنخواہ:-/240,000،الاؤنسز:-/ 143200،میڈیکل: 5000،

پوسٹیج اینڈ ٹیلی گراف:-/ 2000،سٹیشنری: 6600ادرز: 10500،

پرنٹنگ: 1800،کاسٹ آف ادرز:-/ 15000،مشینری: 2000،

فرنیچر و فکسچر: 2000،لاءچارجز120,000)

سال18-2017میں کل بجٹ-/ 1682350روپے

(تنخواہ-/: 1269600،الاؤنسز:-/ 167500،میڈیکل: 2500،

پوسٹیج اینڈ ٹیلی گراف:-/1000،سٹیشنری: 16000،ٹی اے: 900ادرز: 6000،

کاسٹ آف ادرز:-/15000،فرنیچر و فکسچر: 6000،لاءچارجز120,000،

ہاٹ اینڈ کول-/: 250

(د) ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار) گوجرانوالہ (کل تعداد سٹاف: 15)
مینجر (1 سیٹ)، کرافٹ ڈائزینر (1 سیٹ)، اسسٹنٹ (1 سیٹ)، مارکیٹنگ آرگنائزر (1 سیٹ)
کرافٹ سپروائزر (4 سیٹ)، ٹیلر کم کٹر (1 سیٹ)، جونیئر کلرک (1 سیٹ)، سٹور کیپر (1 سیٹ)
نائب قاصد (2 سیٹ)، چوکیدار (1 سیٹ)، سویپر (1 سیٹ)

2۔ ریسکیو ہوم (دارالامان)، (کل تعداد سٹاف: 15)
سپرنٹنڈنٹ (1 سیٹ)، اسسٹنٹ (1 سیٹ)، لیڈی ڈاکٹر (1 سیٹ)،
سائیکالوجسٹ (1 سیٹ)، کمپیوٹر آپریٹر (1 سیٹ)، لیڈی وارڈن (1 سیٹ)،
سپروائزر (1 سیٹ)، مذہبی ٹیچر (1 سیٹ)، ہینڈ کرافٹ ٹیچر (2 سیٹ)،
ڈرائیور (1 سیٹ)، نائب قاصد (2 سیٹ)، چوکیدار (1 سیٹ)، سویپر (1 سیٹ)

3۔ ماڈل چلڈرن ہوم (برائے خواتین) (کل تعداد سٹاف: 10)
سوشل ویلفیئر آفیسر (1 سیٹ)، اسسٹنٹ (1 سیٹ)، چائلڈ کیئر ورکر (1 سیٹ)،
کک (2 سیٹ)، واشر مین (1 سیٹ)، نائب قاصد (1 سیٹ)، چوکیدار (1 سیٹ)،
مالی (1 سیٹ)، ڈرائیور (1 سیٹ)

4۔ سوشل ویلفیئر آفیسر (سنٹرل جیل پراجیکٹ) (کل تعداد سٹاف: 4)
سوشل ویلفیئر آفیسر 1 سیٹ، جونیئر کلرک (1 سیٹ)، ڈرائیور (1 سیٹ)،
نائب قاصد (1 سیٹ)

لاہور رنگ روڈ پر خرچ کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

73: جناب نصیر احمد: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) لاہور رنگ روڈ پر اب تک کتنی رقم خرچ ہو چکی ہے؟

(ب) بقایا منصوبہ کب تک مکمل کیا جائے گا؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) رنگ روڈ پر خرچ ہونے والی رقم کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیلات	سول ورک	ریلوکیشن ورک	زمین کی خریداری	کنسلٹنسی	ٹوٹل
الف	شمالی حصہ (گلشن راوی سے کماہاں لمبائی 40 Km)	25.862	3.357	21.866	1.638	52.723
ب	جنوبی حصہ (کماہاں سے رائیونڈ روڈ لمبائی 22.2 Km) (پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت)					

i) گورنمنٹ گرانٹ	4.250	0.253	20.731	0.218	25.452
ii) ایف ڈبلیو او فنانسنگ	20.039	-	-	-	-
ٹوٹل	50.151	3.610	42.597	1.856	98.214

(ب) منصوبہ مکمل ہونے کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

نمبر شمار	تفصیلات	موجودہ صورتحال
الف	شمالی حصہ (گلشن راوی سے کماہاں)	مکمل
ب	شمالی حصہ	
	i۔(کماہاں سے رائیونڈ روڈ)	i۔مکمل
	(پبلک پرائیویٹ پارٹنرشپ کے تحت)	ii۔زمین کی خریداری کا کام مکمل ہو چکا ہے جبکہ
	ii۔(رائیونڈ روڈ سے ملتان روڈ)	عدالت میں کیسز کی وجہ سے ٹھیکہ رکا ہوا ہے
	iii۔(ملتان روڈ سے موٹروے)	iii۔اس پر پلاننگ جاری ہے

محکمہ بیت المال کا2016اور 2017میں
مستحقین کو دی جانی والی رقم سے متعلقہ تفصیلات

78: جناب نصیر احمد: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) محکمہ بیت المال نے17-2016میں کتنی رقم مستحقین میں تقسیم کی؟

(ب) کیا بیت المال کے ذریعے سے لوگوں کو کاروبار کرنے کے لئے رقوم دی جاتی ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ بیت المال نے سال 2016 میں -/42205156روپے 3525 مستحقین میں تقسیم کئے اور سال 2017 میں-/122847416 روپے 12179 مستحقین میں تقسیم کئے۔

(ب) بیت المال سے لوگوں کو کاروبار کے لئے کوئی رقم نہیں دی جاتی۔

سرگودھا:حلقہ پی پی۔79میں سڑکوں کی تعمیر اور لاگت سے متعلقہ تفصیلات

91: رانا منور حسین: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔79 سرگودھا میں سڑکوں کی تفصیل بتائیں اور ان پر کتنی لاگت خرچ آئے گی اور کب تک مکمل ہوں گی؟

(ب) 58 جنوبی براستہ 119 موڑ،126 جنوبی سلانوالی روڈ کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) چک نمبر 46 جنوبی، 115 جنوبی، 119 جنوبی، 58 جنوبی، 59 جنوبی چک نمبر 113 جنوبی، چک نمبر 112 جنوبی، چک نمبر 116 جنوبی کے لنک روڈ کی تعمیر کا بقیہ کام کب تک شروع کرنے اور کب تک مکمل کرنے کا ارادہ ہے نیز کتنی لاگت آئے گی؟

(د) چک نمبر 59 جنوبی، براستہ چک نمبر 136، 62، 61 جنوبی تا چک نمبر 135 جنوبی موڑ سڑک بد حالی کا شکار ہے کیا حکومت مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اور کتنی لاگت آئے گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) حلقہ پی پی۔79 سرگودھا میں مندرجہ ذیل سڑکیں زیر تعمیر ہیں۔

(i) مرمت / بحالی سڑک از سلانوالی تا چک نمبر 58 جنوبی براستہ 119 موڑ، 126 جنوبی لمبائی 38.86 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 1070.881 ملین روپے ہے۔

(ii) بحالی سڑک از فیصل آباد سرگودھا روڈ تا سلانوالی براستہ چک نمبر 115 جنوبی سیم نالہ شامل لنک 115 جنوبی تا 46 جنوبی لمبائی 6.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 92.762 ملین روپے ہے۔

(iii) تعمیر سڑک از چک نمبر 119 جنوبی تا 120 جنوبی لمبائی 2.40 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 16.016 ملین روپے ہے۔

(iv) تعمیر سڑک سلانوالی بڑانہ روڈ تا 140 جنوبی تحصیل سلانوالی لمبائی 1.70 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 11.900 ملین روپے ہے۔

(v) تعمیر سڑک از چک نمبر 113 جنوبی تا چک نمبر 114 جنوبی لمبائی 2.70 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 14.849 ملین روپے ہے۔

(vi) توسیع / بہتری / تعمیر از سڑک لکھوانہ تا جھنگ سرگودھا روڈ (جھامرہ چوکی) لمبائی 28.00 کلومیٹر ضلع سرگودھا کی تخمینہ لاگت 319.300 ملین روپے ہے۔

اگر حکومت پنجاب نے رواں مالی سال 19-2018 میں فنڈز مہیا کئے تو ان سڑکوں کو مکمل کر دیا جائے گا۔

(ب) اس سڑک پر اب تک 389.000 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اگر حکومت پنجاب نے بقایا 682.000 ملین روپے فنڈز دے دیئے تو رواں مالی سال 19-2018 میں سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

(ج) بحالی سڑک از فیصل آباد سرگودھا روڈ تا سلانولی براستہ چک نمبر115 جنوبی سیم نالہ شامل لنک 115 جنوبی تا 46 جنوبی لمبائی 6.00 کلو میٹر ضلع سرگودھا پر اب تک 24.470 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اگر حکومت پنجاب نے بقایا62.000 ملین روپے فنڈز دے دیئے تو رواں مالی سال19-2018 میں سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

بقیہ لنک روڈ کا کام 58 جنوبی،59 جنوبی چک نمبر 113 جنوبی، چک نمبر112 جنوبی، چک نمبر116 جنوبی رواں مالی سال19-2018 کے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل نہ کی گئی ہے۔ اس سڑک کی تخمینہ لاگت 134.000 ملین روپے ہے اگر حکومت پنجاب نے سالانہ ترقیاتی پروگرام میں شامل کر کے فنڈز مہیا کر دیئے تو رواں مالی سال میں سڑک مکمل کر دی جائے گی۔

(د) جی ہاں! چک نمبر 59 جنوبی براستہ چک نمبر61,62,136 جنوبی تا چک نمبر135 جنوبی روڈ کا کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ سڑک کی لمبائی 21 کلو میٹر اور چوڑائی20 فٹ ہے اس کی مکمل طور پر مرمت کے لئے تخمینہ لاگت 57.696 ملین روپے ہے لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کی مرمت کا کام مرحلہ وار کیا جائے گا۔

ضلع ننکانہ صاحب کی سڑک چک نمبر116 آر بی گھلے باجوے کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

101: جناب محمد ارشد ملک: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل سانگلہ ضلع ننکانہ صاحب روڈ سانگلہ تا چک گھلے باجوے کی حالت ناگفتہ بہ ہے اور جگہ جگہ سے ٹوٹی پھوٹی ہوئی ہے اور بڑے بڑے کھڈے و شگاف پڑے ہوئے ہیں جس سے علاقہ ہذا کی عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے اور روڈ ہذا سفر کے قابل نہ ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ روڈ ہذا کی کل لمبائی تقریباً گیارہ کلو میٹر ہے جس میں صرف دو کلو میٹر سڑک بنائی گئی ہے اور باقی خراب پڑی ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک اس روڈ کی مرمت کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) سانگلہ تا چک گھلے باجوہ روڈ کی لمبائی 11 کلومیٹر ہے۔ جس میں سے 2.80 کلومیٹر روڈ سانگلہ ہل تا چھور کوٹلی چوک تک محکمہ لوکل گورنمنٹ ننکانہ صاحب نے مالی سال 17-2016 میں تعمیر کیا۔ یہ درست ہے کہ 8.2 کلومیٹر سڑک کی حالت خراب ہے اور عوام کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔

(ب) ایضاً جیسا کہ جز (الف) میں بیان کیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ لوکل گورنمنٹ ننکانہ صاحب نے اس روڈ کو جزوی طور پر تعمیر کیا۔ سالانہ ترقیاتی پروگرام 19-2018 میں اس سڑک کی تعمیر شامل نہ ہے لہٰذا اس مالی سال 19-2018 میں بقیہ 8.2 کلومیٹر سڑک کو Patch Work کرکے کافی حد تک سفر کے قابل کر دیا گیا ہے۔

فیصل آباد: چک نمبر 499 گ ب، چک نمبر 201 کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

109: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

تحصیل تاندلیانوالہ اور تحصیل سمندری

1۔ چک نمبر 499 گ ب سے دربار دھولری شریف

2۔ چک نمبر 201 گ ب سے 206 گ ب

3۔ چک نمبر 204 گ ب سے 205 گ ب کی سڑکوں کی تعمیر کب شروع ہوئی اور کب تک مکمل ہو گی؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

موجودہ تینوں سڑکیں محکمہ ہائی وے فیصل آباد نے تعمیر نہ کی ہیں اور نہ ہی زیر تعمیر ہیں۔ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کے دفتر میں ان سڑکات کی تعمیر کے بارے کوئی ریکارڈ دستیاب نہ ہے۔ ان سڑکوں کی تعمیر کے بارے میں لوکل گورنمنٹ دفتر فیصل آباد اور ضلع کونسل دفتر فیصل آباد میں بھی کوئی ریکارڈ دستیاب نہ ہے۔ تاہم ان سڑکوں کے موقع معائنہ کے دوران اہل علاقہ سے پتا چلا ہے کہ یہ سڑکیں 1980 کے عشرے میں ضلع کونسل فیصل آباد نے تعمیر کی تھیں۔

صوبہ میں این جی اوز کی تعداد اور رجسٹریشن کے طریق کار سے متعلقہ تفصیلات

126: محترمہ حنا پرویز بٹ: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنی این جی اوز کام کر رہی ہیں؟

(ب) ان این جی اوز کی رجسٹریشن کا طریق کار کیا ہے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ میں کچھ ایسی این جی اوز بھی ہیں جو ملکی ایجنڈے کے خلاف کام کر رہی ہیں۔ اگر ایسا ہے تو اب تک اس سلسلہ میں کتنی این جی اوز کے خلاف کارروائی کی گئی ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) سماجی بہبود و بیت المال پنجاب کی کل موجودہ رجسٹرڈ شدہ این جی اوز کی تعداد 4808 ہے۔

(ب) این جی اوز کی رجسٹریشن کا طریق کار Standard Operating 2017 Procedures میں تفصیل سے دیا گیا ہے جو کہ تتمہ (الف) تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) مذکورہ حساس اداروں سے متعلق ہے۔ محکمہ، تعاون طلبی کی صورت میں تمام ممکنہ اقدامات پر فوری عملدرآمد کرتا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ: حلقہ پی پی۔120 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

152: جناب محمد ایوب خان: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔120 ٹوبہ ٹیک سنگھ میں زیادہ تر سڑکیں جو دوسری سڑکوں کو link کرتی ہیں وہ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ حلقہ میں گنے کی کاشت زیادہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر رش رہتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑکوں کی مرمت / پیچ ورک نہیں کیا گیا، کیا حکومت تمام سڑکوں کی مرمت تعمیر کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔120 میں سے موٹروے M-4 گزرتی ہے جو کہ تکمیل کے آخری مراحل میں ہے موٹروے کی تعمیر کے سلسلہ میں بھاری مشینری کی نقل و حرکت، مٹی کی بھرائی کے لئے ڈمپر، ٹریکٹر ٹرالی اور سب بیس، بیس بجری یعنی ہیوی لوڈڈ تعمیراتی مٹیریل ملحقہ سڑکوں سے گزرتا رہا جس کی وجہ سے شکست وریخت تیزی سے ہوئی۔ ان سڑکوں کی مرمت کے لئے موٹروے M-4 کے متعلقہ NHA حکام کو چٹھی نمبری 1294 مورخہ 2017-09-07 جاری کی گئی جس میں آخری چٹھی نمبری 3575 مورخہ 2018-09-18 جاری کی گئی نقصانات کی مد میں 200.000 ملین روپے نقصان زدہ سڑکوں کی مرمت کے لئے رقم محکمہ ہائی وے کو جمع کروانے کا مطالبہ کیا گیا جو کہ ابھی تک قابل وصول ہے۔ تاہم محکمہ ہذا نے ایم اینڈ آر کی گرانٹ سے ان میں سے کچھ سڑکوں پر بحالی و مرمتی، ری سرفیسنگ، اور پیچ ورک کا کام کیا ہے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر درجہ بدرجہ کام جاری ہے۔ حلقہ پی پی۔120 میں سڑکوں کی مرمت پر تقریباً 38 ملین روپے خرچہ کیا جا چکا ہے۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) یہ درست ہے کہ اس علاقہ میں گنے کی بہت زیادہ کاشت کی جاتی ہے اور کرشنگ سیزن میں ان سڑکوں پر گنے کی ٹرالیوں کی وجہ سے ٹریفک کی روانگی میں کمی آجاتی ہے اور ان سڑکوں پر بہت زیادہ رش ہو جاتا ہے۔

(ج) تاہم محکمہ ہذا نے ایم اینڈ آر کی گرانٹ سے ان میں سے کچھ سڑکوں پر بحالی و مرمتی، ری سرفیسنگ اور پیچ ورک کا کام کیا ہے۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے ان پر درجہ بدرجہ کام جاری ہے۔

بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود و بیت المال کے دفتر اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

160: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت کتنے ادارے کہاں کہاں چل رہے ہیں، اس ضلع میں کتنے ملازمین کام کر رہے ہیں۔ اس کا سال 19-2018 کا بجٹ کتنا ہو گا؟

(ب) اس ضلع میں این جی اوز کی تعداد کتنی ہے۔ کتنی رجسٹرڈ اور کتنی غیر رجسٹرڈ ہیں؟

(ج) اس ضلع میں کتنے فلاحی ادارے محکمہ سے باقاعدہ رجسٹرڈ اور کتنے غیر رجسٹرڈ کام کر رہے ہیں؟

(د) کیا حکومت اس ضلع میں خواتین کو ٹیکنیکل ہنر دینے کے لئے مزید ادارے قائم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف): ضلع بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود کے تحت درج ذیل دفاتر کام کر رہے ہیں۔

1۔ ڈسٹرکٹ انڈسٹریل ہوم (صنعت زار)، بہاولپور۔

2۔ شہید بے نظیر بھٹو ہیومن رائٹس سنٹر فار وومن، بہاولپور۔

3۔ ہوم فار ڈس ایبلڈ (نشیمن)، بہاولپور۔

4۔ دارالفلاح، بہاولپور۔

5۔ شیلٹر ہوم (دارالامان)، بہاولپور۔

6۔ دارلااطفال (زنانہ)، بہاولپور۔

7۔ دارلااطفال (مردانہ)، بہاولپور۔

8۔ نگہبان سنٹر، بہاولپور۔

9۔ ڈے کیئر سنٹر، بہاولپور۔

ان اداروں میں کام کرنے والے ملازمین کی کل تعداد 201 ہے اور سال19-2018 کا بجٹ۔/25223600روپے ہے۔

(ب) محکمہ سوشل ویلفیئر و بیت المال، بہاولپور کے زیر نگرانی 225 این جی اوز کام کر رہی ہیں اور تمام رجسٹرڈ ہیں۔

(ج) ضلع بہاولپور میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام کام کرنے والے اداروں کی تفصیل جز(الف) میں بیان کر دی گئی ہے۔

(د) جی ہاں! محکمہ تحصیل کی سطح پر صنعت زار قائم کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ تاہم اس کا انحصار پلاننگ اینڈ ڈویلپمنٹ بورڈ کی طرف سے فنڈز کی فراہمی پر ہے۔

لاہور کے اندر سوشل ویلفیئر آفیسر کی اسامیوں سے متعلقہ تفصیلات

179: جناب نصیر احمد: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں سوشل ویلفیئر آفیسر کی کتنی اسامیاں ہیں؟

(ب) کیا موجودہ تعینات افسران کی تعداد اسامیوں سے مطابقت رکھتی ہے؟

(ج) کیا حکومت نئے آفیسر ز بھرتی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) ضلع لاہور میں کل 72 سوشل ویلفیئر آفیسر ز کی اسامیاں ہیں جن میں سے 68 اسامیاں پُر ہیں جبکہ چار اسامیاں خالی ہیں۔

(ب) موجودہ تعینات آفیسر ز کی تعداد اسامیوں کے مطابق ہے۔

(ج) آفیسر ز کی تعیناتی / بھرتی پنجاب پبلک سروس کمیشن کے ذریعے کی جاتی ہے جو کہ ایک جاری عمل ہے۔ عنقریب خالی اسامیاں پُر کر لی جائیں گی۔

صوبہ میں دارالامان کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

181:جناب نصیر احمد: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں اس وقت کتنے دارالامان موجود ہیں؟

(ب) کیاان دارالامان میں ڈاکٹر اور ماہر نفسیات موجود ہیں؟

(ج) سال 2018 میں دارالامانوں کے اندر جنسی زیادتی کے کتنے واقعات رپورٹ ہوئے؟

(د) کیاحکومت نئے دارالامان تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ شوشل ویلفیئر کے تحت 36 دارالامان قائم کئے گئے ہیں جو کہ صوبہ بھر میں کام کر رہے ہیں۔

(ب) اس وقت دارالامان میں تین وومن میڈیکل آفیسرز اور 32 ماہر نفسیات خدمات سرانجام دے رہے ہیں۔

(ج) سال 2018 میں دارالامان ڈیرہ غازی خان میں ایک جنسی زیادتی کا واقعہ رپورٹ ہوا جس کی مختلف سطح پر تحقیقات کرائی گئیں۔مزید برآں مذکورہ خاتون کا جسمانی معائنہ Medico-Legal Examination بھی کرایا گیا جس کے مطابق تمام الزامات بے بنیاد ثابت ہوئے اور درخواست داخل دفتر قرار پائی۔

(د) فی الحال محکمہ سوشل ویلفیئر مزید نئے دارالامان بنانے کا ارادہ نہ رکھتا ہے کیونکہ صوبہ بھر میں 36 اضلاع میں دارالامان کام کر رہے ہیں۔

فیصل آباد میں یتیم وغریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈز سے متعلقہ تفصیلات

199:جناب نصیر احمد: کیاوزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ضلع فیصل آباد میں یتیم اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے کتنی امداد فراہم کی ہے؟

(ب) کتنی غریب اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے ماہانہ اور دیگر امداد فراہم کی گئی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد اجمل):

(الف) یکم اگست 2018 سے اب تک ضلع فیصل آباد میں یتیم اور غریب بچیوں کی شادیاں کروانے کے لئے جہیز فنڈ سے کوئی امداد فراہم نہ کی گئی ہے کیونکہ 28۔جون 2018 کو تمام کمیٹیوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے تھے۔

(ب) غریب اور بیواؤں کو روزگار چلانے کے لئے کوئی امداد فراہم نہ کی گئی ہے کیونکہ 28۔جون 2018 کو تمام کمیٹیوں کے فنڈز منجمد کر دیئے گئے تھے۔

دارالامان میں خواتین کے قیام اور معاوضہ کی وصولی سے متعلقہ تفصیلات

221: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ دارالامان میں بے کس، لاچار اور بے سہارا خواتین آتی ہیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان خواتین کو مختلف ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دارالامان میں رہنے والی خواتین روزگار کے لئے دارالامان سے باہر جا کر کام کر سکتی ہیں؟

(د) دارالامان میں خواتین کتنے عرصے تک قیام کر سکتی ہیں؟

(ہ) کیا محکمہ دارالامان کو ہاسٹل کی طرح استعمال کرتا ہے۔ اگر ہاں تو ان کام کرنے والی خواتین سے ہاسٹل کا معاوضہ وصول کیا جاتا ہے تو کتنا تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال(جناب محمد اجمل):

(الف) یہ بات درست نہ ہے کہ محکمہ سوشل ویلفیئر پنجاب کے 36 اضلاع میں دارالامان قائم کر رکھے ہیں جس میں تشدد کا شکار خواتین آتی ہیں۔ دارالامان میں بے کس، لاچار اور بے سہارا خواتین نہیں آتی۔

(ب) دارالامان میں داخل ہونے والی خواتین کو ووکیشنل ٹریننگ دی جاتی ہے جس میں سلائی، کڑھائی، بیوٹی پارلر کا کورس کروایا جاتا ہے۔

(ج) دارالامان میں رہنے والی خواتین روزگار کے لئے دارالامان سے باہر جا کر کام نہیں کر سکتی۔

(د) دارالامان میں خواتین تین ماہ کے لئے قیام کر سکتی ہیں اور مخصوص حالات کے پیش نظر تین ماہ مزید اضافہ بھی کیا جاسکتا ہے اس کے علاوہ مزید رہائش کے لئے محکمہ سے اجازت درکار ہوتی ہے۔

(ہ) محکمہ دارالامان کو ہاسٹل کی طرح استعمال نہ کرتا ہے۔ یہاں آنے والی خواتین کو ان کے مسائل کے مکمل حل ہونے تک مفت رہائش دی جاتی ہے۔

سیالکوٹ کے دارالامان میں خواتین کو ہنر سکھانے اور ان کی بہتری کے لئے اقدامات سے متعلقہ تفصیلات

222: محترمہ مومنہ وحید: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع سیالکوٹ میں بے سہارا خواتین کے لئے دارالامان کہاں واقع ہے اور اس میں اس وقت کتنی خواتین موجود ہیں؟

(ب) سیالکوٹ کے دارالامان میں کتنی خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے اور انہیں کیا کیا سہولیات فراہم کی جاتی ہیں؟

(ج) سیالکوٹ کے دارالامان میں خواتین کو کون کون سے ہنر سکھائے جاتے ہیں؟

(د) سیالکوٹ کے دارالامان میں بے سہارا خواتین کی مدد کر کے انہیں ان کے گھروں میں بھیجنے کے لئے محکمہ کیا اقدامات اٹھا رہا ہے، تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ہ) موجودہ حکومت سیالکوٹ و دیگر سرکاری دارالامانوں کی بہتری کے لئے کیا اقدامات اٹھانا چاہتی ہے، تفصیل سے آگاہ کیا جائے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سوشل ویلفیئر کے تحت ضلع سیالکوٹ میں واقع دارالامان میں انیس خواتین اور پانچ بچے موجود ہیں اور دارالامان سوشل ویلفیئر کمپلیکس نزد بیگم ہسپتال، سیالکوٹ واقع ہے۔

(ب) دارالامان سیالکوٹ میں بیس خواتین کو رکھنے کی گنجائش ہے۔ خواتین کو دارالامان میں مفت رہائش، کھانا پینا، ووکیشنل ٹریننگ، طبی امداد، نفسیاتی امداد اور قانونی امداد کی سہولیات فراہم کی جاتی ہیں۔

(ج) دارالامان میں دستکاری، ڈرافٹنگ، کٹنگ، سلائی کڑھائی اور جیولری بنانے کا ہنر سکھایا جاتا ہے۔

(د) سیالکوٹ دارالامان میں بے سہارا خواتین کو گھر بھیجنے کے لئے محکمہ انفرادی مشاورتی مجالس کا انعقاد کرتا ہے۔ قانونی مشاورت کے علاوہ اگر کوئی عدالت میں کسی قسم کا کیس دائر کرنا چاہتا ہے تو اس خاتون کو قانونی طور پر مفت معاونت فراہم کی جاتی ہے۔

(ہ) محکمہ سوشل ویلفیئر دارلامانوں کے لئے سرکاری عمارتوں کی تعمیر کر رہا ہے اور مستقل بنیادوں پر سائیکالوجسٹ اور میڈیکل آفیسر کی تعیناتی کا عمل جاری ہے۔

نارووال: مینگرہ تا دودھو چک سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

225: جناب منان خان: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا مینگرہ سے دودھو چک اور پنڈی بوھڑی روڈ ضلع نارووال کی حالت ٹریفک کے چلنے کے قابل نہ ہے اگر ہاں تو حکومت کب تک ان روڈز کی مرمت، تعمیر کا ارادہ رکھتی ہے؟

(ب) ضلع نارووال میں جو سڑکیں پچھلی حکومت نے بنانا شروع کی تھیں انہیں موجودہ حکومت جاری رکھنے کا ارادہ رکھتی ہے نیز اس ضلع میں کون کون سی سڑکیں زیر تعمیر تھیں، تفصیل سے بیان کیا جائے؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ شکرگڑھ تا نارووال روڈ ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے حکومت کب تک اس کی مرمت کروانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ شکرگڑھ اور نارووال میں لوگوں نے سڑکوں پر جگہ جگہ سپیڈ بریکر بنائے ہوئے ہیں جس کی وجہ سے سائیکل، موٹر سائیکل اور گاڑیوں کے چلنے میں بڑی دشواری کا سامنا ہے؟

(ہ) سپیڈ بریکر بنانے کی کوئی پالیسی حکومت نے بنائی ہوئی ہے اگر پالیسی نہیں ہے تو حکومت کب تک یہ پالیسی بنانے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) درست ہے کہ سڑک مذکورہ شکستہ حالت میں ہے اور موجودہ تعمیراتی پروگرام میں شامل نہ ہے تاہم اگر حکومت اس کی اجازت دے تو محکمہ تعمیر کر سکتا ہے۔مذکورہ سڑک کی لمبائی5.00 کلومیٹر اور پختہ چوڑائی10' فٹ ہے۔اور12 فٹ پختہ سڑک کا تخمینہ لاگت تقریباً90ملین روپے ہے۔

(ب) جی ہاں!جو سڑکیں پچھلی حکومت نے شروع کی تھیں موجودہ حکومت ان پر کام جاری رکھے ہوئے ہے۔زیر تعمیر سڑکوں کی تفصیل درج ذیل ہے:

تعمیر و پختہ روڈ

1. سرکاری کھوہ تا پھگواڑی موڑ(لمبائی7.31 کلومیٹر)
2. شکرگڑھ تا چک امرو(لمبائی17.10کلومیٹر)
3. نارووال بائی پاس سے مریدکے نارووال روڈ تا نارووال بدوملہی روڈ(لمبائی4.04کلومیٹر)
4. نارووال تا لاہور براستہ بدوملہی،نارنگ،شاہدرہ(لمبائی42.71کلومیٹر)
5. مریدکے نارووال روڈ"Dualize"(لمبائی33.21کلومیٹر)
6. تعمیر برج نالہ بسنتر ساتھ تعمیر کردہ پختہ سڑک انور کوٹ تا نڈالہ سلہریاں اور نڈالہ برج تا فتوال سلہریاں(لمبائی17.10کلومیٹر)
7. شکرگڑھ ظفروال روڈ(گاؤں) بمبو تا گاؤں گمٹالہ(لمبائی6.00کلومیٹر)
8. اگومنڈا تا لالیاں موتلہ(لمبائی5.15کلومیٹر)
9. تعمیر روڈ از نڈالہ روڈ(لمبائی1.63 کلومیٹر)
10. بھیٹر کلاں تا دودھم(لمبائی3.00کلومیٹر)
11. نیو لاہور روڈ تا رشید پور چوک(لمبائی18 کلومیٹر)
12. گمٹالہ چوک شکرگڑھ تا نور کوٹ شاہ غریب روڈ براستہ موٹا،پنڈوری،خانووال،مانکا، گمٹالہ،سٹھیالی،چک قاضیاں اور رانگرہ(لمبائی17 کلومیٹر)
13. از بجنا تا میلو سیلو(لمبائی4.80کلومیٹر)
14. نور کوٹ برج تا بارامنگاہ(لمبائی7.90کلومیٹر)
15. بولی چک تا بوا ونی پور(لمبائی8.50کلومیٹر)

16. ملہ تا کلی براستہ ملہ سمرائے تا چانگوالی (لمبائی 9.00 کلومیٹر)
17. عنایت پور تا سہارن پور براستہ اخلاص پور، گھسیٹ پور، نصیرہ تا چک جیندر (لمبائی 23 کلومیٹر)
18. پنڈوری سٹاپ تا موضع ناگرے (لمبائی 1.46 کلومیٹر)
19. درمان تا ظفروال روڈ (لمبائی 12 کلومیٹر)
20. نیو پارٹ ڈنگہ موڑ تا بھیڑیاں کلاں براستہ ٹھاکر دوارا (لمبائی 7.80 کلومیٹر)
21. مڑارہ تاروپو چک براستہ امرال جڑپال، سلہریاں، جنڈیالہ اور چوہالی (لمبائی 8.00 کلومیٹر)
22. موہلن موڑ تا سٹھیالہ (لمبائی 7.04 کلومیٹر)
23. بنہال موڑ تا ڈھالہ گجراں (لمبائی 3.27 کلومیٹر)
24. روڈ فرام ظفروال سٹی (لمبائی 1.10 کلومیٹر)
25. قلعہ دہمتھل روڈ تا کوٹلی سانگے براستہ چیمہ اور لالہ (لمبائی 6.60 کلومیٹر)
26. اڈا سراج تا ڈومالہ براستہ آہلولال اور حیدری چوک (لمبائی 13 کلومیٹر)
27. سوہنتی بدن تا سکھو چک روڈ براستہ پنڈی اُمرا، بگا (لمبائی 8.00 کلومیٹر)
28. نور کوٹ روڈ تا پگھواڑی موڑ براستہ راپور، بروٹی، سروچ، بنیال پگھواڑی موڑ (لمبائی 14 کلومیٹر)
29. ابھیال ڈوگراں تا چھمال روڈ براستہ بڑابھائی روڈ، باگڑیاں مقام، بوج پور (لمبائی 13.50 کلومیٹر)
30. شاہ غریب تا یوسف پور کھتی (لمبائی 3.00 کلومیٹر)
31. پگھواڑی موڑ تاراپور، دیدڑ براستہ چاتری بروٹی (لمبائی 2.65 کلومیٹر)
32. ظفروال تا صادق آباد، مالوکے تا ڈھالہ (لمبائی 2.47 کلومیٹر)
33. نیو لاہور روڈ تا رنسیوال، دودھے والی تاراں (لمبائی 1.62 کلومیٹر)
34. اڈا سراج تا گنگوہر براستہ پکھوکی، کھکھ (لمبائی 2.23 کلومیٹر)
35. ظفروال روڈ تا بولا باجوہ، سراں تا بجلی گھر (لمبائی 1.65 کلومیٹر)
36. نیو لاہور روڈ تا رعیہ (لمبائی 1.32 کلومیٹر)
37. گنج حسین آباد تا مانک (لمبائی 1.94 کلومیٹر)
38. نیو لاہور روڈ تا باٹھانوالہ (لمبائی 1.31 کلومیٹر)

39. سراج اڈا تا چک دوہانی براستہ غوطہ فتح گڑھ (لمبائی1.98 کلومیٹر)
40. جاجنوالہ تا ککاکلاس (لمبائی1.16 کلومیٹر)
41. گنگراں مرزے والی تالالکوٹ، کنجروڑ بستان روڈ لنک مسلمانیاں بہبلو والی (لمبائی1.16 کلومیٹر)
42. منڈیالی تا کھوسے (لمبائی0.82 کلومیٹر)
43. رعیہ تھانہ چوک تا فیض پور (لمبائی1.56 کلومیٹر)
44. ڈیرانوالہ تا داؤد (لمبائی2.03 کلومیٹر)
45. شکر گڑھ روڈ تا قیام پور (لمبائی1.97 کلومیٹر)
46. ٹھیٹھروالی دربار تا اوٹھیاں، باٹھیوالی روڈ (لمبائی2.43 کلومیٹر)
47. ستلہ برج رسول پور براستہ بالیکے، تلونڈی، داتیوال، اودووالی (لمبائی2.91 کلومیٹر)
48. مریدکے روڈ تا رنگے پور لدھر، جسڑ پھاٹک تا قیام پور بند روڈ براستہ جسڑ، علی آباد (لمبائی1.27 کلومیٹر)
49. مہیس کلاس تا شریف پور مہیس، آدوکے مہیس تا لوبن بدوملہی لنک (لمبائی2.12 کلومیٹر)
50. مریدکے تا بدوملہی قلعہ کالروالا روڈ براستہ بوگل نجار (لمبائی2.46 کلومیٹر)
51. جواد چوک تا مین بازار بدوملہی (لمبائی1.16 کلومیٹر)
52. بدوملہی بائی پاس رعیہ روڈ تا قلعہ روڈ (لمبائی1.47 کلومیٹر)
53. ولیکے تا لوبن پُلی روڈ (لمبائی1.00 کلومیٹر)
54. عیدی پور تا آگڑیاں روڈ (لمبائی1.20 کلومیٹر)
55. ہلووال تا راؤکے رتیاں (لمبائی1.50 کلومیٹر)
56. نیو لاہور روڈ تا ستیہ ننگل (لمبائی2.79 کلومیٹر)
57. دھبلی والا بھلا پنڈ طوطے والی (لمبائی2.50 کلومیٹر)۔

(ج) نارووال شکر گڑھ سڑک کی کل لمبائی 40.00 کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک عرصہ تقریباً دس سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ اس سڑک کی چوڑائی 24 فٹ ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس سڑک پر مرمت کا کام 22 کلومیٹر لمبائی میں مکمل کیا جاچکا ہے جونہی مذکورہ سڑک کے لئے مرمت کا بقیہ فنڈ مہیا ہوگا بقیہ مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(د) درست نہ ہے۔اس سڑک پر کوئی بھی سپیڈ بریکر نہ بنا ہے۔

(ہ) لوگوں / عوام کے اپنے طور پر سپیڈ بریکر بنانے کی کوئی پالیسی نہ ہے۔اگر ضرورت ہو تو حکومت کو درخواست دے کر ضرورت کے مطابق بنوایا جا سکتا ہے۔

فیصل آباد: محکمہ سماجی بہبود کے سال 18-2017 کے بجٹ اور ملازمین سے متعلقہ تفصیلات

229: جناب محمد طاہر پرویز: کیا وزیر سماجی بہبود و بیت المال ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سماجی بہبود کا سال 18-2017 کا کل بجٹ کتنا تھا۔فیصل آباد ڈویژن کے لئے کتنا بجٹ اس سال فراہم کیا گیا؟

(ب) اس سال کے دوران فیصل آباد ڈویژن میں کتنی رقم کن کن منصوبہ جات پر خرچ کی گئی؟

(ج) اس ڈویژن میں کتنے ملازمین عہدہ، گریڈ وار کام کر رہے ہیں اور اس ڈویژن میں کتنے آفیسر کہاں کہاں کام کر رہے ہیں؟

(د) اس ڈویژن کے کس کس شہر میں محکمہ کے کون کون سے ادارے کس کس نام سے چل رہے ہیں؟

(ہ) اس ڈویژن میں حکومت کون کون سے ادارے مزید کھولنے کا ارادہ رکھتی ہے؟

وزیر سماجی بہبود و بیت المال (جناب محمد اجمل):

(الف) محکمہ سماجی بہبود کا سال 18-2017 کل غیر ترقیاتی بجٹ۔/2213835000 روپے اور ترقیاتی بجٹ۔/307903000 روپے ہے۔فیصل آباد ڈویژن کو غیر ترقیاتی بجٹ کی مد میں۔/151835000 روپے اور ترقیاتی فنڈز کی مد میں۔/52601000 روپے بجٹ فراہم کیا گیا ہے۔

(ب) اس سال کے دوران فیصل آباد ڈویژن میں غیر ترقیاتی منصوبہ جات پر۔/119055495 روپے اور ترقیاتی منصوبہ جات پر۔/40098000 روپے بجٹ خرچ ہوا جس کی تفصیل تتمہ (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) فیصل آباد ڈویژن میں ملازمین بلحاظ عہدہ، گریڈ وار کی تعداد 210 ہے جس کی تفصیل تتمہ (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے اور ان میں آفیسرز کی تعداد 57 ہے اور آفیسرز جہاں جہاں کام کر رہے ہیں اس کی تفصیل تتمہ (ج)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ سماجی بہبود کے زیر انتظام بیس ادارے کام کر رہے ہیں جن کی تفصیل تتمہ (د)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ہ) محکمہ سماجی بہبود نے مساوی تقسیم کے مطابق ڈویژن میں ادارے قائم کئے ہوئے ہیں۔ مزید بر آں 20-2019 میں محکمہ مزید ادارے کھولنے کا ارادہ رکھتا ہے۔

فیصل آباد: پی پی-104 ظفر چوک سے کمالیہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

239: جناب محمد صفدر شاکر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

ضلع فیصل آباد پی پی-104 کی مندرجہ ذیل دو اہم سڑکوں کی دوبارہ تعمیر یا مرمت کا کوئی منصوبہ ہے؟

(1) ظفر چوک (تحصیل سمندری ضلع فیصل آباد) سے کمالیہ تک (حدود ضلع فیصل آباد)

(2) اڈا مرید والا (تحصیل سمندری) سے بنگلہ چوک ماموں کانجن ضلع فیصل آباد

مذکورہ بالا سڑکوں پر کب تک کام شروع ہو گا۔ تفصیلات فراہم کریں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(1) دوبارہ تعمیر کی ضرورت نہ ہے سڑک قابل مرمت ہے۔ ظفر چوک سے ماموں کانجن تک سڑک جس کی لمبائی 18 کلو میٹر ہے۔ اس کا پیچ ورک مکمل کر دیا ہے۔ باقی سڑک ماموں کانجن تا کمالیہ جو کہ 13 کلو میٹر ضلع فیصل آباد کی حدود میں ہے۔ اس کا پیچ ورک ہونے والا ہے۔ جیسے ہی گورنمنٹ فنڈز مہیا کرے گی اس پر پیچ ورک شروع کر دیا جائے گا۔

(2) مذکورہ سڑک ضلع کونسل فیصل آباد کی ہے۔

اوکاڑہ: پی پی-185 میں سڑکوں کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

301: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پی پی-185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیر پور تا جسو کے شیلر براستہ روڑی بونگی طاہر باغ والا کھوہ جھگیاں معروک جیٹھ پور تا بھوکن اٹاری تا پرمانند براستہ مہمند اٹاری تا محمد نگر براستہ سوکھا لادھوکا حاما لادھوکا مین روڈ قصور تا کھجور والا براستہ D/2 فتیانہ ڈھلیانہ چکوک کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے سڑک وار تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکوں کی تعمیر و مرمت کے لئے فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہائی ویز (M&R) ڈیپارٹمنٹ کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا مالی سال 2018-19 کے بجٹ میں پی پی-185 تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیر پور تا جسو کے شیلر براستہ روڑی بونگی، طاہر باغ والا کھوہ جھگیاں معروک جیٹھ پور تا بھوکن اٹاری تا پرمانند براستہ مہمند اٹاری تا محمد نگر براستہ سوکھا لادھوکا حاما لادھوکا مین روڈ قصور تا کھجور والا براستہ D/2 فتیانہ ڈھلیانہ چکوک کی مرمت کے لئے بطور خاص کوئی فنڈز مختص نہ کئے گئے ہیں۔

(ب) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کے لئے اپنے دستیاب وسائل کے اندر فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: پی پی۔185 کے مختلف چکوک کی سڑکوں کی تعمیر و مرمت اور مختص بجٹ سے متعلقہ تفصیلات

302:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیرپور حویلی لکھا براستہ مڑھا منڈی احمد آباد تا موجو کی، منڈی احمد آباد تا کھجور والا براستہ گدڑ ملکانہ، جسو کے شیلر تا حجرہ شاہ مقیم مین روڈ منڈی احمد آباد تا کنگن پور کی تعمیر و مرمت کے لئے مالی سال19-2018 کے بجٹ میں کتنی رقم مختص کی گئی ہے، سڑک وار تفصیل فراہم کریں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ان میں سے اکثر سڑکیں نہایت ہی خستہ حال اور چلنے کے قابل نہ ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ تمام سڑکات کے لئے جلد از جلد فنڈ جاری کرنے اور ان کی تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) پنجاب ہائی ویز(M&R)ڈیپارٹمنٹ کو سڑکات کی مرمت کے لئے فنڈز بلاک ایلوکیشن کی شکل میں ریلیز ہوتے ہیں لہٰذا حلقہ پی پی۔185 ضلع اوکاڑہ کی سڑکات بصیرپور حویلی لکھا براستہ مڑھا، منڈی احمد آباد تا موجو کی، منڈی احمد آباد تا کھجور والا براستہ گدڑ ملکانہ، جسو کے شیلر تا حجرہ شاہ مقیم، مین روڈ منڈی احمد آباد تا کنگن پور کی مرمت کے لئے مالی سال19-2018 کے بجٹ میں بطور خاص کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ان میں سے اکثر سڑکیں خستہ حال اور ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں۔

(ج) جی ہاں! حکومت مذکورہ سڑکوں کی مرمت کے لئے اپنے دستیاب وسائل کے اندر فنڈز جاری کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔ فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑکات کی مرمت کر دی جائے گی۔

اوکاڑہ: بلوکی سلیمانکی لنک نہر کے پل کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

309: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ میں بصیر پور چوک حافظ لال روڈ پر امیر اتیجیکا کے نزدیک بلوکی سلیمانکی لنک نہر کا پل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا حکومت اس پل کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) گزارش ہے کہ پُل مذکورہ محکمہ مواصلات و تعمیرات کا نہ ہے یہ محکمہ آب پاشی کی ملکیت ہے لہٰذا دفتر ہٰذا کے پاس اس پُل کے بارے میں کسی بھی قسم کی کوئی معلومات نہ ہیں۔

(ب) چونکہ جیسے اوپر بیان کیا گیا ہے کہ پُل مذکورہ محکمہ آبپاشی کی ملکیت ہے لہٰذا محکمہ مواصلات و تعمیرات یہ بتانے سے قاصر ہے کہ حکومت کب تک اس کی تعمیر نو کا ارادہ رکھتی ہے۔

اوکاڑہ: بصیر پور تا پل راجباہ امیر اتیجیکا روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

310: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور تا پل راجباہ امیر اتیجیکا سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے اگر ہاں تو اس کی مرمت نہ کرنے کی وجوہات کیا ہیں؟

(ب) حکومت اس سڑک کے ٹوٹے ہوئے حصوں کو کب تک مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر مواصلات و تعمیرات (سردار محمد آصف نکئی):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع اوکاڑہ بصیر پور تا پل راجباہ امیر اتیجیکا سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔ فنڈز کی قلت کے باعث اس سڑک کی مرمت نہ ہو سکی ہے۔

(ب) فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

توجہ دلاؤ نوٹس

جناب سپیکر: جی، اب ہم توجہ دلاؤ نوٹس لیتے ہیں۔ پہلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 45 محترمہ آسیہ امجد کا ہے۔ جی، محترمہ! اسے پڑھیں۔

گجرات: کھاریاں میں بچے کا ممانی کے ہاتھوں قتل و دیگر تفصیلات

45: محترمہ آسیہ امجد: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 9۔ جنوری 2019 کو مختلف ٹی وی چینلز کی خبر کے مطابق ضلع گجرات کھاریاں میں ڈیڑھ سالہ بچے کو اس کی ممانی نے قتل کر دیا اور بچے کی ممانی نے اعتراف جرم بھی کر لیا ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو قتل کی اصل وجوہات معلوم کرنے کے لئے پولیس کی کارروائی اور تفتیش سے آگاہ فرمایا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ تھانہ ڈنگہ سرکل کھاریاں کے گاؤں کالا کمالا میں ڈیڑھ سالہ بچے سلیمان فیصل ولد فیصل محمود قوم گوجر سکنہ کالا کمالا اپنی نانی کے گھر گیا جہاں اس کی ممانی ماریہ شاہد زوجہ شاہد محمود قوم گوجر سکنہ کالا کمالا نے گھر کے اندر گلہ دبا کر قتل کر دیا اور لاش گھر کے اندر رکھی ہوئی جستی پیٹی میں چھپا دی اس پر مقدمہ نمبر 557 مورخہ 18-12-30 باجرم 302/201 ت پ درج ہو چکا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ مدعی فیصل محمود کی طرف سے ایک درخواست آئی اُس نے ابتدائی طور پر یہ کہا اُس کا بچہ گم ہو گیا ہے اور وہ مل نہیں رہا اُس پر پولیس نے ابتدائی طور پر ایک مقدمہ با جرم 363 درج کر لیا لیکن بعد میں جب تفتیش کا عمل آگے چلا تو معلوم یہ ہوا کہ اصل میں بچے کو قتل کر دیا گیا ہے۔ بچہ ننہال کے گھر گیا تھا جب اُن کو شامل تفتیش کیا گیا تو بلا آخر گھر میں موجود مسمات ماریہ شاہد ممانی مقتول کو شامل تفتیش کیا گیا جس کو صحیح گنہگار پا کر حسب ضابطہ گرفتار کر کے مورخہ 2019-01-10 کو باعدالت جناب علاقہ مجسٹریٹ کھاریاں پیش کر کے باغرض بر آمدگی آلہ قتل ریمانڈ جسمانی۔ چار دن کا جسمانی ریمانڈ حاصل کیا گیا ہے۔ چار دن کے اندر اُس سے وہ آلہ قتل کیونکہ اُس کو گلہ دبا کر قتل کیا گیا ایک ڈوپٹہ تھا، ایک تولیہ تھا وہ بھی بر آمد کئے گئے ہیں اور اُن کو ڈی این اے کے لئے بھیج دیا گیا ہے اور ملزمان کو گرفتار کر کے جوڈیشل کروا دیا گیا ہے اس کیس میں ملزم گرفتار ہو چکا ہے اور بہت جلد انشاءاللہ مقدمے کا چلان بھی پیش کر دیا جائے گا۔

محترمہ آسیہ امجد: جناب سپیکر! شکریہ میں مطمئن ہوں۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس جناب ظہیر اقبال کا ہے۔

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! میرا ایک مشورہ ہے اگر سن لیا جائے تو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

محترمہ عابدہ بی بی: جناب سپیکر! یہ جو ایک چھوٹے بچے کا قتل ہوا ہے اس کے پیچھے ایک خاتون ہے تو کیا ہم اُن وجوہات کو دیکھیں گے، اس کی وجہ ہم سب کو معلوم ہے کہ جو domestic violence ہوتی ہے یہ سب اُس کی وجہ سے ہوا ہے۔ جو بچیاں ہیں اُن کو گھروں میں اتنا تنگ کیا جاتا ہے کہ اُن کے شوہر بھی اُن کو مارتے ہیں، اُن کے سُسرال والے بھی اُن کے اوپر ظلم کرتے ہیں اور کوئی ایسا قانون ہے ہی نہیں کہ اگر جب وہ تھانے کچہریاں بھی جاتی ہے تو اُن کی کوئی شنوائی نہیں ہوتی پھر اُن کے اندر اتنا ڈپریشن بڑھ جاتا ہے۔ یہ سب چیزیں اتنی بڑھ جاتی ہیں کہ یہاں تک نوبت آئی کہ اُس بچی نے اُس چھوٹے بچے کو قتل کر دیا تو ہمیں یہ سب روکنا پڑے گا۔ قانون تو بہت

بنے ہوئے ہیں اُن کے اوپر implementation کروانا پڑے گا کہ یہ جو گھریلو تشدد ہے سب سے پہلے ہمیں اس کو روکنا پڑے گا۔

جناب سپیکر: جی، اگلا توجہ دلاؤ نوٹس نمبر 47 جناب ظہیر اقبال کا ہے۔ جی، اسے پڑھیں۔

بہاولپور: دن دہاڑے عبدالمجید نامی شہری کا قتل

47: جناب ظہیر اقبال: کیا وزیر اعلیٰ ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مورخہ 14۔ دسمبر 2018 کو بہاولپور شہر کے بس سٹینڈ پر دن دہاڑے عبدالمجید نامی شہری کو قتل کر دیا گیا ہے جس کی FIR نمبر 18/439 تھانہ سول لائن میں درج ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ پولیس کسی بھی ملزم کو گرفتار نہیں کر سکی اور بے گناہ افراد کی پکڑ دھکڑ شروع ہے، کیا حکومت اس قتل کے اصل ملزمان گرفتار کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ یہ درست ہے کہ مورخہ 04-12-2018 کو جنرل بس سٹینڈ بہاولپور پر عبدالمجید نامی شخص قتل ہوا ہے جس کی FIR نمبر 18/439 با جرم 302/34 تھانہ سول لائن درج ہے۔ ملزمان کی گرفتاری کے لئے بحوالہ لیٹر نمبر 10-12-2018 کو دو سپیشل ٹیمیں تشکیل دی گئیں ایک ایس پی انوسٹی گیشن بہاولپور کی زیر نگرانی اور دوسری ڈی ایس پی سرکل بہاولپور اُس کے انچارج سی آئی اے کے ڈی ایس پی ہیں یہ دو ٹیمیں اس وقت تفتیش کر رہی ہیں اس وقت تک تقریباً گیارہ ملزمان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے جس کی تفصیل میرے پاس موجود ہے۔

جناب سپیکر! اس میں حال ہی میں یہ ہوا ہے کہ مقتول کے بیٹے نے ایک lead دی ہے اُس کا کہنا یہ ہے کہ ایک سلیم کنور سکنہ ہتھیجی تھانہ نوشہرہ جدید تحصیل احمد پور شرقیہ کے ساتھ اُن کی A-780 کی دشمنی تھی اور اس نے دھمکی دی تھی کہ میں قتل کر دوں گا اُس کی گرفتاری کے

لئے بھی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ ہم نے ٹیلیفون ڈیٹا بھی لیا ہے اور دیگر جو leads مل رہی ہیں کوشش کر رہے ہیں کہ جو اصل ملزمان ہیں اُن کو گرفتار کیا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی عرض کرنا چاہتا ہوں جو شخص قتل ہوا ہے تقریباً تین مقدمات میں یہ خود ملزم تھا وہ بھی اس کی دشمنی تھی اور ایک اب A-780 کا مقدمہ بھی کسی کے ساتھ نکل آیا تو ان تمام پہلوؤں کو پولیس تفتیش کے دوران دیکھ رہی ہے انشاءاللہ بہت جلد اصل ملزم کو گرفتار کر لیا جائے گا۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! مجھے حکومت کی بے بسی پر حبیب جالب کا ایک شعر یہاں پر یاد آ گیا ہے۔ میں محترم وزیر قانون کی نذر کرتا چلوں:

لگتا ہے اس دیس میں عدالت نہیں ہوتی
جس دیس میں انساں کی حفاظت نہیں ہوتی
مخلوق خدا ہو جب مشکل میں پھنسی
سجدے میں پڑے رہنا عبادت نہیں ہوتی
ہر شخص سر پر کفن باندھ کر نکلے
حق کے لئے لڑنا تو بغاوت نہیں ہوتی

جناب سپیکر! یہ ریاست کا کام ہے کہ اپنے شہریوں کو اُن کے مال و جان کا، اُن کی عزت کا تحفظ کرے لیکن مجھے یہاں پر انتہائی افسوس سے کہنا پڑھ رہا ہے کہ یہ اس طرح کی ریاست یہاں پر قائم ہو چکی ہے جس میں جان کا تحفظ ہے، مال کا تحفظ ہے اور نہ ہی ہمارے۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو جنرل بات ہو گی لیکن آپ specific رہیں۔ ایک حادثہ ہوا، واقعہ ہوا ہے اُس کے اوپر دیکھیں پولیس نے بندے پکڑے ہوئے ہیں آپ بات سن لیں شعروں سے کبھی ملزم پکڑے جاتے ہیں؟ آپ to the point بات کریں۔ آپ بتائیں اس میں آپ کا issue کیا ہے آپ کا issue یہ ہے ملزم نہیں پکڑے جا رہے وزیر قانون نے کہا ہے کہ ملزم پکڑ لئے گئے ہیں اور اُس کی انکوائری ہو رہی ہے اب مزید بتائیں کیا چاہتے ہیں؟

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! میری گزارش سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ اس کے اوپر specific رہیں۔

جناب ظہیر اقبال: جناب سپیکر! ہمارے بہاولپور کے جو معصوم شہری تھے اُن کو گرفتار کیا گیا، ان کی شدید قسم کی مرمت کی اور بڑا تشدد کیا گیا۔ جب ان سے کچھ حاصل نہ ہوا پھر ان کے ورثاء کو ٹیلیفون کیا گیا اور ہمارے پولیس ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ہزاروں اور لاکھوں روپے بٹورنے کے بعد پھر ان کو رہا کر دیا گیا۔ اگر یہ لاء اینڈ آرڈر کی صورتحال ہے اور یہی تبدیلی کا نعرہ ہے۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ایک منٹ تشریف رکھیں آپ کی بات آگئی ہے۔ اب وزیر قانون کو بولنے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ابھی چند لمحے پہلے وقفہ سوالات کے دوران بات ہو رہی تھی تو ہمارے اپوزیشن کے سارے بھائی اس بات پر معترض تھے کہ آپ سابقہ ادوار کی بات کیوں کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ سارے معترض تھے کہ ہمیں یہ ریفرنس نہیں دینا چاہئے لیکن ایک چیز میں without going into any details میں صرف آپ کو اتنی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ وہ موجودہ حکومت کے حوالے سے ایک لفظ بے بس کا استعمال کر رہے ہیں تو حکومت بے بس نہیں ہے۔ جو آپ یہ کہہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر بے بس ہے بھی ناں تو کم از کم موجودہ حکومت قاتل نہیں ہے۔۔۔(قطع کلامیاں)

MR SPEAKER: Order in the House.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ میری بات سن لیں، کیا وہ حکومت بے بس نہیں تھی، 14 قتل ماڈل ٹاؤن میں ہوئے، کیا وہ حکومت بے بس نہیں تھی اور آج تک آپ نے کیا کیا؟ خدا کے لئے comments کرتے ہوئے تھوڑا سا سوچ لیا کریں۔

جناب سپیکر! میں جب گزارش کر رہا ہوں کہ ہم نے گیارہ ملزم گرفتار کئے ہوئے ہیں، ایک کا ابھی پتا چلا ہے اور وہ بھی گرفتار ہونے جا رہا ہے تو آپ کہہ رہے ہیں کہ حکومت کی بے بسی پر ترس آتا ہے۔ آپ کو اپنی بے بسی پر ترس نہیں آتا۔ آپ پانچ سال "بے بس" بنے رہے ہیں۔

تحاریک التوائے کار

جناب سپیکر: جی، اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں کیونکہ اس پر بحث نہیں ہو سکتی۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 222/18 شیخ علاؤالدین کی ہے۔ شیخ صاحب! آپ اپنی تحریک پڑھیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں آپ سے ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کی تحریک التوائے کار ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اس بارے میں بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری جتنی پہلے تحریک التوائے کار آئی ہیں اس پر وزیر قانون اور چودھری ظہیر الدین نے فرمایا ہے کہ ہم اس کا جواب دے دیں گے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ چاہتا ہوں کیونکہ یہ بڑے burning issues ہیں اس لئے جو بات کی جائے اس کا جواب ضرور آنا چاہئے اور بنیادی بات یہ ہے کہ اگر میں دس منٹ لیٹ ہوتا ہوں تو میرا بزنس dispose of کر دیا جاتا ہے لیکن اگر منسٹر صاحب نہیں ہیں تو وہاں کوئی چیز dispose of نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اب میں آپ سے اجازت چاہتا ہوں، میں آپ کے علم میں یہ بات لانا چاہتا تھا اور وہ میں لے آیا ہوں۔ اب میں یہ تحریک التوائے کار پڑھتا ہوں اور آپ دیکھ لیجئے گا کہ اس کا رزلٹ کیا آئے گا۔

حضرت داتا علی ہجویریؒ کے مزار پر ہونے والی خرافات کے تدارک کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ اولیاء کرام کے مزارات پر جو خرافات اور گناہوں کا سلسلہ جاری ہے اس کا فوری طور پر تدارک کیا جائے۔ زمینی حقائق یہ ہیں کہ حضرت داتا علی ہجویریؒ جیسی عظیم ہستی کے مزار پر جو جرائم ایک عرصہ دراز سے جاری ہیں وہ اتنے مکروہ ہیں کہ ان کا ذکر بھی اس معزز ایوان میں کرنا زیب نہیں

دیتا۔ خواتین کے حصہ میں ایسی عورتیں بکثرت پائی گئی ہیں جو سادہ لوح عورتوں کو ورغلا کر اپنے ساتھ لے گئیں اور پھر فحاشی کے اڈے پر ان مظلوم عورتوں کو فروخت کیا گیا۔ محرک حال ہی میں وقوع پذیر ہونے والے واقعہ جس میں ایک عورت ایک معصوم نوجوان عورت کو بسکٹ کھلاتی ہے اور بوتل یہ کہہ کر پلاتی ہے کہ اس نے یہ منت مانی تھی جس سے وہ عورت بے ہوش ہو جاتی ہے اور اُس عورت کو وہاں سے عورتوں کے ذریعے ہی مزار سے باہر لے جا کر Brothel House پر پہنچایا جاتا ہے۔ مذکورہ عورت کو کسی طرح ہوش آتی ہے تو اس کے شور وغل سے لوگوں کی توجہ اُدھر ہوتی ہے اور گروہ پکڑا جاتا ہے۔ ابتدائی تحقیق کے مطابق ایسے گروہ بے حساب بچوں اور عورتوں کے اغواء میں شامل ہیں لیکن افسوس کا مقام ہے کہ محکمہ اوقاف اور پولیس خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں۔ حضرت علی ہجویریؒ کے مزار سے اربوں روپے کی آمدنی ہے لیکن کیا کبھی اس پر غور کیا گیا کہ وہاں جرائم اور جنسی جرائم کی بہتات کے تدارک کے لئے کیا کیا گیا ہے؟

جناب سپیکر! محرک معزز ایوان کی توجہ ترکی میں حضرت ایوب انصاریؓ کے مزار کی طرف دلانا چاہتا ہے جہاں پر مزار شریف سے کافی دور زائرین کو اتار کر پیدل چل کر مزار شریف پر جانے کی اجازت ہے چاہے کوئی VVIP ہی کیوں نہ ہو۔ مزار پر فاتحہ پڑھنے اور ملحقہ مسجد میں نماز پڑھنے کی اجازت ہے۔ کسی کو قیام کرنے کی اجازت ہے اور نہ ہی کوئی قرب و جوار میں کھانے پینے کی یا گانا بجانے کے کسی پروگرام کی اجازت ہے۔ اولیاء کرام کے مزارات کے عزت و وقار و احترام کے مدنظر مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر تمام مزارات کا نظم وضبط حضرت ایوب انصاریؓ کے مزار کے مطابق قانوناً عمل میں لایا جائے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! یہ ایک مسلسل گناہ ہے جو عرصہ دراز سے چل رہا ہے ہم سب جوابدہ ہوں گے۔ میری صرف آپ سے گزارش ہے کہ اس پر بحث کرائیں، میں اور کچھ حقائق ایسے بتاؤں گا۔ آمدنی کا مطلب یہ نہیں ہے کہ وہاں سے اربوں روپے کی آمدنی ہے تو ہم اس کو ایسے ہی چلنے دیں۔

جناب سپیکر! آپ سمجھتے ہیں کہ میں کیا کہنا چاہتا ہوں، یہ ایک مزار کی بات تو ہے اس کے علاوہ بھی مزارات پر جو کچھ ہو رہا ہے ہم سب اس کے لئے جوابدہ ہوں گے۔ ان کی تعلیمات دیکھیں، ہندوستان میں سب سے پہلے البیرونی نے کتاب الاہند لکھی اور اس کو ایک ہزار سال ہوا ہے۔ اب ایک ہزار سال کے اندر ان اولیاء کرام نے اسلام کو یہاں پھیلایا اور ہم ان کے ساتھ کیا کر رہے ہیں، وہ آپ بھی سوچ لیں اور ہم سب جانتے ہیں کہ کیا کچھ ہے؟ اس لئے آپ اس پر بحث کرائیں اور یہ تمام مزارات آمدنی کے ذریعے ہیں اور آمدنی وہ جس پر کوئی ٹیکس نہیں۔

جناب سپیکر! ہم ease of doing business پر بات کرتے ہیں خدا کی قسم 30 سے 35 محکمے ہیں جو بزنس مینوں کے پیچھے پڑھے ہوئے ہیں۔ یہ اتنا بڑا بزنس ہے اور یہاں پر کوئی ٹیکس نہیں ہے۔ کوئی zero rated لگا دو لیکن ان کے احترام میں اس کی اجازت دیں، اس پر بحث کروائیں اور تمام مزارات سے اس سلسلے کو بند کروائیں۔ بہت شکریہ

جناب سپیکر: متعلقہ منسٹر صاحب!۔۔۔موجود نہیں ہیں تو اس تحریک التوائے کار کو pending کر لیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے آپ سے پہلے عرض کیا تھا کہ ایسے ہی ہو گا۔

جناب سپیکر: میرے خیال میں آپ پہلے پتا کر کے آئے تھے۔ اب اگلی تحریک التوائے کار نمبر 18/228 محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔ جی، محترمہ!

سابق حکومت کی ناقص پالیسی کی وجہ سے پنجاب کے سکولز مسائل کا شکار

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتی ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "آواز" کی اشاعت مورخہ 13۔دسمبر 2018 کی خبر کے مطابق پاکستان مسلم لیگ (ن) کے گزشتہ دس سالوں کی حکومت کے دوران اس کی تعلیمی اداروں میں بہتری کی پالیسیوں کے باوجود پنجاب کے 30 فیصد سکول بجلی، 80 فیصد صاف پانی سے محروم اور سکولز میں چالیس ہزار اساتذہ کی خالی اسامیاں ہیں اور سابقا حکومت کی ناقص پالیسیوں اور ناقص حکمت عملی کے باعث پنجاب بھر کے سکول مسائل کا شکار ہیں جبکہ 32 ہزار سکول سکیورٹی گارڈ، عملہ صفائی اور

سینکڑوں سکول فرنیچر سے بھی محروم ہیں۔ایسے محسوس ہوتا ہے کہ انہوں نے سکولز کی طرف کوئی توجہ نہیں دی اور تمام فنڈز من پسند ذاتی نمائشی منصوبوں پر خرچ کرتے رہے جس سے سکول ابتری کا شکار ہوئے۔ سینکڑوں تعلیمی ادارے سربراہان کے بغیر کام کر رہے ہیں اور لاکھوں بچے فرش پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرتے ہیں۔اس صورتحال سے پنجاب بھر میں طلباء وطالبات کے والدین ذہنی کرب میں مبتلا ہیں اور اپنے بچوں کے مستقبل کے بارے میں اضطراب کا شکار ہیں۔ انہوں نے موجودہ حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ شعبہ تعلیم کی بہتری کے لئے فوری اقدامات کئے جائیں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر:وزیر سکولز ایجوکیشن جناب مراد راس!۔۔۔موجود نہیں ہیں اس لئے اس تحریک التوائے کار کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

پوائنٹ آف آرڈر

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی،فرمائیں!

قائمہ کمیٹیاں تشکیل دے کر قانون سازی کرنے کا مطالبہ

سید حسن مرتضیٰ:جناب سپیکر! آج یہ جو Bills پیش ہو رہے ہیں۔میں نے پہلے بھی عرض کی تھی کہ جب یہ کمیٹی بنائی گئی تھی تو ایک مخصوص issue کے لئے بنائی گئی تھی۔اسمبلی کے اندر جو ہنگامہ ہوا اس کی رپورٹ کے لئے یہ کمیٹی بنائی گئی تھی اور اس میں ایک جملہ شامل کر دیا گیا تھا کہ اگر ہاؤس دیگر بھی کوئی بزنس ریفر کرے گا تو اسے یہ کمیٹی دیکھے گی۔ایک تو اس کمیٹی کا کوئی آئینی یا قانونی یا کوئی اخلاقی جواز نہیں بنتا کیونکہ اس میں آپ کے پورے ہاؤس کی نمائندگی نہیں ہے۔

(اس مرحلہ پر قائد ایوان ہاؤس میں تشریف لائے تو
معزز ممبران حزب اقتدار نے ڈیسک بجا کر ان کا استقبال کیا)
(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ بات کریں۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس میں مسلم لیگ(ن) کے شاید دو تین لوگ ہیں اور وہ بھی گورنمنٹ نے اپنے پاس سے ڈال دیئے حالانکہ اپوزیشن لیڈر سے وہ نام لئے جانے تھے لیکن نہیں لئے گئے اور پیپلز پارٹی کی بھی اس کمیٹی میں نمائندگی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! اس قانون سازی میں اتنی جلدی کی ہے؟ میری استدعا ہے کہ سٹینڈنگ کمیٹیز بنا کر ہاؤس مکمل کر لیا جائے پھر یہ bills ان سے consider کروا کر پاس کر لئے جائیں۔ آپ گورنمنٹ ہیں آپ نے تو ویسے بھی یہ پاس کر لینے ہیں تو اس غیر آئینی اور غیر قانونی طریقے سے by pass کر کے یہ بل پاس کرانے کی کیا جلدی ہے۔

جناب سپیکر! میں نے اس دن وزیر قانون سے گزارش کی تھی اور انہوں نے کہا تھا کہ ہم اسے دیکھ لیں گے لیکن دیکھا بھی نہیں اور آج پھر وہی کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ سے گزارش کروں گا کہ میں نے دیکھ لیا اور سید حسن مرتضیٰ کو سن بھی لیا ہے۔ اس میں تھوڑی سی غلط فہمی اور ابہام ہے۔ ابہام یہ ہے کہ جس طرح معزز ممبر حسن مرتضیٰ فرما رہے تھے کہ گورنمنٹ نے یہ کمیٹی بنائی ہے۔ گورنمنٹ نے یہ کمیٹی نہیں بنائی بلکہ آپ نے بنائی ہے۔ جناب سپیکر نے کمیٹی بنائی ہے اور جب یہ کمیٹی بنائی گئی تو باقاعدہ قواعد و ضوابط کے مطابق اس میں یہ طے شدہ تھا کہ کوئی بزنس بھی اس کمیٹی کو refer کیا جا سکتا ہے۔ جب اس کمیٹی کے اجلاس ہو رہے تھے تو اس میں اپوزیشن کی طرف سے باقاعدہ طور پر شرکت کی گئی، اپوزیشن سے input لی گئی اور باقاعدہ اپوزیشن اس سارے process میں مکمل شامل رہی۔ جس دن یہ بل اس کمیٹی کو refer ہو رہے تھے اس وقت بھی اپوزیشن موجود تھی لیکن اسے object نہیں کیا گیا جس دن یہ بل کمیٹی میں consideration کے لئے پیش ہوئے اس دن بھی اپوزیشن موجود تھی لیکن اعتراض نہیں کیا گیا۔

جناب سپیکر! جس دن یہ بل واپس آئے تو اس کے بعد اعتراض کیا گیا تو میں نے اپنی بساط کے مطابق پوری کوشش کی کہ میں یہ کہہ کر اپوزیشن ممبران کو مطمئن کر سکوں کہ you have been part of it یہ اس کی proceedings کا حصہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! اب جب سارے مراحل گزر چکے ہیں اور آج جب یہ بل پاس ہونے کے لئے آیا ہے تو میرے محترم بھائی، انتہائی seasoned parliamentarian سید حسن مرتضیٰ کہہ رہے ہیں کہ یہ بل کسی کمیٹی کے پاس واپس بھیج دیا جائے اور پھر دوبارہ سے اسے دیکھا جائے۔ اس میں کوئی غیر قانونی کام نہیں ہوا قواعد وضوابط کے مطابق کمیٹی بنائی گئی، قواعد وضوابط کے مطابق کمیٹی کو business refer کیا گیا، قواعد وضوابط کے مطابق کمیٹی نے اپنے اجلاس کئے۔

جناب سپیکر! اس میں اتنی بات ضرور تھی کہ اس وقت پاکستان پیپلزپارٹی سے نمائندگی نہیں تھی لیکن ہم نے اس وقت coopt کرنے کے لئے کہا تھا اور ہم نے باقاعدہ یہ فیصلہ کیا تھا کہ اگر پیپلزپارٹی کا کوئی دوست اس میں آنا چاہتا ہے تو ضرور تشریف لائیں اور وہ دوست آئے۔

جناب سپیکر! یہ بل باقاعدہ طور پر قواعد وضوابط کے مطابق تمام مراحل سے گزر چکے ہیں اس میں کوئی غیر آئینی یا غیر قانونی چیز نہیں ہے اس لئے میں آپ سے استدعا کروں گا کہ ان کو فوراً take up کیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اگر آپ مناسب سمجھیں تو میں عرض کرتا ہوں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ کمیٹی جناب سپیکر ہی بناتے ہیں لیکن یہ بھی ہماری روایات ہیں کہ ممبران کے نام پارلیمانی لیڈر ہی دیتے ہیں۔ وزیر قانون انتہائی قابل احترام ہیں سب کے ساتھ ان کا بڑا اچھا رویّہ رہا جب آپ قائد ایوان تھے وہ اس وقت بھی وزیر قانون تھے اور میں اس وقت بھی تھا انہوں نے ہمیشہ پیار ومحبت کی ہے لیکن یہاں پر بات ہے کہ ایک غلط کو ٹھیک کرنے کے لئے دوسرا غلط کیا جا رہا ہے۔ اگر بل واپس کئے گئے تو نعوذ باللہ کوئی ترقی رک نہیں جائے گی۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! شکریہ۔میں رولز آف پروسیجر کے سیکشن150 کی طرف جناب کی توجہ مبذول کرانا چاہوں گا کہ یہ آپ کو power دیتا ہے لیکن کسی بھی قسم کی کمیٹی بنے گی تو اس میں قائد حزب اختلاف کی consultation ضروری ہے۔

جناب سپیکر! اب کمیٹیاں بن جائیں گی تو یہ بل ان میں چلے جائیں گے لیکن ایک غلطی ہو گئی اور اگر ایک لاء غلط طریقے سے پاس ہو گیا تو یہ اس ہاؤس کا غلط precedent بن جائے گا۔ میں ویسے بھی استدعا کروں گا کہ وزیر قانون کو convince کرنے کے لئے بہت تھوڑا ٹائم ملا ہے۔

جناب سپیکر! ابھی جو گھریلو ملازمین کا بل آرہا ہے اگر اسے دوبارہ relevant سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیج دیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس ایوان کی عزت بڑھے گی۔

جناب سپیکر! آپ خود پڑھے لکھے ہیں وزیر قانون بہت اچھے ہیں اس میں ضد والی کوئی بات نہیں بلکہ اس میں تو رولز آف پروسیجر کی بات ہے ہم نے اس میں کوئی point scoring کر لینی ہے اور نہ ہی کوئی scoring والی بات ہے۔

جناب سپیکر: آپ کا پوائنٹ آگیا ہے۔ دیکھیں ہاؤس نے ایک کمیٹی بنائی تھی اور یہ کمیٹی بغیر کسی رولز آف پروسیجر کے تحت نہیں بنی، ہاؤس نے اس کمیٹی کی منظوری دی تھی اور ہاؤس کی کمیٹی نے اس پر کام کیا ہے جیسا کہ وزیر قانون نے کہا اس کمیٹی میں باقی پارٹیوں کے لوگ بھی شامل تھے۔ اب ایک exercise کرنے کے بعد بار بار اس طرح قانون سازی میں delay کرتے رہیں گے تو مناسب نہیں ہو گا۔اگر آج قانون سازی ہوتی ہے تو اس کا کریڈٹ اپوزیشن کو بھی اسی طرح جائے گا جس طرح حکومت کو جائے گا۔وزیر قانون! آپ اس میں مزید کچھ add کرنا چاہیں گے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں اس میں مزید دو چیزیں عرض کرنا چاہوں گا۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! اس میں پیپلز پارٹی کی نمائندگی ہونی چاہئے تھی۔

جناب سپیکر: Rule 187 composition and functions کے تحت سپیشل کمیٹی بنی تھی اس کے تحت سپیکر کو پورا اختیار ہے اور اس کے لئے ہاؤس میں باقاعدہ تحریک move ہوئی تھی اس کے بعد ہاؤس کی منظوری سے یہ کمیٹی بنی تھی۔ آگے اور بھی کافی چیزیں آرہی ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!جس طرح میں نے پہلے گزارش کی ہے کہ اپوزیشن سارے process کا حصہ رہی ہے آج بھی جب یہ بل پیش ہو رہا ہے تو سید حسن مرتضیٰ اور جناب محمد وارث شاد کی طرف سے ایک ترمیم بھی آئی ہوئی ہے۔ اگر انہیں کمیٹی کی constitution پر اعتراض تھا تو وہ اعتراض کرنا چاہئے تھا لیکن ساری legal formalities کو accept کرتے ہوئے legislation کے طور پر جب routine میں ایک ترمیم آتی ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے اور یہ ترمیم سید حسن مرتضیٰ اور جناب محمد وارث شاد نے دی ہوئی ہے جس کے تحت آپ فرما رہے ہیں کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کر دیا جائے لیکن آپ نے یہ کہیں نہیں کہا کہ جو سابقہ کمیٹی بنی تھی اس کی proceedings غلط ہیں ہم انہیں نہیں مانتے۔

جناب سپیکر! آپ نے کہا کہ کمیٹی نے جو recommend کر کے بھیجا ہے اسے سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے یہ one of the procedures ہے ان کی یہ ترمیم میرے ہاتھ میں ہے۔

جناب سپیکر:وزیر قانون!اس میں جو ترامیم آئی ہیں وہ جناب اختر حسین،رانا محمد طارق، جناب محمد مرزا جاوید،جناب محمد نعیم صفدر، ملک احمد سعید خان، ملک محمد احمد خان، شیخ علاؤالدین، رانا محمد اقبال خان، جناب محمد الیاس خان، جناب جاوید علاؤالدین ساجد، چودھری افتخار حسین چھچھر،جناب نور الامین وٹو اور جناب تنویر اسلم ملک کی طرف سے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں یہاں پر یہ بھی گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ جو سپیشل سلیکٹ کمیٹی propose کر رہے ہیں، معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو اعتراض تھا کہ پیپلز پارٹی کا اس کمیٹی میں نام نہیں ہے تو کیا اس کمیٹی میں گورنمنٹ کا نام ہے، کیا ہم اپنا بل اٹھا کر آپ کے حوالے کر دیں گے؟ آپ سلیکٹ کمیٹی کی composition دیکھ لیں کیا اس میں گورنمنٹ کا کوئی نمائندہ موجود ہے تو آپ یہ کیسے expect کرتے ہیں کہ گورنمنٹ کا بل ہے اور ہم وہ اٹھا کر آپ کی سلیکٹ کمیٹی کو دے دیں؟ ایسے نہیں ہوتا۔

جناب سپیکر! ہم نے باقاعدہ رولز کے مطابق اس بل کو اس کمیٹی سے clear کرایا ہے۔ میں آپ سے استدعا کروں گا کہ اسے take up کیا جائے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔ پیپلز پارٹی اس قانون سازی کا حصہ نہیں بن سکتی اس لئے میں احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کرتا ہوں۔

(اس مرحلہ پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ احتجاجاً ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

سرکاری کارروائی

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

MR SPEAKER: Now, we start the Government Busness. We take up the Punjab Right to Public Services Bill 2018. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون حق حصول سرکاری خدمات پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik,

Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر سید حسن مرتضیٰ ایوان سے واک آؤٹ کر گئے ہیں۔ میں آپ سے کہوں گا کہ ان کو باعزت طریقے سے ایوان میں واپس لانے کے لئے کسی کو بھجوا دیں۔

جناب سپیکر: میں وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور وزیر توانائی جناب محمد اختر سے کہوں گا کہ وہ جا کر سید حسن مرتضیٰ کو ایوان میں واپس لے کر آئیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
وزیر توانائی جناب محمد اختر ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

MR MUHAMMAD WARIS SHAD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din

8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo"

(اذانِ مغرب)

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: اب نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ کا وقفہ کیا جاتا ہے۔

(اس مرحلہ پر وقفہ برائے نماز مغرب کے لئے پندرہ منٹ
کے لئے اجلاس کی کارروائی ملتوی کی گئی)

(نماز کے وقفہ کے بعد جناب سپیکر
5بج کر55منٹ پر کرسیٔ صدارت پر متمکن ہوئے)

جناب سپیکر: Order in the House please.جی،جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!Punjab Right to Public Services Bill 2018پر میری عرض یہ ہے کہ پنجاب میں اتنے محکمے بن چکے ہیں۔ آپ زراعت یانہر کو ہی لے لیں اُن کے بے شمار محکمے بن چکے ہیں۔اگر آپ اُن کی establishmentدیکھیں تو پنجاب کے exchequer کو سب سے زیادہ ٹیکس ملازمین کرتے ہیں۔ایک طرف یہ ہوتا ہے کہ پنجاب میں کوئی ترقیاتی کام نہیں ہوسکتے دوسرا یہ کہ اُن ملازمین کو جائز طریقے سے تنخواہیں نہیں دی جاسکتیں۔جب ضرورت پیش آئی تو اُس وقت ترمیم لے آئے یا قانون بنالیتے ہیں۔

جناب سپیکر!اب اس میں جو کمیشن بنائیں گے اس پر میں نے غور سے دیکھا ہے کہ یہ سارا half cookedایکٹ ہے۔ میں پورے وثوق سے کہتا ہوں کہ میرے پیارے بھائی محترم جناب محمد بشارت راجانے بھی مکمل طور پر یہ قانون نہیں دیکھا کیونکہ اس میں ابھی تک بے شمار غلطیاں ہیں جو چیک ہونے والی ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہ نہیں کہتا کہ ہم نے جو Select Committee proposeکردی ہے اُس کو ہی یہ بل چلا جائے کیونکہ پچھلے ہمارے ادوار میں یہ روایت رہی ہے کہ اس قسم کے اعتراضات کے حوالے سے100 / 100بندوں سےinputلی گئی تھی۔

جناب سپیکر!میں یہاں پر وومن پروٹیکشن بل کا ذکر ضرور کرنا چاہوں گا کہ اس میں بے شمار ایسی باتیں تھیں جس پر جب brain stormingہوئی اُس کے بعد اس میں کئی چیزیں نکال کر اچھی قسم کا قانون بنایا گیا۔پبلک سروسز دینے کے لئے پبلک سروسز کمیشن بنایا جارہا ہے جبکہ پبلک سروس کی ابھی تک detailہی نہیں دی گئی۔

جناب سپیکر!میں سیکشن4پڑھوں گا جس میں آپ اندازہ لگالیں گے۔

"4.**Notification of public services and time limit.**-(1) The Government may by notification in the official Gazette, from time to time, specify any service to be a public service, for the purposes of this Act and also

specify, by a notification, the time limit within which such services shall be provided by the designated officer to the eligible persons."

جناب سپیکر! میں اس میں اتنا عرض کروں گا کہ ابھی تک بچہ پیدا نہیں ہوا اور ہم نے نام پہلے ہی تجویز کر لیا ہے۔ ابھی تک ہمیں یہ نہیں پتا کہ اس میں کون سی پبلک سروسز include ہوں گی اور کون سی نہیں ہوں گی؟ آپ جانتے ہیں کہ پبلک سروسز کے کتنے بے شمار محکمہ جات ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ میں ایک اور بات یہاں عرض کروں گا کہ جس طرح ہم پبلک سروس کے حوالے سے کہہ رہے ہیں کہ وہ شکایت کریں گے لیکن اس میں آگے جو پبلک سروس دینے والے ہیں اُن کی اپنی restrictions ہوتی ہیں۔ ایک بندہ کہتا ہے کہ اس جگہ سیوریج ڈال دو لیکن وہاں نہیں پڑ سکتا اسی طرح ایک بندہ کہتا ہے کہ مجھے اِدھر پرائمری سکول چاہئے لیکن وہاں پر نہیں ہو سکتا تو اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ یہ انتہائی مبہم قسم کا بل ہے۔

جناب سپیکر! میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ جناب محمد بشارت راجا خود ہی اس بل کو پڑھ لیں اور جناب محمد بشارت راجا کی سربراہی میں ہی کوئی اور کمیٹی بنا دیں جو کہ اس بل کو ایک دفعہ پھر دیکھے، چیک کرے اور پھر جا کر یہ بل پاس ہو۔

جناب سپیکر! اس بل کا مقصد کیا ہے؟ مقصد اچھا ہے اور میں appreciate کروں گا حکومت کو کہ اس کا مقصد اچھا ہے کہ لوگوں کو public services ملنی چاہئیں اور اس کا کوئی accountability process بھی ہونا چاہئے۔ ہر ڈیپارٹمنٹ میں لوگ سارا دن دفاتر میں بیٹھ کر گپیں لگا رہے ہوتے ہیں اور کوئی کام نہیں ہوتا تو میں یہ تجویز کروں گا کہ public dealing کے دفاتر میں ایک سسٹم بنائیں جس کے اندر رہ کر لوگوں کی ڈیوٹی لگائیں جن کا احتساب ہوتا رہے تاکہ وہ لوگ پبلک سروس دیں اور بجائے اس کے کہ آپ ایک علیحدہ کمیشن بنائیں اور الگ سے ایک اتھارٹی بنائیں تو اسی ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک سسٹم بنا دیں۔

جناب سپیکر! اس میں بڑی ridiculous چیزیں بھی ہیں جس میں ایک designated officer رکھا ہے جو well in time public service اگر کسی کو نہیں دے سکے گا تو اسے 25 ہزار روپے جرمانہ ہو گا۔ یہ کیا ہے؟ وہ نوکری کیا کرے گا اور اپنے بچوں کے لئے گھر پر کیا تنخواہ لے کر جائے گا؟ اگر designated officer کو in person responsible ٹھہرا رہے ہیں

اور کہتے ہیں کہ within time limit اگر تم کام نہیں کرو گے تو تمہیں 25ہزار روپے دینے پڑیں گے۔اگر ڈیپارٹمنٹ کوئی غلطی کرتا ہے تو appellant authority والے اس کو بڑا جرمانہ لگائیں تو it is again ridiculous کہ ایک ہزار روپے جرمانہ ہو گا۔اگر ڈیپارٹمنٹ within in time نہیں کرتا تو اس پر ایک ہزار روپے جرمانہ ہو گا اور ایک ایکسئن،ایک ایس ڈی او جس افسر کو designate کر دیا جائے تو اسے 25ہزار روپے جرمانہ ہو گا۔

جناب سپیکر!یہاں یہ بھی نہیں لکھا کہ designated officer کس گریڈ کا ہو گا بلکہ ایسے ہی designated officer لکھ دیا گیا ہے۔

جناب سپیکر!آپ کا تو یہ کام نہیں ہے کہ سارا بل دیکھیں لیکن میں request کروں گا کہ سارا بل آپ پڑھ لیں تو آپ خود کہیں گے کہ یہ بل کیا ہے جس کی سمجھ ہی نہیں آتی کہ یہ بل ہے کیا۔اب مجھے پتا ہے کہ یہ بل کیا ہے۔ہمارے پاس ایک صوفی صاحب آئے تھے جو اسی طرح کے بل لاتے تھے۔ہمارے پاس ایک صوفی صاحب تھے اور ماشاء اللہ آپ کے پاس بے شمار صوفی ہیں جن میں کوئی "انیل" آگیا ہے، کوئی "مسرت" آگیا ہے اور کوئی اور آگیا ہے تو پتا نہیں کتنے لوگ باہر سے آگئے ہیں تو ان کی ساری "مسرت" کو ہم کیسے پورا کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر!ایک litigation تھا جو ابھی سول کورٹ سے منگوالیں۔CPC کے تحت اختیارات دے دیئے کہ سول کورٹ کے اختیارات کے تحت جو اتھارٹی ہو گی وہ معاملہ سنے گی، کمیشن سول کورٹ کے CPC کے تحت case سنے گا اور وہ بندہ پہلے اپنی اتھارٹی کے پاس جائے گا یعنی designated officer کے پاس پھر وہ اپیل میں آخری اتھارٹی کے پاس جائے گا اور پھر وہ کمیشن میں جائے گا تو "خاک ہو جائیں گے ہم تم کو خبر ہونے تک" یہ ایک لامتناہی سلسلہ شروع ہو جائے گا کیونکہ پنجاب کے عوام کے تو پہلے کیسز ہی ختم نہیں ہو رہے۔

جناب سپیکر!میں صرف یہی عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ ضد والا کام نہیں ہے، ہم 12 کروڑ عوام کے مقدر کا سودا کر رہے ہیں اور ہم 12 کروڑ عوام کے لئے قوانین بنا رہے ہیں تو ہم اس مقصد کے لئے یہاں پر آئے ہیں اور ہم اس مقصد کے لئے یہاں بیٹھے ہیں لیکن یہ میں عرض کروں گا کہ یہ نہیں کہ یہ بل کسی طرف سے بن کر آجائے اور ہم یہاں ادھر بیٹھے ہیں جو اس پر انگوٹھا لگادیں کہ یہ بل کسی طرف سے آگیا ہے تو ہم اس پر انگوٹھا لگادیں۔

جناب سپیکر! میں صرف وزیر قانون سے اس بل سے متعلق عرض کروں گا کہ یہ بل کو دیکھیں کیونکہ یہ ایسے نہیں ہے کہ ہم اس بل کو ایسے ہی جانے دیں۔ مجھے پتا ہے کہ آپ پاس کروا سکتے ہیں اور جناب محمد بشارت راجا پاس کرواسکتے ہیں کیونکہ طاقت طاقت ہوتی ہے۔ جیسا کہ وزیر اعلیٰ کہتے تھے کہ طاقت تو طاقت ہوتی ہے اور میں کیا کر سکتا ہوں۔

جناب سپیکر! آپ bulldoze کر کے بھی یہ بل پاس کرواسکتے ہیں لیکن یہ بل میرا نہیں ہے بلکہ آپ کا بھی ہے اور اس سلسلے میں آپ دیکھیں اور سو بار دیکھیں کیونکہ ہم یہ قانون لوگوں کے لئے بنا رہے ہیں تو لوگوں کے مفاد کو ہم نے دیکھنا ہے۔

جناب سپیکر! ایک چیز اور عرض کر کے میں آپ سے اجازت لوں گا کہ آخر میں کمیشن کی constitution ہے تو اس بل کی Clause 16(4) ہے کہ:

> The other two Commissioners shall be appointed by the Government, in the following manner:
>
> (a) a former civil servant of BPS-20 or above, with proven integrity and intellect, who has demonstrated expertise in one or more of the following:
>
> (i) financial management and public administration

جناب سپیکر! چلو جی، یہاں تک قبول ہے لیکن آگے دیکھیں کہ آگے فرمایا ہے کہ:

> An eminent person, having a bachelor degree in the relevant field

جناب سپیکر! یہ کیا ہو گا، کون سا relevant field ہو گا اور کون اس کا تعین کرے گا۔ چاہے ایک PA کو اُٹھا کر لگا دیا جائے تو میں وزیر اعلیٰ کے پاس فائل لے کر جاؤں گا اور کہوں گا کہ یہ میرا بھائی ہے جس کا relevant تجربہ بھی ہے جو اس کے ساتھ لگا ہوا ہے تو مہربانی کریں اور میرے بھائی کو لگا دیں کیونکہ میں نے آپ کے لئے پتا نہیں کیا کیا کیا ہے، میں آپ کے لئے ستارے توڑ کر لایا تو میرے بھائی کو بھرتی کر لیں۔

(اس مرحلہ پر وزیر پبلک پراسیکیوشن چودھری ظہیر الدین اور
سید حسن مرتضیٰ ایوان میں تشریف لے آئے)

جناب سپیکر! ہم نے enactment کرنی ہے اور ہم نے مذاق نہیں بننا تو اگر کوئی چیز بنے گی تو بہت برا ہو گا اور وہ نہ صرف ہمارے لئے بلکہ پوری اسمبلی کے لئے مذاق بنے گی۔

جناب سپیکر! میں آپ کے توسط سے وزیر قانون سے ایک بار پھر عرض کروں گا کہ اس بل کو پھر دیکھیں، Select Committee پر اعتراض ہے تو یہ کوئی اپنی مرضی کی Select Committee بنالیں لیکن اس کو bulldoze نہ کریں۔ شکریہ

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! مجھے آپ نے حکم فرمایا تھا کہ میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کو منا کرلے آؤں تو آج یہ کافی tough ثابت ہوئے لیکن میری گزارشات پر انہوں نے ہاؤس میں تشریف لانے کا وعدہ کیا اور یہ تشریف لے آئے ہیں تو ان کی بہت مہربانی۔

جناب سپیکر! میں نے ان سے ایک چھوٹی سی بات commit کی ہے کہ بعد میں محترم وزیر قانون کے دفتر میں بیٹھ کر اپنی تجاویز دیں گے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ ہم سید حسن مرتضیٰ کو welcome کرتے ہیں۔ وزیر قانون! سید حسن مرتضیٰ کی جو بھی تجاویز ہیں ان کا ضرور دھیان رکھیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، ٹھیک ہے۔

سید حسن مرتضیٰ: جناب سپیکر! میرے ساتھ چودھری ظہیر الدین نے commitment یہ کی تھی کہ ہم آپ کے مؤقف کو تسلیم کرتے ہیں لیکن وہ شاید حکومتی بنچز پر بیٹھے ہیں، وہ بزرگ ہیں اور بڑے بھائی ہیں تو میں ان کا احترام کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ہم اس ہاؤس کو چلانا چاہتے ہیں اور قطعاً یہ نہیں چاہتے اور صرف یہ عرض ہے کہ جو چیز ہماری طرف سے آئے اگر وہ positive ہو تو اسے acknowledge کیا جائے اور اس کے علاوہ ہمارا کوئی مقصد نہیں ہے۔ ہمارا کوئی این آر او بھی نہیں ہے بلکہ ہم آپ پر یہ احسان فی سبیل اللہ کر رہے ہیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیرالدین): جناب سپیکر! میں معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ کا بہت مشکور ہوں کیونکہ یہ بہت مہربان ہیں اور آل رسول ہیں۔ انہوں نے مؤقف کے بارے میں فرمایا تو میں انہیں یقین دلاتا ہوں کہ ان کا درست مؤقف ہم ہمیشہ تسلیم کریں گے۔

جناب سپیکر: سید حسن مرتضیٰ بڑے جہاندیدہ اور سمجھدار ہیں اور ضرور ان کی suggestions کو serious لینا چاہئے۔ جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ یہ جو Public Services Bill ہے تو میں اپنی ترمیم کے مطابق صرف یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بل کو Select Committee کے پاس بھیجا جائے کیونکہ آپ نے جو technical طور پر کمیٹی کمیٹی کھیلا ہے۔

جناب سپیکر! جس میں بقول وزیر قانون کہ اپوزیشن کی نمائندگی موجود تھی لیکن اگر واقعی ہم پنجاب کے لوگوں کے لئے کوئی قانون بنانا چاہتے ہیں تو اس کے اندر عقل کُل اُس سائیڈ پر بیٹھے ہیں نہ عقل کل اس سائیڈ پر بیٹھے ہیں اگر مل کر brain storming کر کے کوئی اچھی رائے آسکتی ہے تو اُس کو incorporate ضرور کرنا چاہئے اس لئے میری گزارش ہے اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کیا جائے۔ میں سمجھتی ہوں کہ سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کرنے کی تین چار reasons ہیں۔

جناب سپیکر! اس حکومت کا عجیب کارنامہ یہ ہے کہ نااہلی اور ناکامی کی داستان جو پہلے دن سے پنجاب حکومت کے حوالے سے لکھی جانی شروع کی گئی تھی اُس میں بڑے طریقے سے اس بل کے ذریعے سے ایک segregation آج develop کی گئی۔

جناب سپیکر! میرا سوال یہ ہے کہ services provide کرنا حکومت پنجاب کا کام ہے، حکومت پنجاب کا مطلب خالی civil servants نہیں ہوتے، حکومت پنجاب کا مطلب وہ منسٹرز بھی ہیں جن کے حوالے وہ محکمے ہیں، حکومت پنجاب کا مطلب پارلیمنٹری سیکرٹریز بھی ہیں جن کے حوالے وہ محکمے ہیں، اب اس کے اوپر جو بُری چیز ہے جو آپ کسی کو services provide نہیں کر سکے۔ اُس کا خالی خمیازہ ایک آفسر کو آپ قربانی کا بکرا appoint کریں گے۔

جناب سپیکر! ہر ایک محکمے اور اتھارٹی کے اندر سے اُس کو آپ nominate کر دیں گے اُس کے بعد وہ جانے اور پبلک جانے ایسے ہو نہیں سکتا۔ ووٹ آپ عوام سے لے کر آئے ہیں، وعدے آپ نے لوگوں سے کئے ہیں اُن کے مطالبات کو پورا کرنے کے لئے اس لئے اب ممکن نہیں ہے کہ ناکامیاں آپ سول سرونٹ کے گلے میں ڈال دیں اور جو اچھا ہے اُس کا کریڈٹ آپ خود لینے کی کوشش کریں یہ پورا ایبل سول سرونٹس کو بدنام کر کے اپنی برائیاں اُن کے گلے ڈال کر خود فارغ ہونے کی کوشش ہے جس کی میں پُر زور مذمت کرتی ہوں اسی لئے سیاسی لوگوں کی باتیں، سیاسی لوگوں کے وعدے جو وہ کر کے آتے ہیں اُن وعدوں کا جوابدہ بھی خود اُن کو ہونا پڑتا ہے۔ اب جو اس بل کے اندر segregation develop کی گئی ہے وہ بہت ناجائز ہے۔

جناب سپیکر! دوسری بات جو میں کرنا چاہتی ہوں ایک سروسز کے حوالے سے میرا سب سے بڑا اختلاف یہ ہے کہ Constitution of Pakistan کے تحت جو سروسز حکومت کا میرے لئے provide کرنا اُن کا فرض ہے۔

جناب سپیکر! اب یہ آپ خود categorise کیسے کر لیں گے کہ میں آپ کو یہ سروسز دیتا ہوں پنجاب حکومت یہ سروسز دے گی باقی سب آپ بھول جائیں یہ کیسے ہوتا ہے، یہ کیا طریق کار ہے؟

جناب سپیکر! آپ نے اس بل کے اندر لکھا ہے کہ آپ کچھ سروسز notify کریں گے جو provide کرنے کے لئے اس کے ambit میں آئیں گی۔ یہ تو کوئی طریق کار نہیں، آپ نے مجھ سے وعدہ کیا ہے، آپ میری حکومت ہیں، آپ کا یہ فرض ہے کہ آپ میری تمام سروسز جتنی بھی سروسز ہیں جو مجھے as a citizen چاہئیں وہ سب آپ مجھے provide کریں۔

جناب سپیکر! اب اس کے اندر یہ ایک نیا طریقہ کہ چند جو ہیں وہ اے بی سی ڈی میں دے دوں گا باقی سب آپ بھول جائیں تو یہ بھی میں سمجھتی ہوں under the Constitution یہ violation ہے۔ مجھے میرے تمام جو حقوق ہیں اُن کی Constitution گارنٹی دیتا ہے اس کو enforce کرنا اس حکومت کا حق ہے اس لئے یہ کہنا کہ سروسز چند مل جائیں گی باقی بھول جائیں یہ ناممکن ہے۔

جناب سپیکر!دوسری بات اس کے اندرpolitical interferenceکی بو آتی ہے۔۔۔[**********](شوروغل)

جناب سپیکر!House in Orderکریں۔[**********]

جناب سپیکر: محترمہ !رولز کے تحت آپ صرف اس بل پر بولیں۔ آپ ادھر اُدھر کی باتیں نہ کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں نے ابھی اپنی بات کو پورا نہیں کیا۔۔۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ صرف بل پر بات کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر![**********]

جناب سپیکر: محترمہ! آپ صرف بل پر بات کریں۔

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر![**********] (شوروغل)

جناب سپیکر![**********]

جناب سپیکر: محترمہ! کاpoint of viewآگیا ہے آپ کا شکریہ اور کسی معزز ممبر نے بات کرنی ہے؟جی، محترمہ!

محترمہ عظمی زاہد بخاری: جناب سپیکر! مجھے بل پر بات کرنے دیں۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا مؤقف آگیا ہے آپ اگلی شق پر بول لیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر ! مجھے بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: جی، wind upکر لیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر صفحہ نمبر 484الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر !میں گزارش یہ کر رہی ہوں میں wind up ہی کر رہی ہوں۔اگر آپ مجھے بات کرنے دیں تو جو بھی حکومت آتی ہے حکومت کرنے کے لئے وہ اپنا manifesto دیتی ہے ،وہ اپنا نظریہ بتاتی ہے اور نظریہ بتانے سے پہلے اُس کی ایک background بھی ہوتی ہے۔[**********]

جناب سپیکر: اس بات کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر![******]

جناب سپیکر: محترمہ !اس بات کا اس بل سے کوئی تعلق نہیں۔جی، ملک محمد احمد خان!اب آپ بولیں ان کی بات کا بل سے کوئی تعلق نہیں ہے۔رولز کے تحت آپ نے بل کے حوالے سے specific رہنا ہے۔میں آپ کی یہ باتیں کارروائی سے حذف کر رہا ہوں۔محترمہ !میری بات سنیں میں نے کہہ دیا ہے کہ صرف بل پر specific بات ہونا تھی آپ نے دوسری جتنی بھی باتیں کیں ہیں وہ ہم نے کارروائی سے حذف کر دی ہیں۔اب ملک محمد احمد خان! آپ بولیں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!میں ایک گزارش کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر!جناب نے جب فرما دیا ملک محمد احمد خان کے ارشادات میں بھی وہی بات جیسا آپ نے کہا:

تو اِدھر اُدھر کی نہ بات کر
یہ بتا کہ قافلہ کیوں لُٹا

جناب سپیکر: محترمہ !اب آپ بیٹھ جائیں۔ملک محمد احمد خان! آپ اپنی بات شروع کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! محترمہ کو بات کرنے کی اجازت دے دیں۔

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! آپ آگے تشریف لے آئیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر ! مجھے بات کرنے کا موقع دیں۔

---

* بحکم جناب سپیکر الفاظ کارروائی سے حذف کئے گئے۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ہو گئی ہے، آپ کی بات ختم ہو گئی ہے۔ملک محمد احمد خان! آپ نے بات کرنی ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! House in order کریں۔

جناب سپیکر: جی، House in order ہے ۔ آپ اپنی سیٹ سے ہی بولیں ، آپ بات کریں محترمہ! اب آپ بیٹھیں۔

جناب محمد ارشد ملک: جناب سپیکر! محترمہ کو بات مکمل کر لینے دیں۔

جناب سپیکر: آپ کی اس میں ضرورت نہیں ہے آپ کو میں نے بات کرنے کی اجازت نہیں دی۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! شکریہ

جناب سپیکر: ملک محمد احمد خان! ماشاءاللہ آپ سارا کچھ جانتے ہیں آپ نے بل کے اوپر رہنا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے جو actually محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کہہ رہی تھی وہ تو اُس کی political reasoning پر بات کر رہی تھیں وہ تو بل کے خدوخال کے اندر ہی رہی تھیں۔ چلیں جیسے بھی ہے۔ اب گزارش یہ ہے کہ یہ جو بل ہے پبلک سروسز کے لئے کمیشن کی constitution۔

جناب سپیکر! اب اس میں پانچ بڑے important issues ہیں جو address کرنے ہیں وہ آپ کی مہربانی سے ہوں گے، حکومت کے serious conduct سے ہوں گے اور ہم assistance دیں گے۔ We are not here to oppose it کہ جس میں ہم نے صرف اس بنیاد پر oppose کرنا ہے کہ حکومت بل لے آئی ہے اور ہم oppose کریں گے۔ پہلے جو debate ہو رہی تھی and very pertinent and very important debate, that was کہ کمیٹی میں جب گیا due to some incident یہ روزمرہ چلنے والا ہاؤس ہے اس کے اندر واقعات کی بنیاد پر تعین کیا جاتا کہ بعض اوقات کچھ رولز violate ہو جاتے ہیں that is right کہ ہو جاتے ہیں لیکن اس ہاؤس کی functionality کے اندر یہ بھی ہے کہ وہ corrective measures لے سکتا ہے اور difficulties کو remove کر سکتا ہے۔ جناب کے آفس کے پاس

اور جناب کی چیئر کے پاس بے شمار اختیارات ہیں کہ ان چیزوں کو درست کر سکتے ہیں اسی نقطے کی بنیاد پر معزز ممبر سید حسن مرتضیٰ نے یہ بات اُٹھائی تھی کہconsultative processہے اور وہprocessیہ ہے جب کسی بھی کمیٹی کیproceedingsکے اندر یہ معاملہ جاتا ہے تو اُس میں ایکpoint of viewآتا ہے۔Public at largeکا اب نمائندگی کا حق حکومت کو بھی حاصل ہے اور عوام کی نمائندگی کا حقoppositionکو بھی ملا ہے۔یہ بل پنجاب کی عوام کے لئے ہے اُن کے اوپر اس بل کا نفاذ اور اطلاق ہونا ہے تو یہ ممکن نہیں ہے اس کیjurisdictional senseٹھیک نہیں ہو گی، اگر ایسیproceedingsمیں سے یہ بل نکل کر آجائے جس کے اندر پارٹی کےrepresentativeنہ بیٹھے ہوں، اس کی بنیادی وجہ یہ تھی۔

جناب سپیکر! اب ہم نے یہ اس بنیاد پرproposeکیا کہ اس بل کا ایک ایسےprocessمیں سے آنا جس میں اپوزیشنpartly or whollyاپنا نقطہ نظر کمیٹیproceedingsمیں نہیں دے سکی۔

جناب سپیکر! آپ ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں،You have to ensured themکہ وہ نقطہ نظر جو کمیٹیproceedingsمیں کسی بنیاد پرmissہو گیا اس کے لئےcorrective measureلینا بھی آپ کے اختیار میں ہے۔

جناب سپیکر! آپ اسbasic principleکوensureکروادیں کہ وہcorrective measureہو اور کیسے ہو؟ وزیر پراسیکیوشن نے بڑا اچھا کیا کہ جب پاکستان پیپلز پارٹی کے پارلیمانی لیڈر واک آؤٹ کر کے گئے تھے تو وہ ان کو منا کر لائے اور ہاؤس میں آکر یہ کہا کہ وزیر قانون کے ساتھ بیٹھ جائیں گے اورremoval of difficulties with your consent and orders.ہو سکتی ہے تو کسیstageپر بھی اسbasic errorکو درست کیا جانا مقصود ہے۔
Nothing more than that.

جناب سپیکر! دوسریsubmissionیہ ہے کہ ہماری گورنمنٹ کا ایکprocedureچلتا ہے جیسے اس ہاؤس کاprocedureہے وہ رولز آف پروسیجر کے تابع ہے۔گورنمنٹ کیfunctionality, certain functionsہیں کہ حکومت نے کیسے کام کرنا ہے، کس طرح کرنا ہے اور ہم کس نظام حکومت کے ذریعے یہاں پر موجود ہیں۔یہalready in black and

white لکھا ہوا ہے۔ یہ Law ایک double legislation کے مترادف ہو جائے گا وہ کس طرح سے؟ نمبر 1 جو آج Ministerial responsibility ہے وہ ہے کیا؟ وزیر صاحب ہاؤس کو جوابدہ ہوتے ہیں، آپ through the question hour Executive کو چیک کرتے ہیں اور آپ کے رولز آف پروسیجر یہ indicate کرتے ہیں، یہ Legislative Council 1900 میں abolish ہو گئی، آپ ایک نمائندہ ایوان ہیں۔

جناب سپیکر! اس کو نمائندہ ایوان کیوں کہا جاتا ہے کہ یہ پہلا اور پرائمری subject کیا address کرے گا، اپنے constituents کے problems کو address کرے گا۔ Across the political divide یہاں پر representation موجود ہے۔

جناب سپیکر! اگر میں وقفہ سوالات کے دوران ایک سوال کرتا ہوں یا میں توجہ دلاؤ نوٹس کے ذریعے لاء اینڈ آرڈر کی طرف آپ کی توجہ مبذول کرواتا ہوں یا میں تحریک التوائے کار لے کر آتا ہوں تو اس کا مقصد ہوتا ہے کہ:

> To check the Executive and to inform the Executive. Non-performance of the Executive and non-performance of the officials.

جناب سپیکر! اس کا قطعی طور پر اس کے علاوہ کوئی اور مقصد نہیں ہے اور پارلیمنٹ یا اسمبلی کی working کے اندر رولز آف پروسیجر نے اس کا تعین کر دیا۔ یہ legislation تو آپ دیکھیں کہ پہلے ہم وقفہ سوالات take up کرتے ہیں پھر ہم توجہ دلاؤ نوٹس take up کرتے ہیں پھر ہم اس کے بعد تحاریک التوائے کار اور قراردادیں take up کرتے ہیں۔ Last business جو گورنمنٹ کو permit کیا جاتا ہے کہ آپ legislation کے طور پر لے کر آجائیں۔ یہ اسمبلی کی proceedings میں سب اسمبلی تصور کی جاتی ہے اور اس کو کمیٹی proceedings بھی تصور کیا جاتا ہے۔

جناب سپیکر! Recently ایک سپریم کورٹ کی observation آئی ہے جو کہ ہم نے وزیر قانون کے گوش گزار کی ہے ہم نے ان کو بتایا ہے کہ pertinent ہے اور آپ کو اس پر غور کرنا چاہئے جو اٹھارہویں ترمیم پاس ہوئی ہے اس اٹھارہویں ترمیم میں the then government peoples party آج اٹھارہویں ترمیم کے کیس میں وہ وہیں پر پیش ہے اور

وہاں پر کورٹ نے یہ observe کیا اور ان کا argument یہ تھا کہ کمیٹی کی proceedings میں تمام political parties نے اس پر سیر حاصل بحث کر لی۔ جب سیر حاصل بحث کر لی تو ہاؤس کے اندر دوبارہ بحث کی ضرورت محسوس نہ کی گئی اور پارلیمانی لیڈر نے اس بات پر اتفاق رائے کیا کہ the Supreme Court said تو this 18th Amendment will go through آپ that this is amounting to vitiating the process of the Parliament. کسی ایک procedure کو fight نہیں کر سکتے، وہاں پر اپوزیشن، تمام جماعتیں، حکومتی ممبران کا نقطہ نظر اور اپنی رائے کے اظہار پر freedom of expression کے اعتبار سے کسی وجہ سے بھی کوئی پارٹی بھی اس رائے کو کنٹرول نہیں کر سکتی اور قدغن نہیں لگا سکتی تو اسی بنیاد پر this is my second submission کہ اگر آپ ایک کمیٹی proceedings میں ایک corrective measure کر دیں گے تو this should be in the interest of public and in the interest of the House. Secondly, یہ جو رولز ہیں یہ رولز اس بات کا تعین کرتے ہیں کہ حکومت یا سرکار کیسے چلنی ہے؟ اب اس کو سرکار کیوں کہا جاتا ہے؟ ہم تو political لوگ یہ تصور کرتے ہیں کہ جب آپ کو mandate مل گیا، یہ آپ کی responsibility بن گئی آپ کے پاس ڈیپارٹمنٹس ہیں،

Mr Speaker! Minister for Fisheries is incharge for Fisheries Department and if there is a public complaint that complaint should go to the Minister and it is one of his Ministerial responsibilities to address that complaint.

جناب سپیکر! اگر آج ہم ایک parallel structure create کر دیں گے تو this will somehow یہ میری intuition ہے اور میری feeling ہے کہ یہ functionality of the department collapse کر دے گی۔

Mr Speaker! I want to be on record otherwise I want that the services should be delivered to people within specified time.

جناب سپیکر! اس کے لئے Ministerial responsibility کا structure موجود ہے political structure کو کسی طور پر damage مت کریں آپ اس کے کسٹوڈین بنیں،

Mr Speaker! Protect this, allow the Ministers to reply in the parliament. Don't make parallel commissions by which this parliament will collapse on its own force. (Applause)

جناب سپیکر! تیسرے count 6.6 پر میری آپ سے یہ بھی submission ہو گی کہ اس کا تحفظ بھی آپ نے کرنا ہے۔

جناب سپیکر! Fourthly اگر آج یہ تصور کر لیا جائے کہ کمیشن constitute ہو گا تو divorced laws نہیں بنتے، divorced laws basically، مجھے اور آپ کو پتا ہے ہم ایک rural background کو represent کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں نے دیکھا ہے کہ registration of FIR میں کتنی malpractice ہوتی ہے، میں نے دیکھا ہے کہ اس کے اندر کس حد تک wrong nominations ہوتی ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ applicant law سے familiar نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں نے دیکھا ہے کہ اس کی بنیاد پر litigation کا بوجھ بہت بڑھ جائے گا اس کے ساتھ گورنمنٹ کی working collapse ہو جائے گی۔

Mr Speaker! This will do no good to the government rather it will create another stigma which will jeopardize the working of the government.

جناب سپیکر! میری آپ سے یہ درخواست ہو گی کہ آپ کو اسے reconsider کرنا چاہئے۔ اگر آپ چاہتے ہیں کہ delivery ہو، پبلک سروس ہو تو let's make the Ministers on foot, let them give good charge of the department. They should implement their vision باہر لے کر نکلیں، فیلڈ میں جائیں، ڈیپارٹمنٹ کو دیکھیں، ریونیو کو دیکھیں، لاء اینڈ آرڈر کو دیکھیں، ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن کو دیکھیں، کس نے روک رکھا ہے؟ یہ نظام موجود ہے۔ This will in fact cripple the working of those officers جن کے خلاف آپ یہ کرنا چاہتے ہیں۔

جناب سپیکر! میں تو اپنے ماحول کو جانتا ہوں یہ leg piece of legislation is divorced from my reasoning, my local reasons میں یہاں پر بیٹھ کر west

کے laws کو سیدھی طرح سے لا کر implement نہیں کر سکتا۔ مجھے یہاں کی ground realities کو ساتھ لے کر چلنا ہو گا۔

جناب سپیکر! آخر میں میری اس میں submission ہے کیونکہ we have agreed with the Law Minister کہ ہم کچھ pertinent points پر debate میں جائیں گے۔ ہم چاہتے ہیں کہ ہم meaningful intersection کریں اور ہماری intersection meaningful ہو۔

Mr Speaker! We don't want to embarrass the government. We will assist the government on every point.

جناب سپیکر! جہاں پر embarrassment کی بات ہو گی وہ تو آپ کو نظر آتی جائے گی but legislation is a very serious business. جہاں پر ہم بات کریں گے آپ کے نوٹس میں لاتے جائیں گے۔

جناب سپیکر! میری حکومتی بنچوں سے درخواست ہو گی اور میں نے یہاں پر میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید کو پوری پوری governance کا پوسٹ مارٹم کرتے دیکھا ہے، انہی Bills کی ترمیم کے اندر ایک ایک گھنٹہ اور دو دو گھنٹے تقریر کرتے سنتا تھا لیکن ٹریژری بنچوں کے ممبران نے بیچ میں کبھی object نہیں کیا تھا، یہ propriety demands ہیں۔

Mr Speaker! If I want to speak from my heart out, allow me to speak. Nobody is Holy Cow. If I want to speak against the Prime Minister.

جناب سپیکر! مجھے ایک کرسی کا احترام کرنا ہے اور وہ جناب کی کرسی ہے۔ آپ کوئی حکم پاس کر دیں، مجھے کہہ دیں Make me a women from a man I will obey it. کیونکہ آپ کی کرسی کا یہ احترام ہے لیکن you can't restrict me to speak out my opinions. Allow how to speak, allow anybody to speak out, have a good heart to listen and patience پیدا کریں، ہم نے تین سال گالیاں سنی ہیں، مطلب آپ تھوڑی تو اجازت دیں کہ ہم بات کر سکیں on this note کیونکہ ابھی اور ترامیم ہیں اور اب میں repetition پر بھی نہیں جانا چاہتا اور آپ کا وقت بھی بچانا چاہتا ہوں۔ بہت شکریہ

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! گزارش ہے کہ اس میں تو بہتر یہ ہوتا کہ یہ قانون Select Committee کو بھیج دیا جاتا۔ تمام پارلیمانی پارٹیوں کی اس میں representation ہوتی، تمام کا opinion آجاتا اور due deliberation or meaningful deliberation کے بعد ایک قانون پاس کیا جاتا اور جو بھی کام deliberation سے کیا جائے وہ اس کام سے بہتر ہوتا ہے جو اس طریقے سے bulldoze کر کے کیا جائے۔ یہ ایک ambiguous law ہے اس میں کوئی clarity نہیں ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلا ضروری characteristic کسی بھی قانون کا یہ ہوتا ہے کہ وہ clear and precise ہو، اس کی implementation آسان ہو اور وہ آسانی سے لوگوں کی سمجھ میں آئے۔ اس قانون کو دیکھ کر کوئی باشعور شخص سمجھ نہیں سکتا کہ یہ قانون کس چیز کے بارے میں ہے۔ اس کا core objective یا subject matter کیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ The Punjab Right to Public Services Bill 2018 یعنی کہ یہ پبلک سروسز کے بارے میں ہے اور یہ کون سی پبلک سروس کے بارے میں ہے اس بارے میں اس پورے قانون میں ایک لفظ بھی شامل نہیں کیا گیا۔ یہ کیونکہ گورنمنٹ کی performance کو چیک کرنے کے لئے ہے، یہ بڑی خطرناک بات ہے کہ گورنمنٹ کی طرف سے کون سی سروسز پر چیک لگایا جائے گا اور کون سی سروسز پر یہ چیک نہیں لگایا جائے گا اور اس کا اختیار بھی اپنے پاس رکھ دیا ہے۔

جناب سپیکر! اس میں لکھا ہے کہ گورنمنٹ notify کرے گی کہ وہ کون سی سروسز ہیں جو اس بل کے تحت جب وہ ایکٹ بن جائے گا تو وہ پیش کی جائیں گی اور کون سی چیزیں پیش نہیں کی جائیں گی۔

جناب سپیکر!گزارش یہ ہے کہ جب آپ گورنمنٹ اور اس کی سروس ڈلیوری کو accountable کررہے ہیں تو کم از کم یہ مہربانی تو کردیتے اور اس میں لکھ دیتے کہ وہ کون سی سروسز ہیں۔یہ ویسے بھی حکومت وقت کے ایجنڈے سے contradictory ہے کیونکہ حکومت وقت کی جو performance ہے اس نے تو عوام سے یوٹیلٹی سروسز تک چھین لی ہیں۔جو سروسز لوکل باڈیز نے provide کرنی ہیں وہ تک چھین لی ہیں ان کو ٹینڈر پاس کرنے کی اجازت نہیں ہے۔ اس بل میں کوئی clarity نہیں ہے یہ ہمیں بتادیں کہ یہ سروسز صوبائی حکومت نے provide کرنی ہیں یا لوکل گورنمنٹ نے کرنی ہیں لیکن اس کا سارا بوجھ سرکاری افسروں پر ڈال دیا گیا ہے وہ سرکاری افسر جو اس وقت بھی ملک میں موجودہ سیاسی حالات اور سیاسی uncertainty کی وجہ سے perform نہیں کر پا رہے۔ان پر بغیر دیکھے ایک اور بوجھ ڈال دیا گیا ہے کہ کون سی services ہوں گی اور کتنے وقت میں provide کرنی ہیں؟

جناب سپیکر!کیا ان کا اس وقت میں provide کرنا practical اور possible ہے؟ لیکن ان سب چیزوں کو مدنظر رکھے بغیر ایک ایسا قانون پاس کیا جارہا ہے۔قوانین کی کتابیں بھری پڑی ہیں لیکن قانون وہ پاس ہونا چاہئے جس کی implementation بھی ہوسکے۔آپ اس قانون کو کس طرح implement کرائیں گے؟جس شخص کو service نہیں مل رہی اسے پتا ہی نہیں ہے کہ اس ایکٹ کے تحت اس کے کیا حقوق ہیں وہ کدھر جاکر درخواست جمع کرائے گا؟

جناب سپیکر!میری گزارش ہے کہ اس لاء کو سلیکٹ کمیٹی کے پاس بھیجا جائے چونکہ اس میں بے تحاشا ambiguities ہیں انہیں clear کیا جائے تمام جماعتیں بیٹھ کر یہ define کرلیں کہ وہ کون سی services ہیں جن کے تحت complaint جمع کرائی جاسکتی ہے۔اس کے علاوہ جو definitions دی گئی ہیں ان پر debate ہوجائے کہ fine کتنا ہونا چاہئے اور سب سے ضروری بات یہ ہے کہ جو وزراء کا بوجھ ہے،جو ایگزیکٹو کا بوجھ ہے اور جو آپ کی کیبنٹ کا بوجھ ہے وہ سارا اٹھا کر افسروں پر ڈال رہے ہیں۔افسروں نے تو وہی پالیسی implement کرنی ہے جو سرکار نے دینی ہے اور آج کل سرکار کی پالیسی یہی ہے کہ لوکل باڈیز کو مفلوج کردیا جائے۔

جناب سپیکر! میں جانتا ہوں کہ گیس اور بجلی صوبائی معاملات نہیں بلکہ فیڈرل گورنمنٹ کےissues ہیں لیکن آپ کو، مجھے اور اس ایوان میں بیٹھے ہر شخص کو یہاں پر عوام نے اس لئے بھیجا ہے تاکہ ہم ان کی آواز اٹھا سکیں۔ جب ہم پہلے ہیservices provide نہیں کر پا رہے تو ہم یہ نئے قوانین کیوں پاس کر رہے ہیں؟ جن کا سر ہے نہ پیر، نہ اس میںdefinitions ہیں، نہ ہی اس میں عوام کوclear cut حقوق دیئے گئے ہیں۔

جناب سپیکر! آپ سے آخری گزارش ہے کہ اسے سلیکٹ کمیٹی میں بھیج کر اس پرdue deliberation کے بعد ایک اچھا، مؤثر اور پائیدار مسودہ تیار کیا جائے۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ گزارش ہے کہ اپوزیشن ممبران نے یہ اعتراض کیا ہے کہ اس بل کو سلیکٹ کمیٹی کے سامنے پیش کیا جائے۔

جناب سپیکر! میرا استدلال یہ ہے کہ اس پرalready سپیشل کمیٹی اپنے اجلاسوں میں غور وخوض کر چکی ہے اس لئے اس بل کو اس وقت سلیکٹ کمیٹی کے سپرد کرنے سے مزید کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔

جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ میرے بھائیوں نے جن خیالات کا اظہار کیا خاص طور پر معزز ممبر جناب محمد وارث شاد نے فرمایا تھا کہ میں نے بل پڑھا ہی نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں ان سے عرض کروں گا کہ ذرا آپ اسے تھوڑا غور سے پڑھ لیں تو شاید آپ کو یہ سب کچھ کہنے کی ضرورت ہی نہ پڑتی اور محترمہ نے جو بھی فرمایا لیکن میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ یہ بل ہماری جماعت اور ہماری قیادت کا وژنimplement کرنے کے لئے ہے اور ہم ایک منتخب وزیر اعظم پاکستان جناب عمران خان کے وژن کوimplement کرنے جا رہے ہیں۔ (نعرہائے تحسین)

جناب سپیکر! جناب عمران خان وہ منتخب وزیر اعظم ہیں جن کو آپ کی جماعت نے قومی اسمبلی میں قائد ایوان تسلیم کیا اور ان کے تحت آج قائد حزب اختلاف آپ بنے ہوئے ہیں۔ یہ وہی ہیں جن کو آپselected فرما رہی تھیں وہelected ہیں اور جن کے الیکشن کو آپ نے تسلیم کیا ہے اور آج آپ قائد حزب اختلاف کا عہدہ لے کر بیٹھے ہوئے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! ہمیں بات کرتے ہوئے اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ ہم کیا بات کر رہے ہیں؟ میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ہمیں اس بل کی ضرورت کیوں پڑی؟ یہ بل services کا ہے، الیکشن کے دوران ہماری جماعت کی یہ commitment تھی کہ ہم نے لوگوں کے لئے سہولت پیدا کرنی ہے اور جو ماضی میں ہوتا رہا ہے اس کے برعکس ہم نے اس کرپشن کو ختم کرنا ہے۔

جناب سپیکر! اس معزز ایوان میں کون سا ایسا ایک ممبر ہے جو کھڑا ہو کر مجھے بتا دے کہ وہ پٹواری کے پاس فرد لینے کے لئے جاتا ہے تو پٹواری بغیر پیسے لئے ہوئے پچھلے دس سال اسے فرد دیتا رہا ہے؟

جناب سپیکر! میں انتہائی معذرت کے ساتھ عرض کرنا چاہتا ہوں اور اس معزز ایوان میں on oath یہ کہنا چاہتا ہوں کہ گزشتہ دور میں مجھ سے میرے حلقے کے پٹواری نے ایک فرد کے لئے پانچ لاکھ روپیہ طلب کیا۔ اگر آپ میں سے کوئی شخص اس کو oppose کرتا ہے تو میں affidavit دیتا ہوں اور ان بندوں کے نام بتاتا ہوں آپ سپیشل کمیٹی بنائیں انہیں لائیں اور یہ ثابت ہو گا کہ اس نے مجھ سے پانچ لاکھ روپیہ مانگا۔ (شیم شیم کے نعرے)

جناب سپیکر! کون سا شخص اس بات سے انکار کر سکتا ہے کہ آپ ڈرائیونگ لائسنس کے لئے apply کرتے ہیں لیکن آپ کو ڈرائیونگ لائسنس نہیں ملتا، وہ شکایت لے کر کہاں جائے؟ ایک عام آدمی کے پاس کوئی راستہ نہیں ہوتا کہ وہ پیسے دے کر ڈرائیونگ لائسنس لے لے۔ ایف آئی آر درج کرانے کے لئے جاتے ہیں آپ میں سے کون سا شخص اس بات کی گارنٹی دیتا ہے کہ وہ تھانے میں جائے اور اس کی ایف آئی آر درج ہو جائے۔

جناب سپیکر! آپ نے دس سال ان چیزوں کو برداشت کیا، آپ نے پٹواری کی کرپشن کو برداشت کیا، آپ نے ایس ایچ او کی کرپشن کو برداشت کیا، آپ نے اداروں کی کرپشن کو برداشت کیا لیکن آج پاکستان تحریک انصاف کی گورنمنٹ کرپشن فری کلچر کی طرف جا رہی ہے تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟ اگر ہم کرپشن فری کلچر کی طرف جا رہے ہیں تو اس میں آپ کو کیا اعتراض ہے؟

جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: اب نہیں۔ آپ کو پوری اجازت دی ہے۔ اس طرح نہیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں کہا گیا کہ ان کی قیادت نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے۔ ہم مانتے ہیں کہ ہم نے لوگوں کے ساتھ وعدے کئے ہیں اور ہم نے ان وعدوں کو پورا کرنا ہے اور ان وعدوں کو اس طرح پورا کرنا ہے کہ ہم نے عوام کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! This is no way. مجھے بات کرنے دی جائے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کو پورا ٹائم دیا ہے۔ آپ اس طرح نہ کریں۔ آپ بیٹھ جائیں آپ کی مہربانی۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا تھا کہ ہم نے عوام کے لئے آسانیاں پیدا کرنی ہیں۔ یہاں کہا گیا کہ وہ کون کون سے محکمے ہیں جن کے لئے یہ کمیشن بنے گا۔ اس میں باقاعدہ لکھا گیا ہے کہ جس کو گورنمنٹ notify کرے گی وہی محکمہ اس کے ماتحت آئے گا۔ محترمہ نے فرمایا کہ بچہ پیدا نہیں ہوا اور نام پہلے رکھ دیا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ۔۔۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! یہ تو میں نے کہا تھا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! چلیں آپ نے کہا تو یہ نیک نامی آپ کے کھاتے میں ہے۔ گزارش ہے کہ پہلے بل بنے گا، قانون بنے گا تو آگے اس کی تشریح بھی کی جائے گی اور اس کے بعد اس کے ambit میں محکمے بھی آ جائیں گے۔ ہمیں مرحلہ وار چلنا پڑتا ہے۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! جب یہ قانون بن جائے اور اگر کوئی محکمہ رہ جائے تو اس کو بھی notify کرنے سے پہلے شامل کر لیا جائے یعنی اس کا نوٹیفکیشن جاری کرنے سے پہلے حزب اختلاف کی طرف سے تجویز کئے گئے محکمہ کو بھی اس میں شامل کر لیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل ہو گی اور معزز ممبران حزب اختلاف جو محکمہ کہیں گے وہ اس میں شامل کر لیں گے یعنی نوٹیفکیشن میں ان کی طرف سے دیئے گئے محکمہ کو بھی شامل کر لیا جائے گا۔

جناب سپیکر: میرا خیال ہے کہ اس سے بہتری آئے گی اور ہم چاہتے ہیں کہ قانون سازی میں حزب اختلاف participate کرے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! معزز ممبران حزب اختلاف کو ہم سے بہتر علم ہے کہ کس کس محکمہ میں کرپشن ہو رہی ہے۔ یہ جس محکمہ سے کرپشن ختم کروانا چاہیں گے ہم اس کو notify کر دیں گے۔ ہم تھانہ اور پٹواری کلچر کو ختم کرنے کے لئے یہ قانون لا رہے ہیں تاکہ کم از کم ایک آدمی کو علم ہو کہ اگر اس کا کوئی مسئلہ ایک جگہ سے حل نہیں ہو سکا تو اس کے پاس دوسرا option موجود ہو۔

جناب سپیکر! معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے سپریم کورٹ سے متعلق فرمایا تو میں نے ان سے یہی گزارش کی تھی کہ سپریم کورٹ کی observation اٹھارہویں ترمیم سے متعلق تھی اور وہ اس وقت ہاؤس میں زیر بحث نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آج معزز ممبران حزب اختلاف نے تقاریر کیں، اپنی تجاویز دیں اور اب میں ان کے جواب میں بات کر رہا ہوں تو یہی بحث ہے۔ معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے درست فرمایا ہے کہ انہوں نے میرے ساتھ یہ طے کیا تھا کہ ہم نے first reading پر بات نہیں کرنی اگر انہوں نے اپنی کوئی ترمیم دی ہوئی ہے تو وہ اپنی ترمیم پیش کریں گے اور پھر اسی پر بات کریں گے۔

جناب سپیکر! میں نے انہیں کہا تھا کہ گورنمنٹ کی طرف سے آپ پر کوئی قدغن نہیں ہو گی یعنی آپ جتنا بولنا چاہیں بولیں لہٰذا جو معزز ممبران حزب اختلاف بات کرنا چاہتے تھے انہوں نے بات کی ہے، آپ نے انہیں موقع دیا ہے اور پھر آخر میں آپ نے پوچھا کہ مزید کوئی معزز ممبر بات کرنا چاہتا ہے؟ انہوں نے کہا کہ نہیں۔

جناب سپیکر! اب یہ part of the proceeding بن چکا ہے کہ ہم نے اس پر سیر حاصل بحث کی ہے اور جب معزز ممبران حزب اختلاف کی تسلّی ہو گئی تو پھر ہم نے proceeding کو ختم کیا ہے اس لئے میری استدعا ہے کہ اب اس کو منظوری کے لئے up take کیا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019."

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar.
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Mohammad Iqbal Khan
9. Mr. Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo-ud-Din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor-ul-Amin Wattoo

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once. "

(The motion was carried.)

CLAUSES 3 TO 15

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clauses 3 to 15 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 3 to 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan, and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BOKHARI: Mr Speaker! I move:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں کوشش کروں گی کہ ملک محمد احمد خان جیسی اچھی اچھی باتیں کر سکوں۔ میں نے اپنی ترمیم میں کہا ہے کہ BPS-21 کی جگہ BPS-20 کیا جائے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اگر آپ ریکارڈ نکلوا کر دیکھیں تو آپ کو علم ہو گا کہ mostly BPS-21 کا آفیسر پنجاب کے اندر appoint نہیں ہوتا۔ BPS-21 کا آفیسر اتنا frequently available نہیں ہوتا جس کے ذمے آپ یہ ذمہ داری لگانا چاہتے ہیں اسی لئے میں سمجھتی ہوں کہ جب وہ available نہیں ہو گا، جب آپ کے پاس BPS-21 کے آفیسرز موجود ہی نہیں ہوتے تو اس کو یہ ذمہ داری دینا بالکل ایک futile exercise ہے۔

جناب سپیکر! میں اس کے ساتھ یہ بھی کہنا چاہتی ہوں کہ آفیسرز کے کام کرنے کے اندر political interference نہیں ہونی چاہئے۔ جب ان سے یہ کہا جائے کہ جو کام کرے گا وہی رہے گا اور جو کام نہیں کرے گا وہ چلا جائے گا تو یہ بالکل نامناسب ہے۔ ابھی وزیر قانون نے دو تین باتیں کہی ہیں۔

جناب سپیکر! انہوں نے کہا کہ ان کے وزیراعظم کا یہ وژن ہے۔ جب ان کو selected وزیراعظم کہا گیا تھا تو اس پر انہوں نے خود ڈیسک بجایا تھا۔ وزیر قانون جس سہولت کی بات کر رہے ہیں بالکل وہ سہولت ملنی چاہئے اس میں کوئی دوسری رائے نہیں۔ مجھے اس پورے بل کے اندر دکھا دیں کہ کہیں پر corruption and corrupt practices کے حوالے سے ان کے وژن کا کوئی ایک لفظ موجود ہے؟ انہوں نے یہ سوچا کہ ہم پنجاب کے عوام کو تین چار لولی پاپ دیں گے یعنی جو ہم notify کر دیں گے وہ services عوام کو ملیں گی باقی پر انا اللہ پڑھ لیں۔

جناب سپیکر!میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ وہ آفیسر جن کے ذمے آپ یہ ذمہ داری لگانا چاہتے ہیںavailableنہیں ہوں گے۔

جناب سپیکر!دوسرا ان کیappointment and removalکے اُوپر بھی بہت سارے اعتراضات ہیں یعنیappointیہ خود کریں گے اورremoveبھی یہ خود ہی کریں گے۔ صوبہ خیبرپختونخوا میں احتساب کمیشن کے ساتھ جو کچھ ہوا وہ بھی ہم سب نے دیکھا ہے۔یقیناً ہر ایک سیاسی پارٹی کا وژن ہوتا ہے جس کو وہ اپنے دور حکومت میںimplementکرتے ہیں۔

جناب سپیکر!میں یہی تو پوچھنا چاہتی ہوں کہ اپنی نالائقی اور ناکامی دوسروں کے کندھوں پر ڈالنا کون سا وژن ہے؟یہ کیسا وژن ہے کہ غلطی تو آپ کے منسٹر کریں،incompetentتو آپ کے منسٹر ہوں، محکمہ آپ سے چل نہ سکے،پالیسی آپ کو بنانی نہ آتی ہو اور قربانی کا بکرا متعلقہ محکمہ کے آفیسر کو بنا دیا جائے۔

جناب سپیکر!میرا دوسرا بڑاimportant and pertinentسوال یہ ہے کہ محکمہ کے وزیر صاحب اور سیکرٹری مل کر محکمہ چلاتے ہیں اگر کسی محکمہ کے سیکرٹری نے کوئی چیزmoveکی، اس نے بجٹ کے بارے میں یا کوئی اور سمریmoveکی اور وہ وزیر صاحب کی میز پرpending پڑی رہے تو پھر مجھے بتائیں کہ اس کی سزا محکمہ کے سیکرٹری کو دی جائے یا منسٹر صاحب کو ملنی چاہیے؟ اگر یہ وژن ہے کہ نالائقی دوسروں پر ڈالتے جاؤ تو پھر یہ وژن نہیں ہے بلکہ یہ تو تسلیم کرنا ہے کہ ہم اس قابل نہیں، ہمcompetentنہیں اس لئے ہماری نالائقی پر صرف نظر کیا جائے اور کسی دوسرے کو اس کا ذمہ دار ٹھہرا دیا جائے۔

جناب سپیکر!منسٹر صاحب نے کرپشن کے حوالے سے بات کی ہے۔وہ خود وزیر قانون ہیں لہٰذا انہیںcategoricallyان پٹواریوں کا نام لے کر بات کرنی چاہیے۔۔۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری:جناب سپیکر!مجھے اپنی بات تو پوری کر لینے دیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!میں پوائنٹ آف آرڈر پر ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس وقت محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری اپنی ترمیم پر بات کر رہی ہیں۔ انہوں نے جو ترمیم دی ہے اس میں کہا گیا ہے کہ:

That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted.

جناب سپیکر! میں نے اس کی مخالفت کی ہے۔ اب محترمہ جو گفتگو فرما رہی ہیں کیا یہ BPS-21 کے افسر سے متعلق ہے یا وہ بل پر overall بحث فرما رہی ہیں؟

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ معزز ممبر اپنے آپ کو specifically اپنی ترمیم تک محدود رکھیں۔

جناب سپیکر: محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری! آپ specific رہ کر بات کریں۔ آپ اپنی ترمیم تک محدود رہیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں جب پہلے بات کر رہی تھی تو مجھے اپنی بات پوری کرنے کا موقع نہیں دیا گیا۔ آپ ہمارے رولز آف پروسیجر کی کتاب نکال کر دیکھیں۔۔۔

(اذانِ عشاء)

جناب سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ ہم دس سال اس ہاؤس میں رہے ہیں۔ میں نے کوشش کی ہے شاید میں اتنا رولز آف پروسیجر نہ پڑھ سکی ہوں لیکن میں نے جو ترمیم پیش کی ہے تو میں اس کے purview میں ہی بات کر رہی ہوں اور یہ میرا حق ہے کہ جو میں کہنا چاہتی ہوں وہ سننا as custodian آپ کا فرض ہے۔ میرا حق ہے کہ میں وہ کہوں چاہے کسی کو اچھا لگے یا نہ لگے وہ الگ بات ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ 21 گریڈ کا آفیسر جو available نہیں ہے جس نے آ کر باقی آفیسرز کی نگرانی کرنی ہے اور ان کی problem یہ ہے کہ ان کے اوپر آپ اپنے سیاسی لوگوں کی نااہلی ڈال رہے ہیں تو یہ connected ہوتا ہے۔

جناب سپیکر! میں wind up کرتے ہوئے یہ کہنا چاہتی ہوں کہ جو corruption free ہونے کی بات کی گئی ہے۔ اس میں کہیں بھی کسی ایک clause میں یہ جو BPS-21 کا آفیسر لگائیں گے اور اس کے نیچے جو کمیشن بنائیں گے تو یہ پھر نوکری دینے والی روایت قائم ہوگی اور جو چل رہی ہیں۔ آپ نے نعرے لگانے والے سب لوگوں کو لگانا ہے۔ اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں ہے۔ سرکاری آفیسرز کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ وہ اس گورنمنٹ کو چلانے کے لئے part and parcel نہیں ہیں اور تمام غلطیوں کے ذمہ دار وہ ہوں گے اس لئے آپ BPS-21 کا آفیسر لگا لیں یا BPS-20 کا لگا لیں۔ اس کمیشن کے ذریعے جو کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے یہاں تک تو میں principally بالکل agree کرتی ہوں کہ عام آدمی کو اس کے بنیادی حقوق ملنے چاہئیں۔ وہ تمام حقوق ملنے چاہئیں جو آئین پاکستان اس کو دیتا ہے۔

جناب سپیکر! وہ تمام سروسز ملنی چاہئیں جو اس کو آئین پاکستان دیتا ہے اس لئے bifurcation کرنا کہ چند سروسز آپ کو مل جائیں گی جو notify ہوں گی باقی نہیں ملیں گی اس کے لئے یہ کمیشن کام نہیں کر پائے گا، BPS-21 کے under بھی نہیں کر پائے گا اور BPS-20 کے under بھی نہیں کر پائے گا اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ اگر BPS-20 کا آفیسر لگا دیا جائے تو شاید مناسب ہو۔

جناب سپیکر: محترمہ! آپ کا پوائنٹ آ گیا ہے۔ جی، ملک محمد احمد خان!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری submission یہ ہے کہ as Law Minister rightly said ہمیں اس سے اختلاف نہیں ہوگا لیکن بدقسمتی سے کچھ ضابطے ایسے ہیں جو اس کمیشن کو incapacitate کر دیں گے اگر اس کمیشن کا مطمع نظر یہ ہے جو ابھی بیان فرمایا گیا ہے۔ مثال کے طور پر Cr.PC Section 173 says کہ FIR کیسے درج ہوتی ہے۔ اگر ایک شخص کی FIR درج نہیں ہوتی اور وہ اس کمیشن میں جا کر درخواست دے تو Cr.PC سے متصادم ہوگا۔ پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ کہتا ہے کہ فرد کیسے جاری ہوتی ہے۔ اگر وہ فرد وقت پر جاری نہیں ہوتی تو پنجاب لینڈ ریونیو ایکٹ سے متصادم ہوگی اگر اس کمیشن میں درخواست آئے گی تو یہ overlap کرے گا۔

جناب سپیکر!ہماری صرف یہی درخواست تھی کہ اگر اس کمیٹی کی کارروائی میں ہم ہوتے جیسے ابھی عظمیٰ بی بی نے کہاتو ہم meaningful insertions کرتے۔ان کو ایسے assist کرتے کہ یہ قانون اپنے مقاصد حاصل کرتا۔

جناب سپیکر!یہ قطعی طور پر ایک ایسا قانون بن جائے گا جو باقی ماندہ قوانین پر ایک supra law کی حیثیت اختیار کرے گا یعنی یہ کمیشن ایک administrative head کے ہوتے ہوئے آئی جی پولیس کے ہوتے ہوئے، ڈی پی او کے ہوتے ہوئے ایک ڈپٹی کمشنر کے ہوتے ہوئے ان کی functionality کو clip کرے گا۔یہ parallel ہو جائے گا۔

جناب سپیکر!ہماری آپ سے استدعا ہے کہ آپ اور وزیر قانون اس کو سمجھ سکتے ہیں۔ اگر یہ قوانین in detail آتے، ان کی نوک پلک سنوار دی جاتی اور delivery کو explain کر دیا جاتا کہ وہ کیا ہے۔اگر فرد کے اجراء کو delivery کے ساتھ تصور کیا جارہا ہے، ایف آئی آر کے اندراج کو delivery کے ساتھ تصور کیا جارہا ہے تو وہ تو already consequences of an operation of law ہیں۔ان کی شکایت اس کمیشن کے پاس entertainable نہیں ہو سکے گی تو which services then are in provincial domain. We are governed by certain set of rules تو ان rules پر آپ ایک supra law بنانا چاہ رہے ہیں۔

جناب سپیکر! ہماری یہ استدعا ہے کہ اس کو re-consider and re-think کیا جائے۔شکریہ

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں پھر اپنی معروضات دہراؤں گا کہ آج ہم جو اتنی تقاریر کر رہے ہیں اور آپ کی سماخراشی کر رہے ہیں۔ میں ایک دفعہ پھر reiterate کرتا ہوں کہ یہ ساری کی ساری proceedings ہم violative of Constitution کر رہے ہیں۔ہم illegal debate کر رہے ہیں۔یہ ہائیکورٹ میں challenge ہو گی۔

جناب سپیکر!آپ نے اپوزیشن کو کمیٹی میں نظر انداز کیا ہے جس طرح معزز ممبر ملک محمد احمد خان نے بڑا rightly quote کیا ہے۔اس میں صرف یہ ہوا ہے کہ کمیٹی میں سارے لوگ agree کر گئے اور اس کے بعد لیڈر آف اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس نے مل بیٹھ کر یہ طے کر لیا

کہ ہم نے اٹھارہویں ترمیم پاس کر لی ہے تو اس پر بھی سپریم کورٹ نے کہا کہ نہیں یہ لیڈر آف اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس کا right نہیں ہے کہ وہ یہ فیصلہ کرے اس کو debate ہونا چاہئے۔ اس پر ہاؤس کے اندر debate ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! میں کہتا ہوں کہ یقین کریں کہ اگر ہم سب لوگ آپ کے ساتھ بھی ہو جائیں، ہم ساتھ ہی ہیں ہم نے ترامیم دے دیں۔ ہم ترامیم پر بحث بھی کر رہے ہیں تو ہماری شمولیت ہو گئی لیکن اس کے باوجود میں کہہ رہا ہوں کہ آج کی ساری debate اور کمیٹی نمبر 1 کے جتنے بھی bills ہیں violative of the Constitution ہے۔ وہ تو شکر ہے کہ وزیر قانون نے مہربانی کی اور اس کمیٹی میں بل بھیجنے روک دیئے۔

جناب سپیکر! میری ایک دفعہ پھر استدعا ہے کہ ہم جو روشنی اور طاقت لیتے ہیں وہ آئین پاکستان کی کتاب سے لیتے ہیں۔ ہم اس کتاب کی روشنی میں یہاں آئے ہیں اور یہاں جو رولز آف پروسیجر بنے ہیں وہ بھی اس کی روشنی میں بنے ہیں۔ اگر ہم رول 50 کو violate کریں گے تو apparently آپ دیکھیں کہ اگر ہماری کمیٹی میں نمائندگی proportionally ہوتی تو یہ سارے جتنے flaws آرہے ہیں یہ یہاں discuss نہیں ہونے تھے بلکہ وہاں ہوتے۔

جناب سپیکر! آپ ہی جناب محمد بشارت راجا کی تھوڑی سی مدد کر دیں کیونکہ جناب محمد بشارت راجا کی مدد کی بھی یہاں ضرورت ہوتی ہے۔ میں یہ بھی عرض کرتا ہوں کہ سیکشن 16 میں BPS-21 سے BPS-20 کیا گیا ہے۔ ہماری کئی ترامیم kill ہو گئی ہیں۔

جناب سپیکر! میں اس سلسلہ میں آپ کے توسط سے یہ request کروں گا کہ اسی میں an eminent person having a bachelor degree in the relevant field and has been associated with public services for a period of fifteen years. تو جناب یہ ایک سیکرٹری ہے، سیکرٹری ڈیپارٹمنٹ کا head ہوتا ہے۔ آپ پنجاب کے ایک سیکرٹری کے اوپر ایک کمیشن بنانے جا رہے ہیں اور اس کو کون head کرے گا جس کو میں کسی کو کہہ دوں گا، میرا چچازاد بھائی یا میرا کوئی اور عزیز ہو گا۔ میں اس کو اس کمیشن میں بھیج دوں گا اور وہ کمیشن کا حصہ بن جائے گا۔ (قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، جناب محمد وارث شاد۔ بہت شکریہ۔ جی، جناب بلال فاروق تارڑ!

جناب بلال فاروق تارڑ: جناب سپیکر! یہاں ایک مثال دی گئی ہے کہ اگر کسی شخص کی FIR رجسٹرڈ نہیں ہوتی تو وہ اس کمیشن کے پاس آسکے گا۔

جناب سپیکر! اس میں گزارش یہ ہے کہ Cr.PC کا Section-22 ہے اس میں یہ حق مجسٹریٹ کو دیا گیا ہے، Justice of Peace کو دیا گیا ہے۔ اگر کسی شخص کو یہ grievance ہے کہ میری ایف آئی آر رجسٹرڈ نہیں ہو رہی وہ ایڈیشنل سیشن جج کے پاس جائے گا، Justice of Peace کے سامنے درخواست دے گا جس کی hearing ہو گی اور وہ اس پر فیصلہ کریں گے۔ یہ تو قانون سے متصادم ہے کہ ایک petition سیشن کورٹ میں چل رہی ہو گی اور ایک درخواست اس کمیشن کے پاس آ جائے گی۔ جیسا کہ میں نے پہلے اپنی تقریر میں کیا ہے اس میں بہت زیادہ anomalies and ambiguities ہیں جن کو دور کرنے کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اب میں اور کیا عرض کروں کیونکہ اس وقت بات کچھ اور ہو رہی ہے۔ بات صرف اتنی تھی کہ انہوں نے ترمیم دی کہ کمشنر کو گریڈ 21 کی بجائے for the expression "BPS-21", the expression"BPS-20" be substituted اور بات کہاں سے کہاں چلی گئی ہے کہ کمیٹی نے یہ کیا اور کمیٹی نے وہ کر دیا ہے۔

جناب سپیکر! سب سے پہلے تو میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ مجھے ان دو ممبران پر ترس آ رہا ہے جو کہ ان کی اپنی جماعت کے ممبرز ہیں وہ اس کمیٹی کا حصہ بھی تھے مجھے نہیں سمجھ آتی کہ ان کا اس وقت conscience کیا کہتا ہو گا لہٰذا ان کو تو میرے خیال میں تحریک استحقاق دینی چاہئے چونکہ ان کا privilege breach ہو رہا ہے کیونکہ ان کی اپنی پارٹی ان پر عدم اعتماد کا اظہار کر رہی ہے تو اس میں ہمارا کوئی قصور نہیں ہے۔ آپ مجھ سے بہتر جانتے ہیں کیونکہ آپ اس ایوان کے انتہائی سینئر ممبر ہیں۔ کیا کبھی کسی کمیٹی میں پورے ہاؤس نے حصہ لیا ہے؟

جناب سپیکر! آپ کو پتا ہے کہ کمیٹی میں ہمیشہ selected members ہوتے ہیں ہر جماعت سے دو یا تین ممبرز nominated ہوتے ہیں اور وہی deliberations فیصلہ کرتے ہیں اور پھر پورا ہاؤس اس کو own کرتا ہے یا ان کی کارکردگی پر بحث کی جاتی ہے لہٰذا یہ ان دو ممبران کی سرے سے ہی تمام کوششوں کو negate کر رہے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے خیال میں جو حشر ان کا ہو رہا ہے انشاءاللہ تعالیٰ وہ ممبران آئندہ کسی کمیٹی میں جانے کے لئے تیار نہیں ہوں گے کیونکہ ان کی اپنی جماعت ان کو accept کرنے کے لئے تیار نہیں ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا کہ پھر بار بار یہ کہا جاتا ہے کہ بل کو پڑھا نہیں جاتا۔ اگر آپ غور سے بل کو پڑھیں تو اس بل کے سیکشن (3) میں چیف کمشنر گریڈ 21 کا ہے اور سیکشن (4) میں دو کمشنرز ہیں جو کہ گریڈ 20 کے ہیں اب کیا چیف کمشنر کو بھی گریڈ 20 میں کر دیں تو already گریڈ 20 میں کمشنرز موجود ہیں تو چیف کمشنر ہمیشہ گریڈ 21 کا ہی ہوتا ہے اور باقی کمشنرز نے گریڈ 20 میں ہونا ہے۔ یہ ترمیم ان کی خود ہی contradictory ہے تو اس لئے میری استدعا ہے کہ اس ترمیم کو رد فرمایا جائے۔

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 16 of the Bill, in sub-Clause (3), for the expression "BPS-21", the expression "BPS-20", be substituted.

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 17 TO 19

MR SPEAKER: Now, Clauses 17 to 19 of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in these Clauses, the question is:

"That Clauses 17 to 19, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

MS AZMA ZAHID BUKHARI: Mr Speaker! Thank you. I move:

> "That in Clause 20 of the Bill, in sub-Clause (2), after the word "thousand", the words "but shall not be less than ten thousand rupees", be inserted."

MR SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 20 of the Bill, in sub-Clause (2), after the word "thousand", the words "but shall not be less than ten thousand rupees", be inserted.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose it.

جناب سپیکر: جی، محترمہ! انہوں نے oppose کیا ہے۔

محترمہ عظمٰی زاہد بخاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ کہنا چاہتی ہوں کہ اس بل میں جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا ہے کہ سرکاری افسران کے لئے بہت سی punishments اور ان کو قابو کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ جو کام کرے گا وہ رہے گا باقی گھر جائیں گے۔

جناب سپیکر! اب اس میں صرف یہ ایک کلاز ہے جو کہ سرکاری افسران کو frivolous complaints سے safeguard کر سکتی ہے جو کہ frivolous complaints درج کروائیں گے تو ان کے لئے amount up to 50 thousand rupees fine رکھا گیا ہے۔

جناب سپیکر! ہم اس میں صرف یہ کلاز لانا چاہتے ہیں کہ اگر اس پر ٹھنڈے دماغ سے سوچا جائے تو frivolous complaints کو روکنا چاہئے۔ یہ گورنمنٹ کے فائدے میں ہے کیونکہ سرکاری افسران آپ کے ساتھ کام کریں گے تو امور حکومت آگے چلیں گے۔

جناب سپیکر! ہم صرف یہ کہنا چاہ رہے ہیں کہ جرمانہ کم از کم 10 ہزار روپے سے شروع ہونا چاہئے کیونکہ اگر complaints frivolous ثابت ہوتی ہیں تو ایسا نہ ہو کہ اس کو ہزار یا دو ہزار روپے جرمانہ کریں اور اس کے نتیجے میں آپ سرکاری افسر کو رول دیں گے اور اس کی بے عزتی ہو تو ہمیں کم از کم frivolous complaints کا راستہ روکنے کے لئے کوئی نہ کوئی ایسا اقدام کرنا چاہئے کیونکہ ہر لاء میں کوئی نہ کوئی ایسی کلاز رکھی جاتی ہے کہ جس کے نتیجے میں آپ ان complaints کا راستہ روکتے ہیں تو میری صرف یہ humble submission ہے اگر کم سے کم 10 ہزار روپے جرمانہ frivolous complaints پر کر دیا جائے تو اس سے میں سمجھتی ہوں کہ وہ لوگ جو شوقیہ درخواست دیتے ہیں جس کا عملی مظاہرہ ہم عدالتوں اور دوسری جگہوں پر بھی دیکھتے ہیں کیونکہ کچھ لوگوں کا کام ہی یہ ہوتا ہے کہ ہر وقت ان کے ہاتھ میں ایک درخواست ہوتی ہے اور وہ انتظار کر رہے ہوتے ہیں کوئی شخص ملے جس کے خلاف درخواست جمع کروائیں۔ جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ سرکاری ملازمین اس وقت بھی ملک کے دوسرے حصوں اور پنجاب میں بھی جو ایک feeling آتی ہے جو کہ ایک مسئلہ ہے کہ وہ کام نہیں کر پا رہے کیونکہ جمہوریت سلطنت ٹھپ ہے ان کا واحد یہ مسئلہ ہے ظاہر ہے کہ ان کو جو دھمکیاں ملتی ہیں وہ اپنی جگہ پر ہیں اور دوسرا یہ جو آپ ان کے لئے نیا ایک راستہ ایک سرکاری افسر کو malign ہونے سے بچانے کا جو ایک راستہ ہے تو وہ یہ ہے کہ آپ اس جرمانے کو کم از کم 10 ہزار روپے کر دیا جائے تو شاید یہ راستہ ہم روک سکتے ہیں۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہوں گا اس میں کچھ symmetry ہونی چاہئے۔اس بل میں جو designated person ہیں اس پر up to 25000 propose کیا گیا ہے اور Appellant Authority اس پر اگر کمیشن کرے گا تو وہ ایک ہزار روپے سے 20یا25ہزار روپے جرمانہ کرے گا۔

جناب سپیکر! میں تھوڑا سا اپنی عزیزہ کے ساتھ بھی differ کروں گا کہ جو محکمہ کام نہیں کر رہا اس پر جرمانہ 5ہزار روپے سے شروع ہو گا اور جو Appellant Authority ہے اس پر ایک ہزار روپے سے جرمانہ شروع ہو گا یعنی ایک غریب اگر کوئی گھر بیٹھے گا تو اس کو50ہزار روپے تک جرمانہ کر رہے ہیں۔ آپ بے شک 10ہزار روپے سے جرمانہ شروع کرلیں اور اس کو20ہزار روپے تک جرمانہ کرلیں کیونکہ 50ہزار روپے جرمانہ بہت عجیب سا ہو جائے گا۔ اگر ایک complainant complaint کرتا ہے تو آپ اگر اس کو50ہزار روپے جرمانہ کریں گے تو میری سمجھ کے مطابق یہ بہت زیادہ ہے۔ شکریہ

جناب سپیکر: وزیر قانون! ایک چیز explain کرنے والی ہے ایک شخص اگر complaint کرتا ہے اگر اس کی شکایت درست نہ ہو تو اس پر جرمانہ کتنا رکھا گیا ہے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس پر maximum fine 50 thousand جرمانہ رکھا گیا ہے باقی فیصلہ کمیشن نے کرنا ہے چاہے وہ دو، تین یا پانچ ہزار روپے جرمانہ کرے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! چونکہ ایسا ہوتا ہے کہ کچھ لوگ permanent یہی کام کرتے ہیں کہ وہ جا کر ویسے ہی درخواست دے دیتے ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جو آپ فرما رہے ہیں کہ all the more reason یہی گورنمنٹ کی بھی منشا تھی۔

جناب سپیکر: منسٹر صاحب! میرا خیال ہے کہ آپ کا بھی یہی مقصد ہے کہ خوامخواہ کی درخواست بازی کو روکا جائے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں اسی لئے کہہ رہی ہوں کہ زیادہ جرمانہ ہو تاکہ لوگوں کو discouragement ہو۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! Please clarification کر دیں۔ میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ بعض اوقات permanent اس قسم کے عادی لوگ ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: کیونکہ محترمہ کے بات کرنے کا مقصد یہی ہے کہ جو عادی درخواست گزار ہیں ان کو discourage کرنے کے لئے بھاری جرمانہ عائد کیا جائے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میرا بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ ہم وہ کام کریں کہ اس میں اگر کوئی genuine complainant آتی ہے اور کسی وجہ سے اس کی شکایت پوری نہیں ہو سکتی اور ہم اس پر کہیں 50 ہزار روپے جرمانہ ہی نہ کر دیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! نہیں، اس کو جرمانہ کیوں ہو گا؟ دیکھیں ایک شخص جس کی genuine complaint ہے تو اس کو examine کیا جائے گا اور اگر اس بے چارے کی شکایت درست ہے تو اس کو کون reject کرے گا؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عدالتوں میں کتنے فیصلے ہوتے ہیں۔

جناب سپیکر: وہ بات ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! عدالتوں میں کتنے فیصلے بعد میں ثابت ہوتے ہیں کہ سارے فیصلے غلط ہوئے تھے۔

جناب سپیکر: نہیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! اس میں آپ دس ہزار کم از کم رکھ لیں لیکن زیادہ سے زیادہ 20 ہزار کر دیں۔

جناب سپیکر: چلیں، ٹھیک ہے آپ کی یہ تجویز ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں عرض کرتی ہوں۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ! آپ بتائیں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں گزارش کرنا چاہتی ہوں کہ اس کیس کے اندر دو پارٹیاں ہیں۔ ایک aggrieved person ہو گا جس کو کوئی شکایت ہو گی اور دوسرا وہ سول سرونٹ ہو گا جس کے خلاف کیس ہو گا۔ اب جیسے آپ نے خود فرمایا کہ ممکن نہیں کہ اس ملک کے اندر اختیار کا غلط استعمال نہ ہو اس لئے میں سمجھتی ہوں کہ گورنمنٹ کو in good faith اس کو adopt کرنا چاہئے جیسے آپ نے دوسری clauses کے اندر شامل کیا ہے کہ کم سے کم یہ ہو گا اور زیادہ سے زیادہ یہ ہو سکتا ہے لہٰذا میری گزارش یہ ہے کہ یہاں پر سول سرونٹس کے لئے بات کرنے کے لئے کوئی نہیں ہے تو اُن کے لئے یہ شامل کریں کیونکہ وہ ہمارے ساتھ ہوں گے تو حکومت چلے گی اس لئے اُن کا safeguard بھی ہمیں سوچنا چاہئے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتی ہوں کہ کم از کم دس ہزار سے پچاس ہزار کے درمیان کمیشن جو بھی جرمانہ کرنا چاہے وہ کر سکتا ہے اور یہ بہت logical بات ہے۔ ایک ہزار روپے جرمانہ کیا تو جیسے آپ نے خود بھی فرمایا کہ یہ ایک تماشا ہے جو اس ملک میں ہمیشہ ہوتا رہتا ہے اور اس میں کوئی نہیں بچے گا۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ کمیشن کو آپ کم سے کم دس ہزار سے پچاس ہزار تک کا ایک figure دے دیں تاکہ وہ جو مرضی فیصلہ کر لے۔ یہ frivolous complaint کے اوپر ہے جب وہ ثابت ہو جائے گی۔

جناب سپیکر: آپ کی بات ٹھیک ہے۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اس کے پیچھے مقصد یہ ہے کہ frivolous applications کو discourage کیا جائے اس لئے ہم نے پچاس ہزار رکھا ہے۔ یہ پچاس ہزار حتمی ہے لیکن اس سے نیچے کمیشن چاہے ایک ہزار روپے، دو ہزار، دس ہزار یا چاہے، پندرہ ہزار روپے کا فیصلہ کر دے اور یہ ہم نے کمیشن کی صوابدید پر چھوڑا ہے۔ جیسے اُن کا فیصلہ ہو گا اس حساب سے جرمانہ ہو جائے گا اس لئے میں سمجھتا ہوں کہ یہ مناسب نہیں ہے کہ کم از کم جرمانہ طے کر لیا جائے۔ ہمیشہ زیادہ سے زیادہ جرمانہ ہی طے کیا جاتا ہے جو ہم نے کر دیا ہے البتہ کم از کم جرمانہ کمیشن کی صوابدید پر رکھا ہے۔

جناب سپیکر: محترمہ! جس بات پر آپ کا concern ہے وہ بات اس میں cover ہو جاتی ہے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ نہیں ہو سکتا بہرحال میں دوبارہ گزارش کرنے کی کوشش کرتی ہوں۔ اسی بل کے اندر ہم نے ایک ہزار روپے سے لے کر باقی دوسرے جرمانوں کی بھی بات کی تھی اور ہمیشہ minimum سے maximum قانون میں موجود ہوتا ہے۔ ہم سو یا دو سو روپے کا جرمانہ کر کے کیا purpose solve کریں گے؟ جناب محمد بشارت راجا اگر اپنے سرکاری افسران کو frivolous complaints پر اتنا بھی safeguard نہیں کرنا چاہتے تو یہ آپ کی مرضی ہے اور مجھے کیا اعتراض ہو سکتا ہے لیکن میں سمجھتی ہوں کہ امورِ سلطنت کو بہتر چلانے کے لئے at least دس ہزار روپیہ fine ضرور ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر: چلیں، جناب محمد بشارت راجا! جب رولز بنیں گے تب آپ دیکھ لینا کیونکہ ان کی بات valid ہے اور وہ ضرور consider کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔ We will consult them.

MR SPEAKER: Now, the question is:

"That in Clause 20 of the Bill, in sub-Clause (2), after the word "thousand", the words "but shall not be less than ten thousand rupees", be inserted.

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSES 21 to 28

MR SPEAKER: Now, Clauses 21 to 28 of the Bill are under consideration. Since there is no amendment in these Clauses, the question is:

"That Clauses 21 to 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2, CLAUSE 1, PREAMBLE AND LONG TITLE

MR SPEAKER: Now, Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill are under consideration. Since there are no amendments in them, the question is:

"That Clause 2, Clause 1, the Preamble and the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, be passed."

Now, the question is:

"That the Punjab Right to Public Services Bill 2018, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

(نعرہ ہائے تحسین)

MR SPEAKER: Now, we take up the Punjab Domestic Workers Bill 2018. First reading starts. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

مسودہ قانون گھریلو ملازمین پنجاب 2018

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be taken into consideration at once."

There is an amendment in it. The amendment is from: Mr Tanveer Aslam Malik, Mr Zeeshan Rafique, Ch Adil Buksh Chattha, Mr Bilal Farooq Tarar, Chaudhary Mohammad Iqbal, Rana Munawar Hussain, Mr Muhammad Waris Shad, Mr Muhammad Tahir Pervaiz, Mr Ali Abbas Khan, Mr Sami Ullah Khan, Malik Ahmad Saeed Khan, Malik Muhammad Ahmad Khan, Rana Muhammad Iqbal Khan, Mr Naveed Ali, Malik Nadeem Kamran, Mr Muhammad Arshad Malik, Mr Muhammad Yousaf, Mr Khalid Mehmood, Ch Mazhar Iqbal, Mr Muhammad Kazim Peerzada, Ch Muhammad Shafiq Anwar, Mrs Raheela Naeem, Ms Azma Zahid Bokhari, Ms Kanwal Pervaiz Ch, Ms Tahia Noon, Mr Khalil Tahir Sindhu, Syed Hassan Murtaza, Syed Ali Haider Gilani, Syed Usman Mehmood, Mr Rais Nabeel Ahmed, Mr Mumtaz Ali, Mr Ghazanfar Ali Khan and Ms Shazia Abid. Any mover may move it.

CH MAZHAR IQBAL: Mr Speaker! I oppose the Bill in its present form. However, I move:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Muhammad Iqbal Khan

9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo Ud din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor ul Amin Wattoo"

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Domestic Workers Bill 2018, as recommended by the Special Committee No.1, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 31st March 2019:

1. Mr Akhtar Hussain
2. Rana Muhammad Tariq
3. Mr Muhammad Mirza Javed
4. Mr Muhammad Naeem Safdar
5. Malik Ahmad Saeed Khan
6. Malik Muhammad Ahmad Khan
7. Sheikh Alla-ud-Din
8. Rana Muhammad Iqbal Khan
9. Mr Muhammad Ilyas Khan
10. Mr Javed Allo Ud din Sajid
11. Ch Iftikhar Hussain Chhachhar
12. Mr Noor ul Amin Wattoo

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I oppose.

جناب سپیکر: جی، چودھری مظہر اقبال! اب آپ بولیں۔

چودھری مظہر اقبال: جناب سپیکر! یہ بل بہت ہی sensitive ہے۔

Mr Speaker! It affects everybody's home and this is the first time that such kind of a Bill is being introduced in the Punjab Assembly.

جناب سپیکر! کمیٹی کی تشکیل پر سید حسن مرتضیٰ، ملک محمد احمد خان اور اپوزیشن کے دیگر ممبران کی طرف سے اعتراضات اٹھائے گئے ہیں جس میں بہت وزن ہے کہ تشکیل دی جانے والی کمیٹی میں proportionately سارے ہاؤس کی representation نہیں ہے اور اس میں input نہیں ہے۔ یہ sensitive Bill ہے کیونکہ ہر گھر میں جو بچے یا ملازمین رکھے جائیں گے اور ہمارے کلچر کا اِس وقت جو scenario گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کا ہے وہ تبدیل ہو جائے گا۔ اس پر input بہت مناسب ہونی چاہئے۔

جناب سپیکر! حضرت علیؓ کا ایک قول میں آپ کے توسط سے حکومتی بنچوں کو سنانا چاہتا ہوں کہ دشمن سے بھی مشورہ کر لیا کریں کیونکہ وہ بھی آپ کے لئے فائدہ مند ہے۔ اگر یہ ہمیں دشمن ہی سمجھتے ہیں تو پھر بھی آپ کی اصلاح اور اس معاشرے کی اصلاح کے لئے سن لیں کہ ہم پنجاب میں جو بھی قوانین دینے جارہے ہیں اُس میں ہماری input ہو گی تو وہ آپ ہی کے لئے فائدہ مند ہو گی۔ اس بل سے سب نے effect ہونا ہے۔

جناب سپیکر! ہمارے ممبران جس کمیٹی میں nominate کئے تھے میرا خیال ہے کہ اگر اُن کی ریکارڈ پر input دیکھی جائے تو بہت ہی minimum ہے۔ میرا نہیں خیال کہ انہوں نے کمیٹی کے اجلاس میں آکر اپنے دلائل دیئے ہیں۔

جناب سپیکر! اسے اگر آپ دیکھیں تو اس میں domestic servant کے ساتھ کنٹریکٹ sign کرنا ہے اور مجھے سمجھ نہیں آتی کہ پندرہ سال کا بچہ کیسے sign کرے گا کیونکہ اس بل میں ہے کہ پندرہ سال سے کم عمر کے بچے بطور domestic worker نہیں رکھ سکتے لیکن پندرہ سال سے above رکھ سکتے ہیں۔ جب آپ کسی بھی servant کے ساتھ contract sign کرنے جارہے ہیں تو میرا نہیں خیال کہ جب تک اس کا شناختی کارڈ نہیں بنے گا تو اسے آپ contract میں لائیں گے کیونکہ اٹھارہ سال کے بعد ہی شناختی کارڈ بنتا ہے تو اس پر بھی سیر حاصل بحث کی ضرورت ہے۔

جناب سپیکر! اس بل میں part time اور full time resident workers کی کوئی تفریق نہیں کی گئی کیونکہ ہمارے بے شمار گھروں میں کام کرنے والے ملازمین part time کام کرنا چاہتے ہیں اور وہ دو گھنٹے یا تین گھنٹے کے لئے کام کرتے ہیں تو ان کے ساتھ آپ کیسے contract

sign کریں گے ؟اس بل میں full time workers کی تشریح بھی علیحدہ ہونی چاہئے اور اس میں بہت واضح ہونا چاہئے۔

جناب سپیکر!اس بل میں contract کی agencies کا کردار بھی واضح نہیں ہے۔اس بل میں انسپکٹرز کے اختیارات بھی بتائے گئے ہیں کہ وہ کسی بھی گھر میں on the complaint of the servant to the Dispute Resolution Committee داخل ہو سکتا ہے جس سے آپ کی چادر اور چار دیواری کا جو تحفظ متاثر ہو سکتا ہے تو یہ بھی بڑا قابل غور اور قابل ذکر پہلو ہے۔

جناب سپیکر!میرا خیال ہے کہ اس بل میں ہم نے اپنی ترامیم دی ہیں لیکن اس بل کے حوالے سے میری وزیر قانون سے اور آپ سے التجا ہے اور التماس ہے کہ اس بل کو سپیشل کمیٹی جو proportionately بنے جس میں سب ممبران کی input ہو اور ہم سیر حاصل input دیں تو وہ کمیٹی تشکیل دی جائے لہٰذا اس بل کو اس وقت تک pending کیا جائے۔شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!یہ انتہائی، انتہائی، انتہائی sensitive Bill ہے اور میں اس بل کے سلسلے میں invite کروں گا۔ٹریژری کے جتنے ممبران یہاں تشریف رکھتے ہیں، ان کو بھی کہ وہ brain storming کریں اور اس میں specially خواتین کے لئے یہ انتہائی eye opener Bill ہے۔بہتر ہوتا اور پھر repetition ہو رہی ہے at the cost of repetition

جناب سپیکر!میں یہ عرض کروں گا کہ اگر یہ رول 150 کے تحت کمیٹی بنتی جس میں proportionate representative ہوتی ہمیں اعتراض نہیں ہے کہ ہمارے دو معزز ممبران اس کمیٹی میں put ہوئے جن میں ایک گئے بھی اور ہمیں ان پر کوئی ایسا شک نہیں ہے لیکن چونکہ یہ proportionate کمیٹی نہیں بنی تو اس پر brainstorming نہیں ہوئی، اس پر due diligence نہیں ہوئی لہٰذا اس وجہ سے یہ بل آیا۔

جناب سپیکر!اب میں ہاؤس کو بتا دوں اور آپ کو یاد ہو گا کہ ایک بل 1997 میں آپ کے ادھر ہی بیٹھے ہوئے پاس ہوا تھا اور آپ ہی اس وقت Chair کر رہے تھے تو اس بل سے متعلق ہمارے اس وقت کے ڈھیر سارے دوست کہتے تھے۔۔۔

جناب سپیکر: اس وقت آپ بھی تو کچھ نہ کچھ کر رہے تھے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!سن لیں ناں۔میں آپ کو یاد کرا رہا ہوں۔

جناب سپیکر: جی ہاں!

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! ممبران کہتے تھے کہ ہمیں تو پتا ہی نہیں چلا کہ بل کے اندر تھا کیا۔میں زرعی انکم ٹیکس کی بات کر رہا ہوں کہ جس بل میں دو انکم ٹیکس لگے۔ایکbase income taxہے اور ایکincomeپر انکم ٹیکس ہے اورluckilyوزیر قانون بھی وہی تشریف رکھتے ہیں، سپیکر بھی وہی ہیں اور میں یادش بخیر یہ یاد کرادوں کہ جب ممبران پوچھتے تھے کہ بھئی یہ کیا کیا تو سب ممبران کہتے تھے کہ ہم نے تو بل پڑھا ہی نہیں تھا۔

جناب سپیکر!میں موٹی موٹی باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں کیونکہ آج کا دن میرا حق ہے کہ میں اس پر بات کروں۔ریکارڈ یہاں سے ٹوٹ چکے ہیں کہ میاں محمد اسلم اقبال اور میاں محمود الرشید تین گھنٹے سے کم ترمیم پر بحث نہیں کرتے تھے اور تین تین گھنٹے بحث کرتے تھے۔

جناب سپیکر!بات یہ ہے کہ میں واضح کر دوں۔۔۔

جناب سپیکر: آپ کو تین گھنٹے نہیں لگیں گے کہ آپ مختصر تجاویز دیں۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر!میں مختصر کرتا ہوں اور پندرہ منٹ کے اندر اندر میں اس کا نچوڑ آپ کے سامنے پیش کر دوں گا۔اس بل کے متعلق ترامیم ادھر ہیں اور پہلی بات یہ ہے کہ یہ بل آپ کےConstitutionکے آرٹیکل 4 کی سنگین خلاف ورزی ہے، یہ آپ کے آئین کے repugnantہے جس میں چادر اور چار دیواری کو توڑ کر ایک انسپکٹر کوallowکر رہے ہیں کہ وہ ہمارے گھر میں جائے گا اور ہمارے گھر جا کر ہماری نوکرانیاں چیک کرے گا،وہ ہمارے ملازم چیک کرے گا۔ وہ یہ بھی چیک کرے گا کہ ہم نے اپنے ملازموں کو کیسا کمرہ دیا ہوا ہے، اس کی beddingہم نے کیسی کی ہے،اسے کس ماحول میں رکھا ہے اور ہم نے اسے اپنے ماحول میں رکھا ہے کہ نہیں۔۔۔

جناب سپیکر: یہ بھی چیک کرے گا کہ آپ نے پکایا کیا ہے؟

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! قانون کے بارے میں یہ مشہور ہے کہ قانون وہ بننا چاہئے جو massesکو اورgeneral publicکوacceptableہو۔۔۔

جناب سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! میں گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ یہ سارے بیٹھے ہوئے ممبران اس بل کے contents کو نہیں جانتے کیونکہ 70 فیصد ہم گاؤں کے اور "پینڈو لوگ" بیٹھے ہیں۔ ہمارے جو ملازم لوگ ہوتے ہیں ان میں کئی ایسے بے چارے ہوتے ہیں جن کا سارا سارا "ٹبر" ہی ادھر کھاتا ہے اور ان کے گھروں میں کھاتا ہے اور ادھر ہی جا کر یہ حساب کتاب اور یہ documentation جو required ہے، یہ کم از کم ادھر لاہور یا شہروں کی بیبیاں بھی چونکہ پڑھی لکھی ہیں تو وہ کر سکتی ہیں لیکن میری تو کم از کم بیوی یہ حساب کتاب نہیں رکھ سکتی۔ (قہقہے)

جناب سپیکر! میں اس سلسلے میں عرض کروں گا کہ اس بل کے بعد آپ 1997 والے بل کو بھی بھول جائیں گے کیونکہ اس بل کے جو contents ہیں وہ پڑھ لیں اور غور کر لیں۔ چلیں ہمیں تو اس بل سے دور رکھا گیا کہ ہم اس بل کے لئے بنائی گئی کمیٹی میں نہیں آنے دیا گیا کیونکہ جو کمیٹی آپ نے یہاں توڑ پھوڑ کی انکوائری کے لئے بنائی تھی تو اس توڑ پھوڑ والی کمیٹی کو یہ بل دے دیا گیا اور یہ بل پاس ہو کر اس ہاؤس میں آ گیا ہے تو میں یہ گارنٹی کے ساتھ کہتا ہوں کہ due diligence اس بل پر ہوئی نہیں ہے۔ یہ سمیع اللہ صاحب بیٹھے ہیں اور سارے پڑھے لکھے ممبران بیٹھے ہیں تو میری گزارش ہے کہ تمام ممبران ایک بار اس بل کو پڑھ لیں اور اس بل کو تھوڑا سا pending کر دیں۔ پہلے اس بل کو پڑھ لیں اور اگر اس کے بعد آپ چاہتے ہیں تو کوئی بات نہیں پھر ہم بھی گزارہ کر لیں گے اور documentation کرتے رہیں گے۔

جناب سپیکر: جناب محمد وارث شاد! آپ کا مطلب یہ ہے کہ اس بل سے گھر گھر لڑائی ہو جائے گی۔

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر! جی، ہر گھر میں لڑائی ہو گی اور گھر گھر لڑائی ہو گی کیونکہ یہ بل اس قابل نہیں ہے کہ اس کو پاس کرایا جائے۔

جناب سپیکر! میری یہ استدعا ہے کہ اگر اس بل کو سارے ممبران پڑھ لیں ہمارے نہیں بلکہ حکومتی بنچز کے ممبران بھی ایک دفعہ پڑھ لیں اور خواتین ممبران کو بھی بل کی ایک ایک کاپی دیں تاکہ یہ پڑھ لیں اور اگر اس کے بعد انہیں acceptable ہے تو چلیں، میری بیوی ان پڑھ ہے تو میں خود ہی documentation کرتا رہوں گا۔ شکریہ

جناب سپیکر: جی، اور کوئی بات کرے گا؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میری پہلی گزارش تو یہ ہے کہ یہ بڑا serious topic ہے اور principally میں اس subject کے ساتھ ہوں۔ Principally میں سمجھتی ہوں کہ اس بل کو بالکل آنا چاہئے لیکن اس میں بہت سارے معاملات ایسے ہیں جو غور طلب ہیں۔

جناب سپیکر! بہت سارے ایسے معاملات ہیں جن پر discussion ہونی چاہئے اس لئے میں گزارش کرتی ہوں کہ haste کے اندر کوئی ایک ایسا کام نہ کر دیا جائے۔ واقعی اس بل کے بعد گلی گلی میں لڑائی ہو گی اور گلی گلی میں فساد ہو گا اور دونوں طرف سے misuse ہو گا لیکن domestic workers کے لئے بل آنا وقت کی اہم ضرورت ہے اسے آنا چاہئے مگر میری وزیر قانون سے گزارش ہو گی کہ اگر ہم ایک unanimously Bill لے آئیں اور اگر ہم سب مل بیٹھ کر ایک consensus والا بل لے کر آئیں۔ اس پر urban اور rural کی بڑی clear divide ہے۔ ہم جو urban areas کے لوگ ہیں وہ اس بل کو اور طرح دیکھ رہے ہیں اور جو rural areas کے لوگ وہاں پر اس کی implications بھی اور طرح کی ہیں اور اس کے معاملات بھی اور طرح کے ہیں۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ نوکر کہاں سے آئے گا جو written میں termination بھی لکھ کر دے گا جو contract بھی کرے گا اور جس کی عمر بھی پندرہ سال ہو گی تو یہ ممکن نہیں ہے۔

جناب سپیکر! آپ سے میری گزارش ہے کہ آپ اس ہاؤس کے کسٹوڈین ہیں تو اگر آپ اس بل کے متعلق تھوڑا سا بڑوں والا کردار ادا کریں اور مہربانی کر کے اس بل کو pending کرا دیں تو ہم کچھ لوگ جناب محمد بشارت راجا کے ساتھ بیٹھ جاتے ہیں اور consensus کے ساتھ ایک اچھا بل لایا جائے جس میں پنجاب کے لوگوں کی help ہو سکے نہ کہ معاملات کے اندر فساد کرایا جائے۔

جناب سپیکر! Urban centres میں یہ بل implement بھی ہو گا تو میں چیلنج کر رہی ہوں کہ یہ بل rural centres میں implement ہی نہیں ہو سکتا، یہ ممکن نہیں ہے اور جو چیزیں جس طرح سے اس کے اندر ڈالی گئی ہیں اسسٹنٹ کمشنر کے پاس اتنا ٹائم کہاں ہے کہ وہ ایک محلے کے اندر اتنی ساری گلیاں ہیں اُس کے ہر گھر کے اندر جو نوکر رکھا جائے گا اُس کو وہ دیکھے گا یہ

ممکن نہیں ہے اس لئے میری آپ سے گزارش ہےas a custodian کہ جناب محمد بشارت راجا کو اگر آپ کہیں گے تو شاید وہ سن لیں۔Domestic workersکا بل ہمیں لانا چاہئے لیکن ایسے نہیں جیسے آپ لا رہے ہیں۔

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ وزیر قانون! ایک چیز جو مجھے خدشہ لگ رہا ہے وہ یہ ہے کہ پہلے ہی بے روز گاری بہت ہے تو اس بل کی وجہ سے ایکdisadvantageہی نہ کہیں آجائے کہ لوگ نوکر ہی نہیں رکھیں گے کہ کل کو ہم پکڑے جائیں گے اور کوئی مخالف ہی شکایت کر دے گا اور یہ ضرور آنا چاہئے کہ اُس کاsafeguardہونا چاہئے لیکن آپ کو پتا ہے کہ 67 فیصد آپ کی rural آبادی ہے وہاں کا ماحول اور ہے اورurbanکا ماحول اور ہے۔ ہر گلی محلہ میں اگر آپ اس کا اختیار کسی انسپکٹر کو دیتے ہیں۔

وزیر قانون! آپ کو یاد ہو گا کہ ہمارے دور میں ہم نے انسپکٹروں کا رول خود اس لئے ختم کیا تھا کہ یہ فیکٹریوں میں گھس جاتے تھے اور پھر جو فیکٹری مالکان تھے اُن سے بیٹھ کر طے کرتے تھے اور حکومت کو کوئی ریونیو نہیں آتا تھا ہم نے ایک ایسا کام کیا تھا کہ ہم نے across the boardسارے چیمبرز کے ساتھ ایک یہ قانون بنا دیا تھا کہ انسپکٹر کا رول ختم ہےacross the board آپ اتنا پیسا جمع کروائیں گے اور اُس کے بعد آپ کا تین گنا ریونیو بڑھا تھا آپ کو یاد ہے؟ وہ بل آج بھی موجود ہے اس میں کوئی کام جناب محمد بشارت راجا ہمhasteمیں نہ کریں۔ اس میں آپ پلیز یہ دیکھیں کہruralکا معاملہ اور ہےurbanکا معاملہ اور ہے۔

آپ ماشاءاللہrural بھی ہیں اور urban بھی ہیں اور ہم سب ہی ہیں کسی نہ کسی طریقے سے۔ یہ کریڈٹ ضرور آنا چاہئے کہ اُن بچوں کا جو کام کرتے ہیں اُن کی بھیsafeguardہونی چاہئے اس میں کوئیdoubtنہیں ہے لیکن اُس کو کیسے کرنا ہے، اُس کا کیا طریقہ ہو گا یہhasteمیں کوئی چیز نہ کریں۔ جی، وزیر قانون!

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں صرف ایک عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، مہربانی! آپ بیٹھ جائیں۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ آپ کے observationsبالکل درست ہیں لیکن یہ ایک ایسا معاملہ ہے میں سمجھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے بھی جس طرح ابھی محترمہ فرما رہی تھیں اور آپ بھی فرما رہے تھے اس بات کی ضرورت ہے کہ domestic workersجو ہیں، جو بچے گھروں میں کام کرتے ہیں یا کوئی بھی ملازم جو گھروں میں کام کرتے ہیں ہمیں اُن کے rightsکا بھی خیال رکھنا ہے اور یہ معاملہ 2015 سے چل رہا تھا اور International conventionsمیں پاکستان کی commitment بھی ہے کہ ہم نے اس پر قانون سازی کرنی ہے۔

جناب سپیکر! اب میں ایک جو یہاں پر غلط فہمی آرہی ہے اُس پر عرض کرتا ہوں کہ پہلی بات تو یہ ہے کہ یہcompulsory registration نہیں ہے یہvoluntarily registrationہے اگر کوئیvoluntarilyاپنے آپ کو آکر رجسٹرڈ کرواتا ہے تو اُس کے rightsکوlook afterکیا جائے گا۔

جناب سپیکر! نمبر دو بات یہ ہے کوئی انسپکٹر کسی کے گھر میں گھس جائے گا اس طرح نہیں ہے جس طرح آپ نے فرمایا کے باقاعدہ یونین کونسل کی سطح پر ہماری Dispute Resolution Committeeبنی ہیں اور وہDispute Resolution Committeeدونوں فریقین کو سننے کے بعد اگر فیصلہ کرے گی کہ اس میں ان قوانین کی دخل اندازی کی ضرورت ہے تو اُس صورت میں ہوگا ویسے نہیں ہے کہ کوئی درخواست دے گا اور اُس کے گھر میں پولیس یا لیبر کے جو انسپکٹرز ہیں وہ گھس جائیں گے اس طرح کی بات نہیں ہے باقاعدہ Dispute Resolution Committeesہیں وہ فیصلہ کریں گی تو تب جا کر ان کیinvolvementہوگی اس لئے میں سمجھتا ہوں اس بل میں کوئی ایسی بات نہیں ہے کہ جس میں یہ کہا جائے کہ اس بل کے کوئی منفی اثرات ہوں گے۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ گورنمنٹ آف پنجاب اور گورنمنٹ آف پاکستان کی یہInternational commitmentہے اور پھر سب سے ضروری بات یہ ہے کہ یہ بچوں کے مستقبل کا سوال ہے۔ جن بچوں پر گھروں میں تشدد ہوتا ہے، اُن کو گھروں میں تنخواہیں نہیں دی جاتیں۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ چاہے یہ urban areas ہوں یا rural areas ہوں آئے دن آپ اخبارات میں دیکھتے ہیں کہ domestic violence کے جو کیسز ہوتے ہیں بچوں کے ساتھ زیادتیاں ہوتیں ہیں یہ صرف اُس کو safeguard کرنے کے لئے کیا جارہا ہے اور اگر اس کے علاوہ میں پھر ایک بار اس بات کو دھرانا چاہتا ہوں کہ بار بار ہمارے سمجھانے کے باوجود اپوزیشن کا یہی استدلال ہے کیا ایک مثال اس ہاؤس میں ایسی دے سکتے ہیں کہ سٹینڈنگ کمیٹی سے ہٹ کر کوئی ایسا فورم بنایا گیا ہو جس میں پورے ہاؤس کو involve کر دیا ہو اس طرح نہیں ہوتا ایک procedure ہے procedure کے تحت ہم نے چلنا ہے۔یہ جناب مظفر علی شیخ ہمارے سامنے بیٹھے ہوئے ہیں یہ کمیٹی کے ممبر تھے ایک طریق کار ہوتا ہے اس ہاؤس کو چلانے کا جو طریقہ ہے وہ اسی طرح کمیٹیز کی functioning کا بھی ایک طریق کار ہے ہے اُس طریق کار کے مطابق ہم اُس کو کمیٹی سے approve کروا کر لائے ہیں تو بار بار یہ کہنا کہ اس کو واپس بھیج دیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ کی وہ بات بالکل ٹھیک ہے۔

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! میں اس پر صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب محمد سبطین رضا: جناب سپیکر! وزیر قانون نے بڑی اچھی بات کی ہے۔اللہ تعالیٰ آپ کی عمر دراز کرے آپ نے ماشاء اللہ بڑی اچھی گفتگو کی ہے اس پر سر انہوں نے انگلش میں پڑھا ہے میں اس کو اردو میں بھی پڑھ دیتا ہوں کوئی گھر معائنہ کے تابع نہ ہو گا ماسوائے شکایت کی وصولی یا تصفیہ ۔۔۔

جناب سپیکر: آپ بیٹھ جائیں آپ mover بھی نہیں ہیں وہ مجھے پتا ہے آپ بیٹھ جائیں۔ دیکھیں بات سنیں ایک چیز آپ لاء رہے ہیں اگر اس میں کچھ اور input آتی ہے تو اس میں کیا ہرج ہے؟ اپوزیشن کی input آنے دیں اور اُس میں اگر input آتی ہے تو آپ کے بل کو اُس کا فائدہ ہے۔

قائدِ حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! ۔۔۔

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزبِ اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں اس بات کو بڑے غور سے دونوں اطراف سے سن رہا تھا اور وزیر قانون کی بات اُس حد تک ٹھیک ہے کہ اس کی spirt بالکل ٹھیک ہے domestic workers کے ساتھ استحصال بھی ہوتا ہے اور ہر طرح کی زیادتی بھی کی جاتی ہیں اور مثالیں ہم ہر روز اخبار میں پڑھتے ہیں لیکن آپ نے بھی کہا اور میں بھی سمجھتا ہوں کہ وہ انگریزی میں کہتے ہیں there are many slips between the cup and the lips والی بات ہے کہ لاء پاس ہو جاتا ہے اُس کی پائیداری، اُس کی دور اندیشی اور practicality کو ہمیں دیکھنا چاہئے۔

جناب سپیکر! آپ بھی جانتے ہیں ہم سب جانتے ہیں حکومتی سائیڈ پر بیٹھے معزز ممبران بھی جانتے ہیں کہ ہمارے گھر کی جو ملازمہ ہوتی ہیں اُس کے ساتھ کوئی بچی بھی آجاتی ہے وہ بے چاری اس لئے آجاتی ہے کہ چلو میں نوکری کروں گی یہ بھی ساتھ کھا پی لے گی اس کی صحت اچھی ہو جائے گی یہ ہم سب جانتے ہیں تو گزارش صرف یہ ہے کہ آپ اس کو بے شک time bound کر لیں input آجائے، اس کی nitty-gritties کو دیکھ لیں۔اس میں کئی lacunas موجود ہیں اور یقیناً آج کے بعد اگر کوئی گھر میں جا کر inspection ہوگی تو یہ اس چیز کو discourage کرے گا جو کوئی ترس کھا کر یا رحم دلی کا ثبوت دے کر کسی کو اپنے گھر میں بے چاری جو یتیم بچی ہے اُس کو رکھ بھی لیتے ہیں وہ کہیں گے اس کو باہر لے جاؤ اب کل کو انسپکٹر آئے گا ہماری سبکی ہو گی ہمیں قانون کا سامنا کرنا پڑے گا۔

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں وزیر قانون ایک کمیٹی بنا دیں اور اُس کو بے شک time bound کر دیں اور بالکل domestic workers کا issue جو ہے وہ ہم سب کے دل کی آواز ہے اُس پر بھرپور طریقے سے ہم آپ کا ساتھ دیں گے لیکن اس کی جو nitty-gritties کو آپ resolve کر لیں اور ایک کمیٹی بن جائے اُس پر input آجائے اور اُس کو بیٹھ کر ہم دیکھ لیں۔ شکریہ

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، محترمہ!

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ کہنا چاہ رہی ہوں کہ جب ہم نے پچھلے دور میں وومن پروٹیکشن بل پاس کیا تھا تب بھی یہ ہوا تھا اُس بل پر reservations تھیں، وہ بل اُس وقت سٹینڈنگ کمیٹی سے ہو کر آیا تھا لیکن پھر بھی reservations تھیں اُس کو pending کر دیا گیا اُس کے بعد پورے ہاؤس کو کمیٹی کے اندر invite کیا گیا جو بل بنانے والے تھے جو movers تھے گورنمنٹ کا بل تھا لیکن ہر ایک کو for each and every person was invited وہ کمیٹی میں گئے۔ ہم نے مختلف جو اور stakeholders ہیں بار کا جو نمائندہ ہے اُس سے input لی، جو سوشل سروسز کام کر رہے ہیں سوشل سیکٹر کے لوگ ہیں، این جی اوز کے لوگ آئے ہم نے اُن کی بھی رائے لی اور رائے لینے کے بعد ایک consensus bill تیار کیا۔

جناب سپیکر! میری صرف گزارش یہ ہے یہ کیوں ضروری ہے کہ ہمیں آج ہی یہ بل پاس کرنا ہے؟ اگر ہم یہ بل پرسوں پاس کر لیں، اگر ہم کل بیٹھ جائیں، میں نے اس بل میں ایک ترمیم دی تھی جو شاید آپ کے چیمبر میں kill کر دی گئی ہے۔ یہ بڑا important point ہے کہ آپ نے جو ملازم کی definition رکھی ہے تو ہمارے ہاں یہاں کئی طرح کے ملازم ہیں ایک تو وہ ملازم ہیں جو سارا دن گھر ٹھہرتے ہیں اور اس کے علاوہ وہ ملازم بھی ہیں جو hourly آتے ہیں جو مائی دو یا تین گھنٹے کے لئے آتی ہے اور کام کرتی ہے۔ اس بل کے اندر hourly کام کرنے والی عورت، بچی یا بچے کے لئے کچھ بھی نہیں ہے اور میں نے differentiate کر کے وہ ترمیم بھیجی تھی کہ اس کو بھی دو حصوں میں تقسیم کر لیا جائے جو گھر میں رہنے والا ملازم ہے اس کے لئے یہ رولز بنا دیئے جائیں اور جو hourly کام کرتا ہے، آپ نے کہا کہ کم سے کم مزدور والی تنخواہ اس کو دینی چاہئے تو میرا سوال یہ ہے کہ جو hourly کام کرتی ہے یہ کیوں ہو کہ لاہور میں تین ہزار روپے فی گھنٹہ ملے اور وہ کامونکی یا کسی گاؤں کے اندر کام کرتی ہے تو اس کو ایک ہزار روپے فی گھنٹہ ملے۔ وہ ترمیم سیکرٹریٹ میں kill کر دی گئیں اس لئے میری گزارش ہے کہ کچھ تھوڑی بہت عقل کی بات یا ہمارے experience سے صوبہ پنجاب کے لوگوں کو فائدہ دیا جا سکتا ہے تو وہ adopt کر لینا چاہئے اور یہ بل پرسوں پاس ہو جائے گا۔

جناب سپیکر! یہ تین چار بہت اہم چیزیں ہیں ہمیں age پر بہت بڑا اعتراض ہے اور وہ جناب خلیل طاہر سندھو بتائیں گے کہ ہمیں age پر بھی بہت بڑا اعتراض ہے۔ ممکن نہیں ہے کہ یہ ایسے پاس ہو جائے۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! بہت شکریہ

بھوک چہرے پہ لئے چاند سے پیارے بچے
بیچتے پھرتے ہیں گلیوں میں غبارے بچے
اور ان فضاؤں سے تو بارود کی بو آتی ہے
ان فضاؤں میں مر جائیں گے میرے سارے بچے
یہ ضروری ہے کہ انہیں کل کی ضمانت دی جائے
ورنہ سڑکوں پر نکل آئیں گے یہ سارے بچے

(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! آپ کا بھی اس میں بہت contribution تھا جو آئین کا آرٹیکل 25A سے insert ہوا ہے۔

جناب سپیکر! میں وزیر قانون کو چیلنج کرتا ہوں، میری بائیس سال کی پریکٹس ہے اور ان کی 44 یا 46 سال کی پریکٹس ہو گی۔ یہ against the constitution ہے 25-A کیا کہتا ہے:

> "The state shall provide free and compulsory education to all children of the age of five to sixteen years in such manner as may be determined by law."

جناب سپیکر! ILO اس کو prohibit کرتا ہے we are the signatory of all these covenants and conventions. وہ ILO کے آرٹیکل کی کلاز 19 ہے وہ prohibit کرتا ہے اور جو Cr.PC ہے. Conventions on the Rights of the Child. اس کے بھی ہم signatory ہیں وہ بھی اس کو prohibit کرتا ہے۔

جناب سپیکر! میں ان کے پورے لاء ڈیپارٹمنٹ کو چیلنج کرتا ہوں کہ وہ اس پر ہم سے بات کر لے کہ جس میں پندرہ سال کی بات کر رہے ہیں جس طرح جناب محمد بشارت راجا نے فرمایا کہ یہ کوئی mandatory conduct نہیں ہے۔ یہ mandatory conduct ہو گا، یہاں پر

بہت سارے امیر لوگ بیٹھے ہیں ہم تو بڑےvery ordinary persons(VOP) ہیں لیکن بات یہ ہے کہ آج جتنے بچے لوگوں کے گھروں میں زندہ گئے ہیں وہ مرے ہوئے واپس آئے ہیں۔ سوائے ایک طیبہ تشدد کیس جس میں سپریم کورٹ نےSuo-moto noticeلیااور اس میں سزا ہوئی۔باقی 1947سے لے کر آج تک کسی کیس میں سزا نہیں ہوئی۔ یہ بل ایک کلاس پیدا کرے گا، یہ تفریق پیدا کرے گااور یہdiscriminationپیدا کرے گا۔

جناب سپیکر!میں آپ کا بہت معترف ہوں کہ آپ نے مجھے ٹائم دیا،

In the light of these circumstances, in light of the 25A of the Constitution of Islamic Republic of Pakistan, in the light of the ILO, in the light of the Cr.PC and other relevant conventions.

جناب سپیکر!میری صرف آخری گزارش یہ ہے کہ اس بل کوpendingکریں اور اس پر دوبارہ غور کریں۔اس میں کچھ بھی نہیں ہوگا آپ یہ نیک نامی لیں لیکن یہ جو پندرہ سال کیage ہے یہ بذات خودquestionableہے۔

جناب سپیکر!اب میں آخر میں جناب محمد بشارت راجا کی خدمت میں صرف ایک بات پیش کرنا چاہتا ہوں،اگر جناب محمد بشارت راجا سن رہے ہیں،اگر وزیر قانون سنیں تو میں آپ کے توسط سے اس بل کے حوالے سے صرف ایک بات کہنا چاہتا ہوں:

کس کس کی زبان روکنے جاؤں تیری خاطر
کس کس کی تباہی میں تیرا ہاتھ نہیں ہے
بہت شکریہ

جناب محمد وارث شاد:جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر:جناب محمد وارث شاد!آپ صرف ایک منٹ بیٹھ جائیں۔دیکھیں!دو بڑیvalid suggestionsآئی ہیں،ایک لیڈر آف دی اپوزیشن کی طرف سے آئی ہے اور دوسری محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کی طرف سے آئی ہے۔جناب خلیل طاہر سندھو!آپ نے جو بات کی ہے وہ تو جب ہماری گورنمنٹ بنی تھی تو ہم نےcompulsory educationمیٹرک تک فری کر دی تھی اس کے لئے کتابیں بھی فری کر دی تھیں، ہم بچوں کوencourageکرتے تھے کہ وہ سکول آئیں اور

پھر جنوبی پنجاب میں سکالرشپ بھی شروع کی۔ہم نے پنجاب میں 64ہزار سکولوں میں سے کسی ایک سکول کو بھی بند نہیں کیا بلکہ ہم نے ان کو improve کیا اور چلانے کی کوشش کی۔

جناب سپیکر! unfortunately آپ کے دور میں 10ہزار سکول بند ہوئے اور یہ کوئی point scoring نہیں ہو رہی۔دیکھیں! بات سنیں کہ آپ کی طرف سے اچھی تجاویز آرہی ہیں اس میں کوئی حرج والی بات نہیں ہے۔آپ نے بھی صحیح بات کی ہے اور لیڈر آف دی اپوزیشن نے بھی صحیح بات کی ہے۔جناب محمد بشارت راجا! اس میں دیکھنے والی کافی چیزیں ہیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں صرف دو منٹ کے لئے عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ ہم اس وقت جو بھی بحث کر رہے ہیں، حقیقت یہ ہے کہ اپوزیشن کے کسی ایک ممبر نے بھی اس کو پڑھا نہیں ہے صرف عجلت میں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: جی، ان کی بھی بات سن لیں۔دیکھیں! آپ کی ساری بات سنی ہے اب ان کی بات بھی سن تو لیں۔جی، وزیر قانون! بات کریں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! یہاں سے ہمارے ایک معزز ممبر نے point out کیا اور انہوں نے clarification چاہی، انہوں نے سیکشن36 میں clarification چاہی ہے تو بچوں اور گھریلو ملازمین کے حقوق کے تحفظ میں کوئی دوسری رائے نہیں ہے اور سارے لوگ اس پر متفق ہیں۔یہاں پر ایک طریق کار ہے۔

جناب سپیکر! یہاں سیکشن36 میں جو لکھا ہوا ہے اس پر میرے بھائی نے بات کی تو میں نے ان کو بھی مطمئن کیا اور میں نے پہلے بھی آپ کی خدمت میں گزارش کی کہ جب تک Dispute Resolution Committee نہیں کہے گی تو اس وقت تک انسپکٹر گھر میں نہیں جائے گا۔

جناب سپیکر!اب میں ان کے پڑھنے کی بات کررہا ہوں کہ انہوں نےNo, No توکر دیا، کیونکہ اب اس معاملے کوresolve کرنے کی بات ہو رہی ہے تو میں عرض کرنا چاہوں گا کہ آپ سیکشن 36میں ان کی ترمیم پڑھیں تو کیا انہوں نےDispute Resolution Committee کوsupport کیا ہے؟

جناب سپیکر!ہم نے لکھا ہے کہ جب تکDispute Resolution Committee نہیں کہے گی تو کوئی گھر میں نہیں جائے گا، یہ کہتے ہیں کہ اس کی ضرورت نہیں ہے اورDispute Resolution Committeeمیں درخواست آئے اور انسپکٹر گھر میں گھس جائے۔ یہ ان کی ترمیم ہے اور میں اس کی بات کررہا ہوں۔ انہوں نے بل پڑھا نہیں ہے لیکن اعتراض پر اعتراض کئے جا رہے ہیں۔۔۔(قطع کلامیاں)

جناب سپیکر: آپ ذرا بیٹھ جائیں، ان کی بات سننے دیں۔ آپ تھوڑا صبر کریں اور ان کی بات سن لیں۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ سیکشن 36ذرا پڑھ لیں کہ انہوں نےDispute Resolution Committee کوomit کروایا ہے یا نہیں؟ یہ ان سے پوچھ لیں۔

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! دیکھیں، اس میں محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کا ایکpoint بڑا valid تھا کہ کئی ایسی خواتین ہیں جو کافی غریب ہیں وہ صرف دو گھنٹے کے لئے ایک گھر میں کام کرتی ہیں، پھر دو گھنٹے دوسرے گھر میں کام کیا اور پھر دو گھنٹے کسی اور گھر میں کام کیا۔ وہ غربت کی وجہ سے کام کرتی ہیں لیکن جس گھر میں دو گھنٹے کام کرتی ہیں وہ بھی اتنے امیر نہیں ہوتے کہ ان کے پاس بہت زیادہ پیسے ہوں اور وہ ان کو بہت زیادہ pay کرتے ہیں۔ جناب محمد بشارت راجا! اب اس حوالے سے اس طرح کی جو چیزیں ہیں اس میں اس بارے میں تو کچھ بھی نہیں ہے۔

وزیر قانون وپارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! اس بل میںcovered ہیں۔

جناب سپیکر: کیسے اور کیاcovered ہیں؟

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ ٹھہر جائیں۔ آپ کی بات ہو رہی ہے۔جی،وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور(جناب محمد بشارت راجا):جناب سپیکر!اس میں سیکشن16 ہے Recommendation of Minimum Wages for Domestic Workers یہ میں سارا پڑھ دیتا ہوں۔

(1) The Board shall, upon a reference made to it by the Government, recommend to it, after such enquiry as the Board thinks fit, the minimum rates of wages for domestic workers employed in households.

(2) In its recommendations under sub-section(1), the Board shall indicate, whether the minimum rates of wages should be adopted uniformly throughout the Province or with such local variations for such localities as are specified therein.

(3) In pursuance of a direction under sub-section (1), the Board may recommend minimum rates of wages for all classes of domestic workers in any category or capacity and, in such recommendation, may specify-

(a) the minimum rates of wages for-

(i) time work;

(ii) piece work;

(iii) on call work;

(iv) over time work; and

(v) work on the weekly day or rest and for paid holidays;

جو آپ فرما رہے ہیں کہ جو دو گھنٹے کام کرنے والا ہے اس کا علیحدہ ہے اور جو تین گھنٹے کام کرنے والا ہے اس کا علیحدہ ہے یہ ساری چیزیں ہیں۔۔۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! بات یہ ہے کہ آپ اس کی عملی شکل دیکھیں۔ آپ صوبے کی آبادی دیکھیں، آپ محلے اور گلیاں دیکھیں، پہلے وہ Dispute Resolution Committee میں جائے گا اور پھر وہ آپ کے گھروں کے فیصلے کریں گے، آپ ایک اچھا کام کرنے جا رہے ہیں لیکن اس کی implementation میں جو خدشات ہیں اور ڈر ہے اس ڈر کو cover نہیں کیا گیا۔ ڈر یہ ہے کہ خدانخواستہ آپ کا ایک اچھا کام بہت خراب ہو جائے گا، ہم نے اسے روکنا ہے اور اسے روکنے کے لئے میری تجویز ہے کہ haste کی بجائے اس کی ایک ایک چیز دیکھنے کی ضرورت ہے چونکہ اس میں بہت ساری چیزیں ہیں۔ آپ کو اس کا credit تب ملے گا جب یہ on ground place ہونے کے بعد کچھ رزلٹ دے گا۔ وزیر قانون! ایک سیکنڈ میری بات سنیں! مجھے doubt ہے اور میں اپنے تجربے کی بات کر رہا ہوں، آپ کو پتا ہے کہ جب میں نے ریسکیو 1122 بنائی تھی اس وقت میں نے اس طرح نہیں کیا تھا بلکہ میں نے لاہور کو چنا اور تین ماڈل بنائے اور اس پر مجھے چھ ماہ لگے ہم ایک ایک چیز میں غلطیاں پکڑتے تھے پھر انہیں ٹھیک کرتے تھے، پھر غلطیاں پکڑتے تھے پھر انہیں ٹھیک کرتے تھے اور انہیں دیکھتے تھے۔ وزیر قانون! آپ کو پتا ہے، چودھری ظہیر الدین کو پتا ہے، سب کو پتا ہے، کرنل صاحب کو بھی پتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں آپ کے حکم کی تعمیل میں عرض کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: میری بات سن لیں! میں سمجھتا ہوں کہ آپ کا اچھا نام اور اچھا credit کہیں الٹ نہ پڑ جائے کیونکہ یہ چھوٹا کام نہیں ہے اسے easy نہ لیں۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کے حکم کی تعمیل میں عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آپ بے شک اس کی reading pending کر لیں اور اسی ہاؤس میں اس پر مزید دو گھنٹے بحث کے لئے ٹائم مقرر کر لیں اور اس کے بعد اسے take up کر لیں گے۔ آپ اس پر دو گھنٹے یا تین گھنٹے بحث کرا لیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! میری یہ رائے ہے کہ ہمیں کوئی انا کا issue نہیں ہے بلکہ ہمیں کامیابی کا issue ہے۔ ہم نے اپنی انا ایک طرف رکھ کر کامیابی کی طرف جانا ہے۔ اگر ان کی طرف سے اچھی چیزیں آتی ہیں تو یہ ہمارا فائدہ کر رہے ہیں، آپ کا فائدہ کر رہے ہیں، گورنمنٹ کا فائدہ کر رہے ہیں، لیبر ڈیپارٹمنٹ کا فائدہ ہو رہا ہے، لیبر منسٹر کا فائدہ ہو رہا ہے جس سیکرٹری نے بنایا ہے اس کا فائدہ ہو رہا ہے لیکن مجھے اپنے تجربے کی بنیاد پر جو smell آ رہی ہے اس کے مطابق اگر یہ بل اس طرح جائے گا تو اس کی implementation میں بربادی ہو سکتی ہے کیونکہ یہ misuse of power ہو گا اور آپ کو پتا بھی نہیں چلے گا۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! میں نے یہی عرض کیا ہے کہ آپ حکم دیں۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! آپ اس میں کوئی جلدی نہ کریں۔ میری گزارش ہو گی کہ اسے pending کر کے اس پر اپوزیشن سے ممبر لیں، اپنے بندے لیں اور ایکسپرٹ بھی لیں، باہر سے بھی ایکسپرٹ لیں، پبلک سے لیں اور اسے تھوڑا پبلک بھی کریں۔ اس پر پبلک سے تھوڑی سی debate آنے دیں کوئی حرج نہیں ہے۔ ہم اس میں اپنا نقصان کیوں کر رہے ہیں؟ یہ اتنا اچھا کام ہے میرا دل ہے کہ آپ کو یہ credit ملے لیکن اس طرح ہمارا credit نہیں بنتا۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! صرف ایک منٹ کی بات کرنی ہے۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! شکریہ۔ آپ نے ایوان میں قانون سازی کے حوالے سے اپنی input دی اور اپوزیشن کو بھی ساتھ لے کر چلے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک بات کہنا چاہتا ہوں کہ آج مجھے اس حوالے سے خوشی ہوئی کہ آپ نے Custodian of the House بن کر دونوں طرف کی رائے کو لے کر بیان کیا اور حکومتی بنچز سے کہا کہ آپ نے اس پر مزید غور و فکر کرنا ہے۔ جب میں پانچ سال پیچھے جاتا ہوں۔۔۔

معزز ممبران حزب اختلاف: نہیں۔

جناب سپیکر: آپ بات تو سن لیں۔ آپ بات سن بھی لیا کریں۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): ذرا حوصلہ رکھیں۔ ملک محمد احمد خان! آپ ذرا میری طرف دیکھیں تسیں سمجھ گئے او کہ میں کی کہنا چاہندا آں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! آپ یقین مانیں کسی کی جرأت نہیں ہوتی تھی کہ وہ اس Chair پر بیٹھ کر کوئی بات کر سکے۔ صرف ادھر ایک انسان بیٹھا ہوتا تھا اور اس کے اشاروں کی طرف دیکھا جاتا تھا اور وہ انسان اشاروں پر سپیکر کو نچواتا تھا۔

جناب سپیکر! یہ پہلی بار ہے، ہم بھی کہہ سکتے ہیں کہ ہم آج ہاؤس میں قانون پاس کریں گے، ہمارے پاس عددی اکثریت موجود ہے اور ہم پاس کر سکتے ہیں لیکن ہم نہیں کر رہے۔ ہم آپ کی رائے کا احترام کریں گے، ہم آپ کی رائے کو ساتھ لے کر چلیں گے اور اپوزیشن کی رائے کو بھی ساتھ لے کر چلیں گے۔ شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: میاں محمد اسلم اقبال! آپ کا شکریہ۔ یہی فرق ہے اور آپ عمل سے ثابت کر رہے ہیں کہ فرق ہے۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: ہمارے سابق سپیکر صاحب بات کرنا چاہتے ہیں۔

رانا محمد اقبال خان: جناب سپیکر! مجھے اپنے عزیز کی بات سن کر بہت افسوس ہوا ہے۔ اللہ کے فضل و کرم سے میں نے اس Chair پر بیٹھ کر کبھی بھی بد دیانتی کی بات نہیں کی بلکہ آپ کی بات سن کر اس کے بعد اس پر کوئی عمل کیا جاتا تھا۔ مجھے ان کی بات پر افسوس ہے جس طرح انہوں نے یہ بات کی ہے ان کو تو یہ بات کرتے ہوئے شرم آنی چاہئے تھی کہ میرے متعلق ایسی بات کرتے ہیں بڑا افسوس ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: کوئی نہیں، باباجی کی بات سن لیں۔ یہ ہمارے سینئر سپیکر ہیں ان کا احترام بڑا ضروری ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے اپنی آنکھوں سے ممبر کی بے توقیری ہوتے ہوئے دیکھی ہے۔ میرے ساتھ بات نہ کریں اگر میں بولوں گا تو پھر بڑوں کو آگ لگے گی۔

جناب سپیکر: نہیں، نہیں۔ ٹھیک ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے یہاں پر ایم پی ایز کی بے توقیری ہوتی دیکھی ہے۔

جناب سپیکر: یہی فرق ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں نے اس ہاؤس کے اندر دیکھا کہ کیا حال کرتے رہے؟ میں نے ان کو دیکھا ہے کہ یہ کس طرح کٹھ پتلیوں کی طرح ناچتے تھے۔ میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔

جناب سپیکر: ہاں یہی فرق ہے۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! جب وہ شخص ایک لفظ بولتا تو ان کے منہ سے تھوکیں نکلتی تھیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! ان کے وزیر قانون نے تو دہشت پھیلائی ہوتی تھی۔

وزیر صنعت، تجارت و سرمایہ کاری (میاں محمد اسلم اقبال): جناب سپیکر! میں مانتا ہوں کہ رانا صاحب میرے سینئر ہیں لیکن سچ سننے کا حوصلہ رکھیں۔ نہیں تو اسمبلی کی پروسیڈنگ اور ساری movies نکلوالیں۔

جناب سپیکر: میری بات سنیں! میڈیا یہاں موجود ہے وہ آپ کی اچھائیاں ان کے ساتھ خود compare کرے گا۔ وزیر قانون! کیا اب ہم اسے pending کر لیں؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! گزارش ہے کہ۔۔۔

جناب سپیکر: لیبر منسٹر صاحب بات کرنا چاہ رہے ہیں۔ متعلقہ منسٹر کی بات سن لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ایک سیکنڈ کی بات کرنا چاہتا ہوں۔

جناب سپیکر: جی، فرمائیں!

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی ہے۔ آج تک اس ہاؤس میں سپیکر کا conduct زیر بحث نہیں آیا اور وہ بھی حکومتی منسٹر سے اور وہ بھی past speaker کا conduct زیر بحث آیا۔ میری استدعا ہے کہ یہ الفاظ کارروائی سے expunge ہونے چاہئیں۔

Mr Speaker! It is not permitted in the rules Speaker in Chair could not be got into question at all. This should be expunged.

جناب سپیکر: ٹھیک ہے۔ جی، منسٹر صاحب!

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! شکریہ۔ میں اس بل کے حوالے سے بات کرنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ آج کے دور میں ڈومیسٹک ورکر پر قانون سازی کی بہت زیادہ ضرورت ہے اور یہ ضرورت آج سے نہیں بلکہ یہ ضرورت کئی سالوں سے تھی۔ ہم International Labour Standard کو follow کرتے ہیں۔

جناب خلیل طاہر سندھو: جناب سپیکر! اس میں ان کی عمر 18 سال ہے۔

وزیر محنت و انسانی وسائل (جناب عنصر مجید خان نیازی): جناب سپیکر! میں اس پر بھی آتا ہوں۔ 2015 میں ILO کا کنونشن منعقد ہوا تھا اس کے اندر ڈومیسٹک ورکر کے حوالے سے حکومت سے کہا گیا کہ اس سلسلے میں قانون بنایا جائے۔

جناب سپیکر! میں یہ بات بڑے دعوے کے ساتھ کہہ سکتا ہوں کہ تین سال کے اندر اس پر ایک بھی میٹنگ نہیں ہوئی ہو گی۔

جناب سپیکر! ہمارے قائد حزب اختلاف اور محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری نے بھی یہاں پر بات کی ہے۔ حزب اختلاف کے معزز ممبران کی طرف سے اب تک جو تحفظات ہمارے سامنے آئے ہیں ان تمام کا حل اس قانون کے اندر موجود ہے۔

جناب سپیکر!وزیر قانون نے یہاں دعوے کے ساتھ کہا ہے کہ آپ لوگوں نے یقیناً اس بل کو نہیں پڑھا ہو گا تو میں بھی یہی کہوں گا کہ آپ لوگوں نے اس بل کو نہیں پڑھا ہو گا لیکن جناب سپیکر کی طرف سے ہمیں اس بارے میں جو حکم ملے گا ہم اس پر عملدرآمد کریں گے۔

جناب سپیکر!میں یہ ضرور کہنا چاہوں گا کہ موجودہ حزب اختلاف جو کہ پچھلے تین سالوں میں حکومت میں تھی انہوں نے اس بل کے حوالے سے ایک بھی دن کام نہیں کیا۔مجھے خدشات ہیں کہ اس بل کی منظوری میں تاخیر ہونے کی وجہ سے ہمارے گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کے حقوق کو پھر سے پامال نہ کیا جائے۔اٹھارہ سال سے زیادہ عمر کے لوگوں کے بارے میں بھی ILO کا convention موجود ہے جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے اس بارے میں ہم debate کر لیں گے۔

جناب سپیکر!میں اپنے تمام معزز ممبران سے یہ عرض کروں گا کہ اس بل پر ہم نے دن رات محنت کی ہے۔ہم نے گھروں میں کام کرنے والے ملازمین کے حقوق کے لئے fight کرنی ہے اور انہیں ان کے حقوق دلوانے ہیں۔ہم نے اس معاملے کو اپنے 100 دنوں کے ایجنڈے میں بھی شامل کیا ہے۔ہو سکتا ہے کہ اس بل میں کوئی flaw رہ گیا ہو تو ہم انشاءاللہ تعالیٰ اس کو بھی دور کریں گے۔

جناب سپیکر!میری تمام معزز ممبران سے گزارش ہے کہ اس بل کو وقت ضائع کئے بغیر فی الفور زیر بحث لا کر دوبارہ اسمبلی میں پیش کر کے منظور کیا جائے۔

جناب سپیکر:ابھی میری وزیر قانون کے ساتھ اسی حوالے سے بات ہوئی ہے،میں نے وزیر محنت و انسانی حقوق کو بھی سُنا ہے،ہاؤس کی sense اور common sense بھی میرے سامنے ہے۔ان سب چیزوں کو مد نظر رکھتے ہوئے میں اس بل کو pending کرتا ہوں۔میری گورنمنٹ یعنی وزیر قانون سے بات ہو گئی ہے کہ اس بل میں حزب اختلاف کی طرف سے inputs آنی چاہئیں۔ ہم نے اس قانون سازی میں حزب اختلاف کو شامل کرنا ہے۔قائد حزب اختلاف اور دوسرے معزز ممبران نے اس حوالے سے بڑی اچھی تجاویز دی ہیں۔آپ سب ہمارے لئے قابل احترام ہیں۔

جناب محمد بشارت راجا! اس بل کو ہم next Monday کو take up کریں گے۔ meanwhile آپ اس بل کو آپس میں مل بیٹھ کر پوری طرح سے discuss کریں۔

وزیر پبلک پراسیکیوشن (چودھری ظہیر الدین): جناب سپیکر! میں یہ گزارش کروں گا کہ آپ قائد حزب اختلاف کو کہہ دیں کہ ان کی طرف سے جو معزز ممبران اس کمیٹی میں شامل ہوں گے ان کے نام دے دیں۔

جناب سپیکر: چودھری ظہیر الدین! حزب اختلاف کے جن معزز ممبران نے ہاؤس میں بات کرتے ہوئے تجاویز دی ہیں وہ اس کمیٹی میں شامل ہوں گے۔ محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری کو بھی اس کمیٹی میں شامل کرلیں۔ قائد حزب اختلاف اگر خود اس میں شامل ہونا چاہیں تو بہتر ہے اس طرح ان کی تجاویز بھی آجائیں گی۔ ایوان کا وقت ایک گھنٹہ بڑھایا جاتا ہے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ کا حکم سر آنکھوں پر، انشاءاللہ تعالیٰ ہم اس بل کے حوالے سے حزب اختلاف کے ساتھ deliberations کرلیں گے۔ ہمارے دو bills ہیں۔ ایک "The Punjab Prevention of Conflict of Interest Bill 2018" اور دوسرا "The Punjab Domestic Workers Bill 2018" ہے اور اس بابت ہماری اپوزیشن سے بات ہوئی ہے۔

جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ اس وقت قائد حزب اختلاف ایوان میں موجود ہیں۔ وہ آج ہی اپنے معزز ممبران کے نام دے دیں تاکہ بعد میں یہ نہ ہو کہ جب دوبارہ یہ بل ایوان میں منظوری کے لئے آئے تو ان کی طرف سے نامزد کمیٹی ممبران پر ان کی اپنی جماعت ہی عدم اعتماد کا اظہار کردے۔ قائد حزب اختلاف کو اس کمیٹی کے لئے ایسے معزز ممبران نامزد کرنے چاہئیں کہ جن کے پاس اپوزیشن کی طرف سے mandate ہو، وہ آئیں، ہمارے ساتھ بیٹھیں اور ہم دونوں bills ان کی مشاورت سے final کریں گے۔

جناب سپیکر! ہماری شرط صرف یہ ہے کہ:

Committee should be with the mandate.

جناب سپیکر: جناب محمد بشارت راجا! اس کمیٹی میں پیپلز پارٹی کے ممبر کو بھی شامل کیا جائے۔

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! جی، بہتر ہے پیپلز پارٹی کا ممبر بھی شامل کر لیں گے لیکن Committee should be with the mandate پھر یہ نہ ہو کہ یہاں پر ایک نیا پنڈورہ بکس کھل جائے۔ ہم انشاءاللہ تعالیٰ سوموار کو یہ دونوں bills دوبارہ لے کر آئیں گے۔

جناب سپیکر: وزیر قانون! اس کمیٹی کے ممبران کی تعداد کتنی ہونی چاہئے؟

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! آپ اس کمیٹی میں زیادہ سے زیادہ معزز ممبران کو شامل کر لیں جو کہ manageable ہوں۔

جناب سپیکر: میری قائد حزب اختلاف سے درخواست ہے کہ وہ اس کمیٹی کے لئے اپنے معزز ممبران کے نام دے دیں۔ حزب اختلاف اور حزب اقتدار دونوں اطراف کے معزز ممبران اکٹھے بیٹھ کر ان دونوں bills کو discuss کریں اور پھر اتفاق رائے سے یہ bills لے کر آئیں۔ اس ہاؤس کی یہی کامیابی ہے۔ میں وزیر محنت و انسانی حقوق، وزیر قانون اور گورنمنٹ کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے میری تجویز سے اتفاق کیا۔ ہم ان bills پر انشاءاللہ تعالیٰ consensus پیدا کریں گے۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! میں یہ عرض کرنا چاہتی ہوں کہ آج آپ نے واقعی بڑوں والا کردار ادا کیا ہے لیکن مجھے افسوس اس بات کا ہے کہ یہاں پر کہا گیا کہ اس بل کو پڑھا نہیں گیا۔ میں نے خود چھ گھنٹے بیٹھ کر اس بل کو پڑھا ہے اور پھر اس کی ترامیم بنائی ہیں۔ اگر ہم کوئی اچھا کام کرتے ہیں تو اسے بھی یہ appreciate نہیں کرتے۔

جناب سپیکر: بہت اچھی بات ہے۔ آپ نے واقعی اس بل کو پڑھا ہو گا۔ آپ تشریف رکھیں۔

Minister for Law has given notice of motion to amend the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997. Minister for Law may move the motion for suspension of rules.

قواعد کی معطلی کی تحریک

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up Motions for amendments in the said Rules."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That requirements of sub-rule (1) and sub-rule (3) of rule 244-A of Rules of Procedure of Provincial Assembly of the Punjab 1997 be dispensed with under rule 234, for taking up Motions for amendments in the said Rules."

Now, the question is:

"That motion for suspension of the rules, be carried."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Now, we take up the motion for leave of the Assembly. Minister for Law may move the motion for leave of the Assembly.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم کی اجازت

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

MR SPEAKER: The motion moved is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

The proposed amendments are as under:

1. **Amendment of Rule 79**

After rule 79, the following rule 79-A shall be inserted:

"**79-A. Production of a member in custody for a sitting of the Assembly.**- (1) The Speaker may, of his own motion or on the written request of a member in custody on the charge of a non-bailable offence, summon the member to attend a sitting or sittings of the Assembly, if the Speaker considers the presence of such member necessary.

(2) On a production order under sub-rule (1), signed by the Secretary or by any other officer authorized in this behalf, addressed to the Government or to the Authority where the member is held in the custody, the Government or such Authority shall cause the member in custody to be produced before the Sergeant-at-Arms, who shall, after the conclusion of the sitting, deliver the member into the custody of the Government or the Authority concerned."

2. **Amendment of Rule 149**

In rule 149, in sub-rule (1), for the word "ten", the word "eleven" shall be substituted.

3. **Amendment of Rule 159**

In rule 159, in sub-rule (2):

(a) for the word "three", the word "four" shall be substituted;

(b) in the proviso, for the word "four", the word "six" shall be substituted.

4. **Amendment of Rule 176**

In rule 176, in sub-rule (2), for the word "thirteen", the word "seventeen" shall be substituted.

5. Amendment of Rule 180

In rule 180, in sub-rule (2), for the word "thirteen", the word "seventeen" shall be substituted.

Now, the question is:

"That leave be granted to move the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

قواعد میں ترامیم
(جو زیر غور لائی گئیں)

MR SPEAKER: Leave is granted. Minister for Law may move the motion for consideration of the proposed amendments.

قواعد انضباط کار صوبائی اسمبلی پنجاب 1997 میں ترامیم

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

MR SPEAKER: The motion moved and the queston is:

"That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 one by one.

INSERTION OF RULE 79-A

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment for the insertion of Rule 79-A in the rules is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment for the insertion of new Rule 79-A, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 149

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 149 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 149, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 159

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 159 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 159, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 176

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 176 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 176, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

RULE 180

MR SPEAKER: Now, the proposed amendment in Rule 180 is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the proposed amendment in Rule 180, do stand part of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997."

(The motion was carried.)

MR SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law may move the motion for the passage of the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Mr Muhammad Basharat Raja): Mr Speaker! I move:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

MR SPEAKER: The motion moved and the question is:

> "That the proposed amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997, be passed."

(The motion was carried.)

(The Proposed Amendments are unanimously passed.)

Applause!

جناب سپیکر: جی، قائد حزب اختلاف!

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! میں آپ کو، وزیر قانون اور اس ہاؤس کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کیونکہ ہم سب سیاسی لوگ ہیں۔

جناب سپیکر: اس میں وزیر اعلیٰ کو بھی شامل کر لیں۔

قائد حزب اختلاف (جناب محمد حمزہ شہباز شریف): جناب سپیکر! اگر آپ کہتے ہیں تو کر لیتے ہیں۔ وہ بھی ہاؤس کا حصہ ہیں اور اس ہاؤس کے ممبر ہیں۔ (قہقہہ)

جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ ذاتی پسند ناپسند کے علاوہ آپ کی کمیٹی میں ہماری بات ہوئی اور وزیر قانون نے اس کو take up کیا۔ آج ہاؤس نے اس کو متفقہ طور پر پاس کیا ہے۔ میں دیکھ رہا تھا کہ خیبر پختونخوا میں یہ قانون exist کرتا ہے سندھ میں کرتا ہے لیکن پنجاب میں نہیں کرتا تو میں اس کو appreciate کرتا ہوں۔

جناب سپیکر! میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ ہاؤس کو مضبوط کرنا، پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کے لئے اسمبلی کے قوانین ایسے ہونے چاہئیں جو باقی اسمبلیوں سے مطابقت رکھتے ہوں۔ ہم اس میں آپ کا بھرپور ساتھ دیں گے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں یہ بھی درخواست کروں گا کہ خواجہ سلمان رفیق جو کہ اس وقت نیب کی حراست میں ہیں۔ آج مجھے کوئی عار نہیں ہے میں نے اپنی پہلی تقریر میں کہا تھا کہ ریسکیو1122 آپ نے شروع کی تھی۔ ہم نے اس کو آگے بڑھایا تھا اور آج لاکھوں کروڑوں جانیں محفوظ ہوئیں اس کاcredit آپ کو جاتا ہے ہم سب کو جاتا ہے۔ ہم نے اس کو آگے دوسرے اضلاع تک بڑھایا ہے۔ میرا خیال ہے کہ یہ دنیا چند سالوں کی ہے اور ایسے اعمال آخر میں قبر میں ساتھ جاتے ہیں۔

جناب سپیکر! میری درخواست ہے کہ آپ اس کا آغاز خواجہ سلمان رفیق کے پروڈکشن آرڈرز سے کریں۔ بہت شکریہ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر: جی، جناب سعید اکبر خان!

جناب سعید اکبر خان: جناب سپیکر! میں سمجھتا ہوں کہ آج اس اسمبلی کا ایک بہترین دن ہے اور اس کا credit اگر سب سے پہلے کسی کو جاتا ہے تو وہ جناب پرویز الٰہی کو as a Speaker جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! وہ اس لئے کہ جس دن یہاں اس rule کے متعلق میرے بھائی جناب محمد وارث شاد نے کہا کہ جناب سپیکر اس کا آرڈر کر سکتے ہیں۔ اس پر میں نے یہیں کھڑے ہو کر کہا کہ میں نے رولز آف پروسیجر کی پوری کتاب چھان ماری ہے لیکن اس میں کہیں بھی جناب سپیکر کو پروڈکشن آرڈر کی power نہیں ہے۔

جناب سپیکر! یہ credit آپ کو جاتا ہے کہ اس دن آپ نے وزیر قانون کو کہا کہ یہ وقت آتے جاتے رہتے ہیں۔ ہم یہ نہ سمجھیں کہ آج ہم حکومت میں ہیں ہمیں بڑا دل کر کے اس طرح کے رولز جو required ہیں ان کو amend کرنا چاہئے یا ان کو رولز آف پروسیجر میں شامل کیا جانا چاہئے۔ اس کے بعد جب ہم آپ سے ملے تو آپ کی یہ خواہش تھی اس لئے نہیں تھی کہ کسی ایک آدمی کے لئے یہ کیا جائے بلکہ اس ادارے اور اس صوبائی اسمبلی کے لئے چاہتے تھے کہ اس کو power ہو اور اس ہاؤس کا ممبر بدقسمتی سے یا اپنے کسی فعل سے اگر وہ گرفتار ہوتا ہے تو اس کا حق ہے کہ جب تک اس کو سزا نہیں ہو جاتی وہ اپنے حلقہ کی نمائندگی یہاں کرے۔ آپ نے اس نمائندگی کا خیال رکھتے ہوئے گورنمنٹ کو request کی۔

جناب سپیکر! میں آج اس گورنمنٹ کو بھی credit دیتا ہوں کہ انہوں نے اس میں کوئی تفریق نہیں رکھی اور کھلے دل سے اس بات کو قبول کیا اور آج اس کی legislation ہو گئی اور آج یہ رول پنجاب اسمبلی کے رولز آف پروسیجر کا حصہ بنایا گیا ہے جو باقی صوبائی اسمبلیوں اور پارلیمنٹ میں تھا اور پنجاب اسمبلی میں نہیں تھا۔ یہ credit اس گورنمنٹ کو جاتا ہے اور اس کا سہرا سپیکر پنجاب اسمبلی جناب پرویز الٰہی کو جاتا ہے۔(نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! میں appreciate کرتا ہوں قائد حزب اختلاف کو بھی کہ انہوں نے بھی آپ کے اس کام کو appreciate کیا۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ آپ کا جو ایک کام ریسکیو 1122 کا تھا۔ یقین کریں کہ وہ آج اس صوبہ کی ایک مثال ہے۔ پہلے لوگ ایکسیڈنٹ کے نتیجے میں سڑک پر ہی مر جاتے تھے لیکن ان کو وہاں سڑک سے اٹھانے والا کوئی نہیں ہوتا تھا اور ٹریفک ان کے پاس سے گزرتی جاتی تھی۔

جناب سپیکر! آج ایک بہترین سہولت آپ نے اور ان لوگوں نے عوام کو مہیا کی جس نے اسے شروع کیا ان کی جتنی بھی تعریف کی جائے وہ کم ہے۔

جناب سپیکر! میں آج اس پورے ہاؤس کے دونوں اطراف میں بیٹھے لوگوں کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آپ کھلے دل سے اچھے کاموں میں ایک دوسرے کو سپورٹ کریں۔

جناب سپیکر! آج میں نے آپ کا ایک اور اچھا کام بل pending کرنے کی صورت میں دیکھا ہے کہ آپ نے اس ہاؤس کی sense لے لی ہے کہ اس بل پر پورے ہاؤس کی resentment تھی چاہے وہ بل ہماری سمجھ میں نہیں آیا یا ہم اس کو اچھا نہیں سمجھتے تھے۔

جناب سپیکر! اس بات کی کوئی شخص مخالفت نہیں کرتا کہ لوگوں کے گھروں میں جو ملازم کام کرتے ہیں ان کو protection ہونی چاہئے اور ضرور ہونی چاہئے کیونکہ یہ ان کا حق ہے جو کہ ان کو دیا جانا چاہئے۔ جو legislation کرتے ہیں یا جو اس بل کو move کر رہے ہیں وہ یہ بھی دیکھیں کہ ہر گھر میں چار چار، پانچ پانچ غریب لوگ ملازمت کرتے ہیں۔ پرائیویٹ لوگ ایسے لاکھوں لوگوں کو ملازمت دیتے ہیں کہیں ایسا نہ ہو یہ بل کسی غریب کے لئے بے روزگاری کا سبب بن جائے کیونکہ غریب لوگ اپنے بچوں کو ساتھ لے کر آتے ہیں اور لوگ ان کو اپنے کوارٹر رہائش کے لئے دیتے ہیں کہیں ان کے ذہن میں کوئی خوف وخطرہ نہ آجائے۔ یہاں پر جو انسپکٹر ان کی

inspection کے لئے لگائے جاتے ہیں ان کی کارکردگی کا ہمیں بھی پتا ہے۔ آپ ایکسائز انسپکٹرز یا دوسرے انسپکٹرز کو دیکھ لیں ان کی inspection کا ہمیں پتا ہے کہ کس طرح وہ ڈیل کرتے ہیں۔

جناب سپیکر! یہ جو کہہ رہے ہیں کہ یونین کونسل لیول پر ایک کمیٹی بنادی جائے گی تو ہمیں سب پتا ہے۔ جناب وارث شاد فرمارہے تھے کہ آپ 1997 میں سپیکر تھے اور میں اپوزیشن میں تھا اس وقت ہم نے زرعی انکم ٹیکس کی مخالفت کی تھی تو میں نے اسی ہاؤس میں بیٹھ کر کہا تھا کہ یہ قانون بن رہا ہے لیکن یہ implement نہیں ہوگا۔ زراعت میں ہولڈنگ پر علیحدہ اور انکم پر علیحدہ ٹیکس لگایا گیا۔ مجھے اس ہاؤس میں بیٹھا کوئی ممبر بتادے کہ اس سے زراعت پر انکم ٹیکس وصول کیا گیا ہو۔ آج پرائیویٹ ممبر اس کو amend کرنے کے لئے بل لارہے ہیں لہذا ایسا قانون ہی نہ بنائیں جس پر implementation نہ ہو۔ ہم ہمیشہ سے آپ کے معترف ہیں کہ آپ بہت سیاسی سوچ رکھتے ہیں۔

جناب سپیکر! اگر آج یہ بل آتا تو مجھے خدشہ تھا کہ یہ بل پاس ہی نہ ہوتا۔ آپ نے ہاؤس کی sense دیکھ کر گورنمنٹ کو advise کیا۔ میں آئندہ بھی یہ کہتا ہوں کہ زبردستی ایسا کوئی بل نہ لایا جائے جس سے لوگ بے روزگار ہوں۔

جناب سپیکر: شکریہ۔ جی، وزیر قانون!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (جناب محمد بشارت راجا): جناب سپیکر! شکریہ۔ جس طرح ممبران نے بھی گورنمنٹ کو مبارکباد دی ہے تو میں بھی آپ کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ آج سے کچھ دن پہلے جب یہ تحریک move ہوئی تو آپ نے حکم دیا اس کے بعد ہم نے اپنی پارٹی قیادت وزیر اعلیٰ سے بات کی تو انہوں نے آگے جناب عمران خان سے بات کی اور اس کے بعد پارٹی نے یہ فیصلہ کیا کہ اگر رولز میں ترمیم کرلی جائے تو ہماری قیادت کو کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ پاکستان تحریک انصاف کی قیادت اور آپ کا یہ اقدام کیونکہ جس طرح آپ نے اس معاملے کو initiate کیا میں سمجھتا ہوں کہ یہ اقدام پنجاب کی تاریخ میں سنہری الفاظ میں لکھا جائے گا۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! یہاں پر بہت جمہوریت کی باتیں ہوتی ہیں۔ جمہوریت آتی جاتی رہتی ہے لیکن میں سمجھتا ہوں کہ فیصلے وہی ہوتے ہیں جو کہ ایک انسان اپنی ذات سے بالاتر ہو کر کر جائے تو وہی فیصلہ تاریخ کا حصہ بنتا ہے۔

جناب سپیکر! میں یہاں پر ایک چھوٹی سی مثال دینا چاہوں گا اس سے پہلے ہمارے تین بلز پیش ہوئے میرے جتنے بھائی یہاں پر بیٹھے ہوئے ہیں ان سب کا بہت استدلال کے ساتھ یہ خیال تھا کہ یہ ایک غیر قانونی اور غیر آئینی بلز ہیں ان کو ہائی کورٹ میں چیلنج ہو جانا ہے، کمیٹی کو bulldoze کیا جا رہا ہے اور کمیٹی کو کوئی مانتا نہیں کیونکہ غیر اخلاقی اور غیر آئینی کمیٹی نے یہ بل منظور کئے ہیں۔

جناب سپیکر! میرے بھائیو بات کرنے سے پہلے کچھ سوچ لیا کرو کیونکہ اسی کمیٹی نے ترامیم پیش کی ہیں جن پر آپ بولے تک نہیں ہیں۔ خدا کے لئے آپ میری بات سن لیں کیا ترامیم کے وقت یہ کمیٹی بدل گئی تھی تو اسی کمیٹی نے یہ ترامیم کی ہیں جب ایک چیز آپ کے حق میں جا رہی تھی تو اس وقت کمیٹی آئینی اور قانونی ہے اور اس کمیٹی کا فیصلہ درست بھی ہے۔

جناب سپیکر! اب اس پر آپ جو مرضی کہتے رہیں کیا اب آپ اس کمیٹی کو legal قرار دیں گے؟ تو میری بات سن لیں، میں صرف یہ عرض کرنا چاہتا تھا جو فیصلے پاکستان تحریک انصاف کی قیادت کرتی ہے جیسا کہ میں نے پہلے بھی کہا کہ ہم اپنی ذات سے بالاتر ہو کر اس ملک اور اس صوبے کی بہتری کے لئے فیصلے کرتے ہیں چاہے وہ فیصلے ہمارے خلاف ہی کیوں نہ ہوں اس لئے میں ایک مرتبہ پھر گورنمنٹ بنچز کی طرف سے پورے ہاؤس بشمول اپوزیشن کو مبارکباد پیش کرتا ہوں کہ آج اس اسمبلی، موجودہ قیادت جناب عثمان احمد خان بُزدار اور جناب پرویز الٰہی کے سر اس کا سہرا جاتا ہے جنہوں نے اس معاملے کو initiate کیا۔ شکریہ

جناب محمد وارث شاد: جناب سپیکر میری ایک بات سن لیں۔

جناب سپیکر: آپ ایک منٹ بیٹھ جائیں اور میری بات سن لیں۔ آج ایک بہت ہی تاریخی دن ہے۔ مجھے اور میرے کچھ colleagues کو پنجاب اسمبلی میں بہت عرصہ ہو گیا ہے کہ ہم 1985 میں اکٹھے کام کرتے رہے ہیں۔ آپ یقین کریں کہ آج مجھے دلی سکون محسوس ہو رہا ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

میں سمجھتا ہوں کہ اس بات کا کریڈٹ یہاں پر بیٹھے ہوئے ایک ایک ممبر کو جاتا ہے اس کا کریڈٹ لیڈر آف دی اپوزیشن اور لیڈر آف دی ہاؤس جناب محمد عثمان خان بُزدار سمیت آپ سب کو جاتا ہے۔ یہ بات بھی یاد رکھیں کہ اس فیصلے کی جنہوں نے اجازت دی ہے جناب عمران خان جو کہ ہمارے وزیر اعظم ہیں ان کو بھی اس بات کا کریڈٹ جاتا ہے تو اس لئے جب اچھا کام ہو گا تو پھر اس ادارے کو جو کہ ایک institution ہے کو ہم نے مضبوط کرنا ہے۔ ہمارے اپوزیشن لیڈر صاحب نے بالکل ٹھیک فرمایا کہ پارلیمنٹ کو ہم نے مضبوط کرنا ہے تو آج آپ نے پارلیمنٹ کو مضبوط کرنے کی بنیاد نہیں بلکہ پہلا قدم رکھ دیا ہے اب اس پر آپ بلڈنگ بنائیں۔ ہم سب انشاء اللہ نیک نیتی سے یہ چاہتے ہیں کہ یہ ہمارا پارلیمنٹ کا ادارہ مضبوط ہو اور انشاء اللہ مجھے پوری امید ہے کہ ہم مل کر اچھے فیصلے کریں گے۔ اپوزیشن کو ہم اپنا حصہ سمجھتے ہیں وہ ہمارا حصہ ہیں ان کے بغیر ہم آگے نہیں بڑھ سکتے اور ان کی جو input ہے میں سمجھتا ہوں کہ وہ ہمارے لئے ایک بہت بڑا اثاثہ ہے اس کا کریڈٹ ہمیں بھی جاتا ہے کہ آپ محنت کر کے آتے ہیں تو اس کا فائدہ ہم سب کو ہوتا ہے تو اس لئے آج تاریخی دن ہے میں ایک مرتبہ پھر آپ کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتا ہوں اور اب اجلاس کل بروز منگل صبح 11.30 بجے تک ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ABDUL ALEEM KHAN, MR. *(Minister for Local Government & Community Development)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89
-Allocation of land for graveyards in big cities of the province *(Question No. 13)* 68
-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 81
-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65
-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 46
-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 92
-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82
-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 88
-Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 57
-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 61
-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 89
-Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64
-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79
-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 84
-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66
-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63
-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67
-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 93
-Training of representatives of local bodies in the province *(Question No. 83)* 78

ABDUL RAUF MUGHAL, MR.

question REGARDING-

-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town 293

PAGE NO.

Gujranwala *(Question No. 639*)*

ABIDA BIBI, MS.

Call attention Notice REGARDING-

-Murder of a child by his own aunt in Kharian 461

ABU HAFAS MUHAMMAD GHAYAS-UD-DIN, MR.

question REGARDING-

-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal *(Question No. 449*)* 423

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Auction and allotment of land of Government College for Women Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad 239

-Controle over obscene practices at shrine of Hazrat Ali Hajweri (Datta Sahib) 465

-Death of a child in Ganga Ram Hospital Lahore due to carelessness of doctors 142

-Demand to fix five percent quota for non muslims for admission in educational institutions 137

-Demand for taking action against armed persons entered in a woman's house by force 141

-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 144, 222

-Problems faced by schools due to (wrong) policies of past Government 467

-Ruination of Jinnah Bagh (Lawrence Garden) Lahore 338

-Vacation of shops from illegal occupant in Main Bazar Kameer Sahiwal 138

AGENDA FOR THE SESSIONS HELD ON-

-7th January, 2019 5

-8th January, 2019 111

-9th January, 2019 185

-10th January, 2019 263

-11th January, 2019 347

-14th January, 2019 401

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 283)* 219

-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 284)* 220

-Lining of water coures *(Question No. 176)* 214

-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 286)* 221

-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)* 204

-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* 208

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

PAGE NO.

question REGARDING-

-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 88

ALI AKHTAR, MR.

Resolution REGARDING- 153

-Demand to declare all double way roads of Faisalabad toll free

ALLA-UD-DIN, SHEIKH

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Controle over obscene practices at shrine of Hazrat Ali Hajweri (Datta Sahib) 465

-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 222

-Ruination of Jinnah Bagh (Lawrence Garden) Lahore 338

point of order REGARDING- 250

-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton

zero hour notices REGARDING- 178

-Breakage of roads due to loaded trailers comes from Karachi to Lahore via Pakpattan, Chunia 173

-Demand for discuss Commercial Policy of LDA and Master Plan of Lahore 249

-Demand for fixing of protection barriers on underpasses of Lahore 246

-Demand to withdraw heavy tax on registration of luxury vehicles

AMAN ULLAH WARRAICH, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 151

AMENDMENTS IN RULES-

-Rules of the Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 541

AMJAD MEHMOOD CHAUDHRY, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 147

ANSAR MAJEED KHAN NIAZI, MR

BILL *(Discussed upon)-*

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 535

ASAD ALI MALIK

-Oath of office 30

ASHRAF ALI, CHOUDHARY

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Death of a child in Ganga Ram Hospital Lahore due to carelessness of doctors 142

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 80
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala bypass *(Question No. 627*)* 429
-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82
-Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 56
-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 355
-Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64
-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala *(Question No. 51)* 370
-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala *(Question No. 52)* 371
-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and details about area and fish seed *(Question No. 48)* 72
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)* 129
-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)* 369
-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)* 372
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)* 69
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)* 435
-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

ASIA AMJAD, MS.
Call attention Notice REGARDING- 460
-Murder of a child by his own aunt in Kharian

AUTHORITIES-
-Of the House 7

AYSHA IQBAL, MS.
question REGARDING- 407
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)*

AZMA ZAHID BOKHARI, MRS.
BILLS *(Discussed upon)*-
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 520, 524
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 481, 498

224 , 233

PAGE NO.

points of order REGARDING- 17
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 312

question REGARDING-
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura *(Question No. 134)*

B

BILAL FAROOQ TARAR, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 491
BILLS-
-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 *(Introduced in the House)* 339
-The Punjab Domestic Workers Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 513
-The Punjab Occuptional Safety and Health Bill 2019 *(Introduced & Referred to the Standing Committee)* 244, 340
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 *(Considered and passed by the House)* 473-513

C

CABINET-
-Of the Punjab 7

Call attention Notices REGARDING- 96
-Dacoity in jurisdiction of Police Station Sadar Tandlianwala Faisalabad 327
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore 460
-Murder of a child by his own aunt in Kharian
-Murder of a mother and daughter come at date of the court in Sambrial, Sialkot 329
-Murders in premises of court in Jahania, Khanewal 326
-Publically murder of Abdul Majeed named person in Bahawalpur 462
CHIEF MINISTER OF PUNJAB

-SEE UNDER USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR.
COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 302)* 458
-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad 443

PAGE NO.

(Question No. 109) 433
-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara (Question No. 553*) 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh (Question No. 152)
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala 429
bypass (Question No. 627*) 440
-Cost and constuction of roads in PP-79 (Question No. 91)
-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab 421
River PP-126 Jhng (Question No. 373*) 405
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib (Question No.254*) 439
-Funds spent on Ring Road Lahore (Question No. 73)
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road 459
Okara (Question No. 310)
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road 410
Sargodha (Question No. 328*)
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal 459
(Question No. 309)
-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal 423
(Question No. 449*)
-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab 426
Nagar Bridge (Question No. 470*)
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B 442
Nankana Sahib (Question No. 101)
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal 451
(Question No. 225)

-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 456
(Question No. 239) 457
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara (Question No. 301)
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore 431
(Question No. 523*)

E

EXCISE, TAXATION DEPARTMENT-

questions REGARDING- 210
-Scale and posting of Excise Inspector (Question No. 104*) 212
-Tax charged from films and stage dramas (Question No. 144) 209
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore (Question No. 28) 217
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation (Question No. 255)

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motion No. 190 194

EXTENSION IN TIME LIMIT OF-
-Special Committee No. 3 151

PAGE

NO.

F

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 18

-On sad demise of father of Shahzad Ahmed Cameraman of Punjab Assembly 193

-On sad demise of PTI Leader of Dera Ghazi Khan, Mr. Rashid Bokhari

-On sad demises of father of Mr. Iftikhat Hussain cameraman of Punjab Assembly and six persons died in Rajanpur 268

-On sad demises of mother of Mr. Muhammad Afzal MPA, mother of Mr. Muhammad Jahanzaib Khan Khichi Minister for Transport, mother of Mr. Muhammad Ajmal Minister for Social Welfare & Bait ul Maal 115

FIDA HUSSAIN, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 149

FISHERIES DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and details about area and fish seed *(Question No. 48)* 72

FORESTS DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)* 93

-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 49

-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 94

-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 38

-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)* 76

-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)* 69

-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)* 75

G

GULNAZ SHAHZADI, MRS.

questions REGARDING-

-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)* 322

-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification of teachers *(Question No. 169)* 314

GULRAIZ AFZAL GONDAL, MR.

MOTION regarding- 387

PAGE NO.

-DEMAND TO CONSTITUTE COMMITTEE TO REDUCE HEAVEY FEES OF PRIVATE SCHOOLS 379

point of order REGARDING-
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

H

HASEENA BEGUM, MS.
-LEAVE OF ABSENCE 147

HASSAN MURTAZA, SYED
-LEAVE OF ABSENCE 146

points of order REGARDING-
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 31
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools 381
-Demand to constitute Standing Committees 468
-Demand for taking up resolution out of turn 240, 388
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court 389

questions REGARDING-
-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof *(Question No. 71*)* 268
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)* 311
-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* 208
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road Okara *(Question No. 310)* 459
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal *(Question No. 309)* 459

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)* 322
-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)* 320
-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)* 273

-Filling vacant posts in Government Degree College for Women 316

PAGE NO.

Basirpur, Okara *(Question No. 260)* 288
-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)*
-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification of teachers *(Question No. 169)* 314 297
-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)*
-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 734*)* 304
-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof *(Question No. 71*)* 268
-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)* 319
-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)* 321

HINA PERVAIZ BUTT, MS.

Call attention Notice REGARDING- 326

-MURDERS IN PREMISES OF COURT IN JAHANIA, KHANEWAL 444

question REGARDING- 254
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 257

zero hour notices REGARDING-
-Demand for repair of filtration plant installed in GOR II, Bahawalpur House Lahore
-Problem faced by students due to closing of Fateh Garh Bridge

HOME DEPARTMENT-

questions REGARDING- 126
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)* 132
-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 163)* 128 127
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)*
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore *(Question No. 354*)* 116 127
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)*
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal *(Question No. 187)* 132
-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad *(Question No. 644*)* 120
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore *(Question No. 71)* 126 129
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)*

PAGE NO.

I

IFTIKHAR AHMED KHAN, MR.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 18

-On sad demise of father of Shahzad Ahmed Cameraman of Punjab Assembly

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CH.

questions REGARDING-

-Action against beggars *(Question No. 745*)* 416

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA *(QUESTION NO. 293)* 376

-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 302)* 458

-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)* 320

-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 433

-Filling vacant posts in Government Degree College for Women Basirpur, Okara *(Question No. 260)* 316

-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 94

-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)* 321

-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)* 457

IJAZ MASIH, MR. *(Minister for Human Rights & Minority Affairs)*

point of order REGARDING-

-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners 135

J

JAFFAR ALI, MR.

Call attention Notice REGARDING- 96

-Dacoity in jurisdiction of Police Station Sadar Tandlianwala Faisalabad

K

KANWAL PERVAIZ CH, MS.

-LEAVE OF ABSENCE 149

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Construction of women protection committees at district level (Question No. 133*) 431
-Training of representatives of local bodies in the province (Question No. 83) 78

KHADIJA UMER, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Problems faced by schools due to (wrong) policies of past Government 467

Call attention Notice REGARDING-
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore 327

Resolution REGARDING-
-Demand to fix the maximum number of students fourty in a class in Government Schools 163

KHALIL TAHIR SINDHU, MR.
BILL *(Discussed upon)*-
-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 526

points of order REGARDING-
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 228
-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners 134
-Problems faced by public due to strike by Lawyers on not establishing bench of High Court in six big cities 99

KHAWAR ALI SHAH, SYED

point of order REGARDING-
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 25

L

LAW DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan (Question No. 735*) 206
-Criteria of qualification and experience for the post of Advocate General (Question No. 177) 216

LEADER OF OPPOSITION
-See under Muhammad Hamza Shahbaz Sharif, Mr.

PAGE NO.

LEAVE OF ABSENCE OF-

- -Aman Ullah Warraich, Mr. 151
- -Amjad Mehmood Chaudhry, Mr. 147
- -Fida Hussain, Mr. 149
- -Haseena Begum, Ms. 147
- -Hassan Murtaza, Syed 146
- -Kanwal Pervaiz Ch, Ms. 149
- -Mazhar Abbas Raan, Mr. 149
- -Muhammad Ahsan Jahangir, Mr. 146
- -Muhammad Jahangir Bhutta, Peerzada 148
- -Muhammad Saqib Khurshed, Mr. 150
- -Munawar Hussain, Rana 150
- -Nazir Ahmad Chohan, Mr. 148
- -Rabia Ahmed Butt, Ms. 147
- -Shahab-Ud-Din Khan, Mr. 150
- -Tahia Noon, Ms. 148
- -Zakia Khan, Ms. 146

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

- -Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89
- -Allocation of land for graveyards in big cities of the province *(Question No. 13)* 68
- -Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 80
- -Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65
- -Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 45
- -Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 91
- -Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82
- -Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 87
- -Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 56
- -Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 60
- -Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 88
- -Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64
- -Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79
- -Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 83

PAGE NO.

-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66
-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63
-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67
-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 92
-Training of representatives of local bodies in the province *(Question No. 83)* 78

M

MAHINDAR PALL SINGH, MR
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Demand to fix five percent quota for non muslims for admission in educational institutions 137

point of order REGARDING-
-Demand to exempt Sikh Community to wear helmet 196

MANAN KHAN, MR.

question REGARDING-
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal *(Question No. 225)* 451

MAZHAR ABBAS RAAN, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 149

MAZHAR IQBAL, CHAUDHARY
BILL *(Discussed upon)-*

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 514

points of order REGARDING-
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton 252
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools 384

MEHMOOD UR RASHEED, MIAN *(Minister for Housing, Urban Development & Public Health Engineering)*

points of order REGARDING-
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton 251
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 32
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court 391

zero hour notices REGARDING-
-Demand for fixing of protection barriers on underpasses of Lahore 249
255

PAGE

NO.

-Demand for repair of filtration plant installed in GOR II, Bahawalpur House Lahore

MINISTER FOR AGRICULTURE

-See under Nauman Ahmad Langrial, Malik

MINISTER FOR COMMUNICATION & WORKS

-See under Muhammad Asif Nakai, Sardar

MINISTER FOR ENERGY

-See under Muhammad Akhtar, Mr.

MINISTER FOR EXCISE, TAXATION & NARCOTICS CONTROL

-See under Mumtaz Ahmed, Mr.

MINISTER FOR FORESTRY, WILDLIFE & FISHERIES

-See under Muhammad Sibtain Khan, Mr.

MINISTER FOR FOOD

-See under Samiullah Chaudhary, Mr.

MINISTER FOR HIGHER EDUCATION & TOURISM

-See under Yasir Humayun, Mr.

MINISTER FOR HOUSING, URBAN DEVELOPMENT & PUBLIC HEALTH ENGINEERING

-See under Mehmood ur Rasheed, Mian

MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITY AFFAIRS

-See under Ijaz Masih, Mr.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

-See under Muhammad Aslam Iqbal, Mian

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS

(Was also assigned Assembly Business pertaining to S & GAD and Home)

-See under Muhammad Basharat Raja, Mr.

MINISTER FOR LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT

-See under Abdul Aleem Khan, Mr.

MINISTER FOR PRIMARY & SECONDARY HEALTHCARE AND SPECIALIZED HEALTHCARE & MEDICAL EDUCATION

-See under Yasmin Rashid, Ms.

MINISTER FOR PUBLIC PROSECUTION

(Was also assigned Assembly Business pertaining to Transport)

-See under Zaheer Ud Din, Ch.

MINISTER FOR REVENUE

-See under Muhammad Anwar, Malik

MINISTER FOR SCHOOL EDUCATION

-See under Murad Raas, Mr.

MINISTER FOR SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL

-See under Muhammad Ajmal, Mr.

MINISTER FOR ZAKAT & USHR

-See under Shoukat Ali Laleka, Mr.

MOHAMMAD IQBAL KHAN, RANA

point of order REGARDING- 29

PAGE NO.

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker

MOMINA WAHEED, MS.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for taking action against armed persons entered in a woman's house by force 141

Call attention Notice REGARDING-

-Murder of a mother and daughter come at date of the court in Sambrial, Sialkot 329

questions REGARDING-

-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 449

-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)* 450

MOTIONS regarding-

-Demand to constitute committee to reduce heavey fees of private schools 387

-Leave to move amendments in the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 539

-Suspension of rules for presetation of a resolution 539

MUHAMMAD AHMAD KHAN, MALIK

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 484, 502

points of order REGARDING-

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 236

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 14, 23, 28

MUHAMMAD AHSAN JAHANGIR

-Leave of absence 146

MUHAMMAD AJMAL, MR. *(Minister for Social Welfare & Bait ul Maal)*

Answers to the questions REGARDING-

-Action against beggars *(Question No. 745*)* 416

-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad *(Question No. 229)* 455

-Construction of women protection committees at district level *(Question No. 133*)* 431

-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017 *(Question No. 78)* 440

-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 449

-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 449

448

444

PAGE NO.

-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 446
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 447
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)* 408
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 435
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)* 450
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)*
-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)*

MUHAMMAD AKHTAR, MR. *(Minister for Energy)*

point of order REGARDING- 381, 385
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

MUHAMMAD ANWAR, MALIK *(Minister for Revenue)*

point of order REGARDING- 333
-Demand for extension in period of lease of farmers cultivating barren land

MUHAMMAD ARSHAD, MR.

point of order REGARDING- 252
-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Vacation of shops from illegal occupant in Main Bazar Kameer Sahiwal 138

QUESTIONS regarding-
-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal *(Question No. 187)* 132
-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 83
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B Nankana Sahib *(Question No. 101)* 442
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 210
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation *(Question No. 255)* 217

MUHAMMAD ASHRAF RASOOL, MR.

point of order REGARDING-
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 18

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 8th January, 2019 163

MUHAMMAD ASIF NAKAI, SARDAR *(Minister for Communication & Works)*

Answers to the questions REGARDING-
-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 458
434

PAGE NO.

Okara *(Question No. 302)*
-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 444
-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad *(Question No. 109)* 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)* 429
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala bypass *(Question No. 627*)* 441 406
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)*
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 421
-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 439
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)* 460
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road Okara *(Question No. 310)* 410
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road Sargodha *(Question No. 328*)* 459
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal *(Question No. 309)* 424
-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal *(Question No. 449*)* 427
-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab Nagar Bridge *(Question No. 470*)* 443
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B Nankana Sahib *(Question No. 101)* 452
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal *(Question No. 225)* 456
-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 *(Question No. 239)* 457
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)* 432
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 523*)*

MUHAMMAD ASLAM IQBAL, MIAN *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

BILL *(Discussed upon)*- 532

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018

MUHAMMAD AYUB KHAN, MR.

questions REGARDING-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)* 85
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 146)* 313 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)*

MUHAMMAD BASHARAT RAJA, MR. *(Minister for Law & Parliamentary*

PAGE NO.

Affairs was also assigned Assembly Business pertaining to S & GAD and Home)

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Demand for taking action against armed persons entered in a woman's house by force 142

-Vacation of shops from illegal occupant in Main Bazar Kameer Sahiwal 139

AMENDMENTS IN RULES-

541

-RULES OF THE PROCEDURE OF THE PROVINCIAL ASSEMBLY OF THE PUNJAB 1997 206

Answers to the questions REGARDING- 216

-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 735*)*

116

-Criteria of qualification and experience for the post of Advocate General *(Question No. 177)*

352

-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore *(Question No. 354*)*

120

-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)*

339

-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad *(Question No. 644*)* 513, 522, 528

244

BILLS *(Discussed upon)*-

-The Namal Institute Mianwali Bill 2019 475, 493

95

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 328

460

-THE PUNJAB OCCUPTIONAL SAFETY AND HEALTH BILL 2019

330

-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 326

462

Call attention Notices REGARDING-

151

-DACOITY IN JURISDICTION OF POLICE STATION SADAR TANDLIANWALA FAISALABAD

387

-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore 539

-Murder of a child by his own aunt in Kharian

-Murder of a mother and daughter come at date of the court in Sambrial, Sialkot 102

-Murders in premises of court in Jahania, Khanewal 15, 21, 25, 27, 34

-Publically murder of Abdul Majeed named person in Bahawalpur

EXTENSION IN TIME LIMIT OF- 136

-Special Committee No. 3 332

MOTIONS regarding- 241, 388

385

-DEMAND TO CONSTITUTE COMMITTEE TO REDUCE HEAVEY FEES OF PRIVATE SCHOOLS

PAGE NO.

-Suspension of rules for presetation of a resolution 161

points of order REGARDING-

-Challenge to reports submitted by Special Committees 180

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 175

-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners

-Demand for repair of bridge in Sahiwal

-Demand for taking up resolution out of turn

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

Resolution REGARDING-

-Condemnation of brutality of indian army in Kahmir

zero hour notices REGARDING-

-Breakage of roads due to loaded trailers comes from Karachi to Lahore via Pakpattan, Chunia

-Demand for discuss Commercial Policy of LDA and Master Plan of Lahore

MUHAMMAD HAMZA SHAHBAZ SHARIF, MR. *(Leader of Opposition)*

BILL *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 524

MUHAMMAD ILLYAS, MR.

questions REGARDING-

-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 308

-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)* 319

-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab Nagar Bridge *(Question No. 470*)* 426

MUHAMMAD JAHANGIR BHUTTA, PEERZADA

-LEAVE OF ABSENCE 148

MUHAMMAD MOAVIA, MR.

questions REGARDING-

-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65

-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 421

-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 91

PAGE NO.

-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67
-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 92

MUHAMMAD MUNEEB SULTAN CHEEMA, MR.

questions REGARDING-

-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)* 273
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road Sargodha *(Question No. 328*)* 410

MUHAMMAD SAFDAR SHAKIR, MR.

questions REGARDING-

-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad *(Question No. 109)* 443
-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213
-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 *(Question No. 239)* 456

Resolution REGARDING-

-Demand to making policy about supply of grain bags of purchase of wheat 167

MUHAMMAD SAQIB KHURSHED, MR.

-LEAVE OF ABSENCE 150

MUHAMMAD SIBTAIN KHAN, MR. *(Minister for Forestry, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)* 86
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)* 93
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 50
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and details about area and fish seed *(Question No. 48)* 72
-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign *(Question No. 262)* 95
-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 38
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)* 76
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)* 69
-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)* 75

MUHAMMAD TAHIR PERVAIZ, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

PAGE NO.

-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 144

questions REGARDING-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 283)* 219
-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad *(Question No. 229)* 455
-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 284)* 220
-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad *(Question No. 644*)* 120
-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 286)* 221
-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)* 377
-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)* 310
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore *(Question No. 523*)* 431

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-8th January, 2019 153
-9th January, 2019 199, 200

MUHAMMAD WARIS SHAD, MR.

BILLS *(Discussed upon)*-

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 517, 527
-The Punjab Right to Public Service Bill 2018 474, 503, 509

points of order REGARDING-

-Challenge to reports submitted by Special Committees 102, 104
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 227
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 17
-Demand for extension in period of lease of farmers cultivating barren land 332

question REGARDING-

-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 315

MUMTAZ AHMED, MR. *(Minister for Excise, Taxation & Narcotics Control)*

PAGE NO.

Answers to the questions REGARDING-
-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213
-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore *(Question No. 4)* 209
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 211
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)* 212
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)* 210
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation *(Question No. 255)* 217
-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

zero hour notice REGARDING-
-Demand to withdraw heavy tax on registration of luxury vehicles 247

MUNAWAR HUSSAIN, RANA

-LEAVE OF ABSENCE 150

questions REGARDING-
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)* 309
-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha *(Question No. 12)* 309
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)* 440
-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 45

MUNIRA YAMIN SATTI, MS.

questions REGARDING-
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)* 93
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi *(Question No. 216)* 316

MURAD RAAS, MR. *(Minister for School Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)* 277
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura *(Question No. 134)* 312
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 146)* 313
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)* 309
-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 639*)* 293
310

PAGE NO.

-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha 300
(Question No. 12) 308
-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 315
-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 311
-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 311
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)*
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)* 317
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi
(Question No. 216)

MUSSARAT JAMSHED, MS.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Auction and allotment of land of Government College for Women Ghulam Muhammad Abad, Faisalabad 239

question REGARDING-
-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)* 352

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-
-7th January, 2019 12
-8th January, 2019 114
-9th January, 2019 188
-10th January, 2019 266
-11th January, 2019 350
-14th January, 2019 404

NADEEM KAMRAN, MALIK

points of order REGARDING-
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 21
-Demand for repair of bridge in Sahiwal 331

NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-

questions REGARDING- 213
-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)*
-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore *(Question No. 4)* 209
-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

NASEER AHMAD, MR.

questions REGARDING- 375

PAGE NO.

-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG 68
CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 373
-Allocation of land for graveyards in big cities of the province 126
(Question No. 13) 127
-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)*
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)* 216
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)*
-Criteria of qualification and experience for the post of 440
Advocate General *(Question No. 177)* 127
-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017
(Question No. 78) 209
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)* 375
-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore 439
(Question No. 4) 448
288

-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018 214
(QUESTION NO. 248) 297
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)* 368
-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 448
-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)*
-Lining of water coures *(Question No. 176)* 126
-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)* 38
-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)* 447
-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 76
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore 204
(Question No. 71) 364
-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 212
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 209
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)* 374
-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)*
-Reinstatement of Zakat Councils *(Question No. 566*)*
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)*
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)*
-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)*

NAUMAN AHMAD LANGRIAL, MALIK *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad 220
(Question No. 283)
-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad 220
(Question No. 284) 215
-Lining of water coures *(Question No. 176)*
-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad 221
(Question No. 286) 204

PAGE NO.

-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)*
-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* 208

NAZIR AHMAD CHOHAN, MR.
148
-LEAVE OF ABSENCE

NOTIFICATION of-
-Acting Speaker 3
-Summoning of 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 1

O

OATH OF OFFICE by-
-Asad Ali Malik (PP-168)
30

OFFICERS-
-Of the House
9

PAGE NO.

P

Panel of Chairmen-

-Announcement regarding Panel of Chairmen for 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 — 13

points of order REGARDING-

-Anxiety amongst farmers due to decision to import duty free cotton — 250
-Challenge to reports submitted by Special Committees — 102
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister — 224
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker — 14, 155
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools — 379
-Demand to constitute Standing Committees — 468
-Demand for extension in period of lease of farmers cultivating barren land — 332
-Demand for handing over the properties of Nationalized Murray College Sialkot and Garden College Rawalpindi to their actual owners — 134
-Demand to exempt Sikh Community to wear helmet — 196
-Demand for repair of bridge in Sahiwal — 331
-Demand for taking up resolution out of turn — 240, 388
-Problems faced by public due to strike by Lawyers on not establishing bench of High Court in six big cities — 99
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court — 389

Q

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT-

-Area and building of Agriculture University Faisalabad *(Question No. 283)* — 219
-Budget and vacant posts in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 284)* — 220
-Lining of water coures *(Question No. 176)* — 214
-Posts of non teaching cadre in Agriculture University Faisalabad *(Question No. 286)* — 221
-Provision of seed free of cost to farmers *(Question No. 14*)* — 204
-Provision of staff and Bulldozers to Agriculture Engineering Department in Chiniot *(Question No. 730*)* — 208

COMMUNICATION & WORKS DEPARTMENT-

-Budget allocated for repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 302)* — 458

PAGE

NO.

-Construction and repair of roads in Chak No. 499 and 201 Faisalabad 443
(Question No. 109) 433
-Construction of Rajuwal to Culsher road Okara *(Question No. 553*)* 445
-Construction of roads in PP-120 Toba Tek Singh *(Question No. 152)*
-Construction of service roads from G.T Road bypass to Gujranwala 429
bypass *(Question No. 627*)* 440
-Cost and constuction of roads in PP-79 *(Question No. 91)*
-Dilapidation of road constructed on embankment of Chenab 421
River PP-126 Jhng *(Question No. 373*)* 405
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 439
-Funds spent on Ring Road Lahore *(Question No. 73)*
-Repair and construction of Baseerpur to Ameera Tajeka Road 459
Okara *(Question No. 310)*
-Repair and construction of Bhagtanwala to Mitha lak road 410
Sargodha *(Question No. 328*)*
-Repair and construction of bridge on Biloki Sulemanki Link Canal 459
(Question No. 309)
-Repair and construction of Chak Amro to Delhra Road Narowal 423
(Question No. 449)*
-Repair and construction of Chiniot Sargodha road and Chenab 426
Nagar Bridge *(Question No. 470*)*
-Repair and construction of Ghulay Bajway Road Chak No. 116/R.B 442
Nankana Sahib *(Question No. 101)*
-Repair and construction of road Mengra to Chak Dudhu Narowal 451
(Question No. 225)
-Repair and construction of road Zafar Chowk to Kamalia PP-104 456
(Question No. 239) 457
-Repair and construction of roads in PP-185 Okara *(Question No. 301)*
-Total area and occupants over property of Wahdat Colony Lahore 431
(Question No. 523)*

EXCISE, TAXATION DEPARTMENT- 210
-Scale and posting of Excise Inspector *(Question No. 104*)* 212
-Tax charged from films and stage dramas *(Question No. 144)* 209
-Tax received in years 2016 to 2018 in Lahore *(Question No. 28)*
-Upgradation of post of Inspector Excise and Taxation 217
(Question No. 255)

FISHERIES DEPARTMENT-
-Offices of Fishries Department in Gujranwala division and 72
details about area and fish seed *(Question No. 48)*

FORESTS DEPARTMENT- 93
-Deaths of animals in Safari Park Rawalpindi *(Question No. 214)*
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal 49
(Question No. 543)*
-Plantation in Basirpur, Okara under Shajarkari Campaign 94
(Question No. 262) 38
-Plantation in the province *(Question No. 192*)* 76

	PAGE NO.
-Projects of increase in forests in the province *(Question No. 79)*	
-Steps for increasing forests and control over wood cutting *(Question No. 47)*	69
-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)*	75
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-	
-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)*	322
-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)*	320
-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)*	273
-Filling vacant posts in Government Degree College for Women Basirpur, Okara *(Question No. 260)*	316
	288
-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)*	
-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification of teachers *(Question No. 169)*	314
	297
-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)*	
-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 734*)*	304
-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof *(Question No. 71*)*	268
-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)*	319
-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)*	321
HOME DEPARTMENT-	126
-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)*	132
-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*	
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 163)*	128
	127
-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)*	
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore *(Question No. 354*)*	116
	127
-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)*	
-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal *(Question No. 187)*	132
-Number of check posts and Police Stations in Faisalabad *(Question No. 644*)*	120
-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore *(Question No. 71)*	126
	129
-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)*	
LAW DEPARTMENT-	
-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 735*)*	206

PAGE NO.

-Criteria of qualification and experience for the post of Advocate General *(Question No. 177)* 216

LOCAL GOVERNMENT & COMMUNITY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

-Allocation and issuance of funds to Local Government Department for the year 2017-18 *(Question No. 186)* 89

-Allocation of land for graveyards in big cities of the province *(Question No. 13)* 68

-Audit of Waste Management Company Gujranwala and action taken against responsible officers *(Question No. 99)* 80

-Construction of Khaki Shah Road in PP-126 Jhang *(Question No. 371*)* 65

-Development works in Municipal Committee Silanwali, PP-79 *(Question No. 171*)* 45

-Dilapidation of sewerage line of PP-126 Jhang *(Question No. 190)* 91

-Ejectment of cattle from residential areas of Gujranwala *(Question No. 112)* 82

-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 87

-Establishment of model graveyard in Gujranwala division *(Question No. 310*)* 56

-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 60

-Establishment of Walled City Authority Lahore and eradication of encroachments *(Question No. 168)* 88

-Installation of water filtration plant in district Gujranwala *(Question No. 101*)* 64

-Number of vehicles of Fire Brigade Gujranwala *(Question No. 89)* 79

-Officers deputed in Local Bodies of the province *(Question No. 129)* 83

-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66

-Repair of traffice signals in Faisalabad city and budget thereof *(Question No. 50*)* 63

-Repair of turbine for sewerage out fall in PP-126 Jhang *(Question No. 10)* 67

-Sewerage disposal station of PP-126 Jhang *(Question No. 191)* 92

-Training of representatives of local bodies in the province *(Question No. 83)* 78

NARCOTICS CONTROL DEPARTMENT-

-Control over Narcotics in Faisalabad *(Question No. 159)* 213

-Establishment of Government opium and Acolied Factory Lahore *(Question No. 4)* 209

-Vehicles and staff in Anti Narcotics wing district Gujranwala *(Question No. 728*)* 205

S & GAD DEPARTMENT-

-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)* 352

PAGE

NO.

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT- 277
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)*
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura 312
(Question No. 134)
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh 313
(Question No. 146)
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, 309
Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)*
-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town 293
Gujranwala *(Question No. 639*)*
-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha 309
(Question No. 12) 300
-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 308
-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 315
-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 311
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)*
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi 316
(Question No. 216) 310
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)*
SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT- 416
-Action against beggars *(Question No. 745*)*
-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad 455
(Question No. 229)
-Construction of women protection committees at district level 431
(Question No. 133)*
-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017 440
(Question No. 78) 449
-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 448
-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 448
-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 444
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 446
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)* 447
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 407
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)* 435
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)* 450
-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)*
TRANSPORT DEPARTMENT- 375
375
-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG 360
CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 374

-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018
(QUESTION NO. 248)

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS 85

PAGE

NO.

PROJECT *(QUESTION NO. 307*)* 373

-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)* 376

355

WILDLIFE DEPARTMENT-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)* 370

368

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)* 371

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA *(QUESTION NO. 293)* 362

377

-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 369

-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala *(Question No. 51)* 372

-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)* 364

-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala *(Question No. 52)*

-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)*

-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)*

-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)*

-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)*

-REINSTATEMENT OF ZAKAT COUNCILS *(QUESTION NO. 566*)*

QUORUM-

INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-

-7th January, 2019 108

-8th January, 2019 153, 163

-9th January, 2019 199, 200

R

RABIA AHMED BUTT, MS. 147

-LEAVE OF ABSENCE

RAHEELA NAEEM, MRS.

questions REGARDING- 132

-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)*

PAGE NO.

-Removal of rubbish from ways to graveyards in PP-154 Lahore *(Question No. 544*)* 66

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on -
-7th January, 2019 11
-8th January, 2019 113
-9th January, 2019 187
-10th January, 2019 265
-11th January, 2019 349
-14th January, 2019 403

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 99

-THE PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION BILL 2018 (BILL NO. 33 OF 2018) 193

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 (BILL NO. 30 OF 2018) 98

-THE PUNJAB PREVENTION OF CONFLICT OF INTEREST BILL 2018 (BILL NO. 28 OF 2018) 99

-The Punjab Right to Public Services Bill 2018 (Bill No. 29 of 2018) 99
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 (Bill No. 31 of 2018)
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2018 (Bill No. 32 of 2018) 99

Resolutions REGARDING-
-Condemnation of brutality of indian army in Kahmir 159
-Demand to declare all double way roads of Faisalabad toll free 153
-Demand to fix the maximum number of students fourty in a class in Government Schools 163
-Demand to make policy about supply of bags for purchase of wheat 167

ruling of the chair REGARDING-
-Point of order on conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker and Mr. Deputy Speaker 340

S

S & GAD DEPARTMENT-

question REGARDING-
-Expenses upon foreign visits of Ex-Chief Minister Punjab *(Question No. 154*)* 352

SADIA SOHAIL RANA, MS.

PAGE NO.

questions REGARDING-
-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 163)* 128
-Dilapidation of Syed Wala Okara road Nankana Sahib *(Question No.254*)* 405
-Details about ambulances and medicine in Rescue 1122 Lahore *(Question No. 354*)* 116
-Eradication of encroachments in UC-79 Lahore *(Question No. 162)* 87
-Establishment of model graveyard near Saggian Bridge, Lahore *(Question No. 359*)* 60

SAJID AHMED KHAN, MR.

Resolution REGARDING- 159
-Condemnation of brutality of indian army in Kahmir

SALMA SAADIA TAIMOOR, MS.

question REGARDING- 277
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)*

SAMI ULLAH KHAN, MR.

Call attention Notice REGARDING- 328
-Murder and rape of a nine years old girl in Lohari Gate, Lahore

points of order REGARDING-
-Challenge to reports submitted by Special Committees 103
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker 19, 155
-Reaction of a federal minister upon decision of Supreme Court 394

SAMIULLAH CHAUDHARY, MR. *(Minister for Food)*

Resolution REGARDING- 167
-Demand to make policy about supply of bags for purchase of wheat

SCHOOL EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Charging excessive fee by private schools *(Question No. 520*)* 277
-Clean drinking water and washrooms in schools of Sheikhupura *(Question No. 134)* 312
-Closure of Primary School of Chak No. 294/GB Toba Tek Singh *(Question No. 146)* 313
-Construction of Girls Primary School in Aslam Colony tehsil Silanwali, Sargodha and start of classes therein *(Question No. 9)* 309
-Construction of Government Model Girls High School Satellite Town Gujranwala *(Question No. 639*)* 293
-Construction of Primary and Elementary Schools in PP-79 Sargodha *(Question No. 12)* 309
300

PAGE NO.

-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 308
-Nonpayment of salaries to contract teachers *(Question No. 447*)* 315
-Number of high schools in PP-84, Khushab *(Question No. 171)* 311
-Playgrounds in schools of PP-95, Chiniot *(Question No. 56)* 316
-Upgradation of Girls Middle Schools Barrohi, Rawalpindi *(Question No. 216)* 310
-Shortage of teachers in district Okara *(Question No. 54)*

SEEMABIA TAHIR, MS.

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 267

-ON SAD DEMISES OF FATHER OF MR. IFTIKHAT HUSSAIN CAMERAMAN OF PUNJAB ASSEMBLY AND SIX PERSONS DIED IN RAJANPUR 75

question REGARDING-

-Steps for killing pigs in forests of Kotli Sattian, Rawalpindi *(Question No. 70)*

SHAHAB-UD-DIN KHAN, MR. 150

-LEAVE OF ABSENCE 383

point of order REGARDING-

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

SHAHBAZ AHMAD, MR. (PP-130)

point of order REGARDING- 380

-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

SHAHIDA AHMED, MS.

questions REGARDING- 300

-Educational syllabus of the province *(Question No. 674*)* 49
-Number and kinds of trees in forests of Pirowal, Khanewal *(Question No. 543*)* 362
-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)*

SHAZIA ABID, MS.

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 7th January, 2019 108

SHOUKAT ALI LALEKA, MR. *(Minister for Zakat & Ushr)*

Answers to the questions REGARDING- 374

-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)*

PAGE NO.

-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA *(QUESTION NO. 293)* 377
-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 355
-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala *(Question No. 51)* 371
-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)* 368
-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala *(Question No. 52)* 372
-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)* 362
-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)* 378
-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)* 369
-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)* 373
-Reinstatement of Zakat Councils *(Question No. 566*)* 365

SOCIAL WELFARE & BAIT UL MAAL DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Action against beggars *(Question No. 745*)* 416
-Budget and employees of Social Welfare Department, Faisalabad *(Question No. 229)* 455
-Construction of women protection committees at district level *(Question No. 133*)* 431
-Details about funds issued to deserving persons in 2016 and 2017 *(Question No. 78)* 440
-Details of remuneration paid to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 221)* 449
-Grant of Jahez Fund during 2018 in Faisalabad *(Question No. 199)* 448
-Number of Dar-ul-Aman *(Question No. 181)* 448
-Number of NGOs and procedure of registration *(Question No. 126)* 444
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)* 446
-Posts of Social Welfare Officer in Lahore *(Question No. 179)* 447
-Reasons for not keeping beggars in beggar home Lahore *(Question No. 194*)* 407
-Steps taken for women development in Gujranwala *(Question No. 38)* 435
-Training of skills to women in Dar-ul-Aman *(Question No. 222)* 450

SUMMONING-
-Notification of summoning of 6th session of 17th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 7th January, 2019 1

PAGE NO.

T

TAHIA NOON, MS.

-LEAVE OF ABSENCE **148**

TRANSPORT DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 375

-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018 *(QUESTION NO. 248)* 375

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS PROJECT *(QUESTION NO. 307*)* 360

-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)* 374

U

USMAN AHMED KHAN BUZDAR, MR. *(Chief Minister of Punjab)*

Answers to the questions REGARDING-

-Budget of Border Military Poice *(Question No. 14)* **126**

-Budget of Safe City Project in Lahore *(Question No. 275)* 133

-Cases in Police Station Nawan Kot and Gulshan Ravi Lahore *(Question No. 163)* 128

-Cases of torture upon children and unic persons *(Question No. 123)* 127

-Details about the dowry and bridal gift act *(Question No. 121)* 127

-Establishment of Rescue 1122 Service in Kameer Sahiwal *(Question No. 187)* 132

-Number of policemen posted for security of VIPs in Lahore *(Question No. 71)* 126

-Performance of city traffic police, Lahore *(Question No. 184)* 129

USMAN MEHMOOD, SYED

questions REGARDING-

-Budget and offices of Law Department in Rahim Yar Khan *(Question No. 735*)*

-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 734*)*

PAGE

NO.

206

304

UZMA KARDAR, MS.

point of order REGARDING-

-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker and Mr. Deputy Speaker 158

question REGARDING- 360

-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS PROJECT *(QUESTION NO. 307*)*

W

WILDLIFE DEPARTMENT-

question REGARDING-

-Boundary wall of Bhagat Wildlife Park Toba Tek Singh and warding of animals therein *(Question No. 149)*

85

Y

YASIR HUMAYUN, MR. *(Minister for Higher Education & Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 323

-Alternate scholarships on closure of Laptop Scheme *(Question No. 348)* 320

-Contract of canteen of Government Post Graduate College for Women, Lahore *(Question No. 303)* 273

-Details about Sargodha Campus of Lahore University *(Question No. 661*)* 317

-Filling vacant posts in Government Degree College for Women Basirpur, Okara *(Question No. 260)* 288

-Internship in colleges of Lahore *(Question No. 680*)* 314

-Issuance of NOC to GC University Sialkot and educational qualification of teachers *(Question No. 169)* 298

-Members of Higher Education Commission Punjab *(Question No. 686*)* 305

-Number of colleges and universities in PP-264, Rahim Yar Khan *(Question No. 734*)* 269

-Number of colleges in Chiniot and vacant posts and budget thereof

PAGE NO.

(*Question No. 71**)
-Number of staff and teachers in Government City College for Women Gujranwala *(Question No. 263)* 319
-Reasons for not to recruit against vacant posts in Government Colleges *(Question No. 347)* 322

YASMIN RASHID, MS. *(Minister for Primary & Secondary Healthcare and Specialized Healthcare & Medical Education)*

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-
-Death of a child in Ganga Ram Hospital Lahore due to carelessness of doctors 143
-Expired medicines in Faisalabad Institute of Cardiology 222

points of order REGARDING-
-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 229
-Demand to exempt Sikh Community to wear helmet 196

YAWAR KAMAL KHAN, RAJA

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-Adjournment Motion No. 190 194

point of order REGARDING- 380
-Demand to constitute committee to reduce heavy fee of private schools

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-

-THE PUNJAB BOARD OF TECHNICAL EDUCATION BILL 2018 (BILL NO. 33 OF 2018) 99

-THE PUNJAB DOMESTIC WORKERS BILL 2018 (BILL NO. 30 OF 2018) 193

-THE PUNJAB PREVENTION OF CONFLICT OF INTEREST BILL 2018 (BILL NO. 28 OF 2018) 98

-The Punjab Right to Public Services Bill 2018 (Bill No. 29 of 2018) 99
-The Punjab Skills Development Authority Bill 2018 (Bill No. 31 of 2018) 99
-The Punjab Technical Education and Vocational Training Authority Bill 2018 (Bill No. 32 of 2018) 99

Z

ZAHRA NAQVI, SYEDA

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)***- 193
-On sad demise of PTI Leader of Dera Ghazi Khan, Mr. Rashid Bokhari

ZAKAT & USHR DEPARTMENT-

PAGE NO.

questions REGARDING- 373
-Appointment of Chairmen of Zakat Committees *(Question No. 180)* 376
-APPOINTMENT OF CHAIRMEN ZAKAT COMMITTEES IN PP-185 OKARA *(QUESTION NO. 293)* 355
-Guzara Allowance of Zakat and Ushr Department *(Question No. 111*)* 370
-Issuance of zakat to deserved persons in 2016 to 2018 in Gujranwala *(Question No. 51)* 368
-New policy about Zakat and Ushr Committees *(Question No. 36*)* 371
-Number of approved local Zakat Committees in PP-57 Gujranwala *(Question No. 52)* 362
-Number of Institutes running under Punjab VocationalTraining Council (PVTC) *(Question No. 519*)* 377
-Provision of Zakat and Ushr fund in Faisalabad *(Question No. 296)* 369
-Provision of zakat fund to hospitals of Gujranwala division *(Question No. 30)* 372
-Provision of zakat fund to vocational institutions in Gujranwala division *(Question No. 53)* 364
-Reinstatement of Zakat Councils *(Question No. 566*)*

ZAKIA KHAN, MS.
-Leave of absence 146

ZAHEER IQBAL, MR.

Call attention Notice REGARDING- 462
-Publically murder of Abdul Majeed named person in Bahawalpur
QUESTION regarding- 446
-Offices and employees of Social Welfare in Bahawalpur *(Question No. 160)*

ZAHEER UD DIN, CH. *(Minister for Public Prosecution was also assigned Assembly Business pertaining to Transport)*

Answers to the questions REGARDING- 375
376
-ACTION TAKEN AGAINST VEHICLES WITH CNG CYLINDERS *(QUESTION NO. 246)* 360
374
-FEE RECEIVED IN HEAD OF ROUT PERMITS IN 2018 *(QUESTION NO. 248)* 226
-TOTAL COST AND SUBSIDY OF METRO BUS PROJECT *(QUESTION NO. 307*)* 20, 156
248
-Vehicles running in Lahore without route permits *(Question No. 245)*

points of order REGARDING-

PAGE NO.

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister
-Demand for conducting the House in accordance with the rules in absence of Mr. Speaker & Mr. Deputy Speaker
-Demand for taking up resolution out of turn

ZAINAB UMAIR, MS.

point of order REGARDING-

-Demand for bringing business of MPA at agenda and registration of case of cybercrime against MS on recording the phone call of Minister 237

zero hour notices REGARDING-

-Breakage of roads due to loaded trailers comes from Karachi to Lahore via Pakpattan, Chunia 178
-Demand for discuss Commercial Policy of LDA and Master Plan of Lahore 173
-Demand for fixing of protection barriers on underpasses of Lahore 249
-Demand for repair of filtration plant installed in GOR II, Bahawalpur House Lahore 254
-Demand to withdraw heavy tax on registration of luxury vehicles 246
-Problem faced by students due to closing of Fateh Garh Bridge 257